

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الایمان والکفر، کتاب الدعام، کتاب فضل القرآن، کتاب العشرہ

ترجمہ اصول کافی جلد پنجم

حضرت ثقہ الاسلام ملا محمد فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیحہ

مفسر قرآن عالمگیری ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم دارالعالی نقوی لاہور ہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معین دوسمہ کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جی سٹریٹ)
ناظم آباد علی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر: **نظرفشمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (ریسٹڈ)**
ناظم آباد علی کراچی

طبع: ----- قریشی آرٹ پریس

کتابت: ----- سید محمد رضا زیدی

ہدیہ: ----- ۸۰ روپے

اشاعت: ----- جولائی ۲۰۰۳ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
	کتاب لایمان والکفر (۱)						
۱	المرجون لامر اللہ	۳۰۱	۱	۲۱	آدم کی توبہ	۳۲۱	۲۰
۲	اصحاب اعراف	۳۰۲	۲	۲۲	آلودگی گناہ	۳۲۲	۲۲
۳	اصناف اہل خلافت	۳۰۳	۳	۲۳	گناہ کی تین قسمیں	۳۲۳	۲۳
۴	مؤلفہ القلوب	۳۰۴	۴	۲۴	گناہ کی سزائیں تعجیل	۳۲۴	۲۴
۵	ذکر منافقین و ضلال اور اہلسیر کی دعوت ۱۰۰۵	۳۰۵	۵	۲۵	گناہوں کی توضیح	۳۲۵	۵۰
۶	اس آیت کے معنی بعض لوگ عبادت		۶	۲۶	نادر	۳۲۶	۵۱
	کناہ سے پر کرتے ہیں۔	۳۰۶	۹	۲۷	خدا عمل کرنے والے کے مدد سے	۳۲۷	۵۲
۷	سبب مومن کا کافر ہو جانا	۳۰۷	۱۱	۲۸	عمل نہ کرنے والے کی بلا زد کرنا ہے	۳۲۸	۵۴
۸	نادر	۳۰۸	۱۳	۲۹	ترک گناہ توبہ سے آسان ہے	۳۲۹	۵۵
۹	ثبوت ایمان	۳۰۹	۱۳	۳۰	رفتہ رفتہ عذاب	۳۳۰	۵۵
۱۰	عائیت ایمان	۳۱۰	۱۵	۳۱	محاسبہ عمل	۳۳۱	۵۷
۱۱	ناراض اور مستقل ایمان کی علامت	۳۱۱	۱۸	۳۲	عجیب جوئی	۳۳۲	۶۶
۱۲	سہو قلب	۳۱۲	۱۹	۳۳	مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیتہ		
۱۳	ظلمت قلب منافق	۳۱۳	۲۱	۳۴	کامواخذہ نہ ہوگا	۳۳۳	۶۷
۱۴	دل کی حالت یکساں نہ رہنا	۳۱۴	۲۲	۳۵	توبہ کے بعد عمل باطل نہ ہو جائیگا	۳۳۴	۶۸
۱۵	دوسرے اور حدیث نفس	۳۱۵	۲۴	۳۶	بلا سے معافی دینے ہوئے	۳۳۵	۶۹
۱۶	گناہوں کا اعتراف	۳۱۶	۲۶	۳۷	جن چیزوں سے اہل سنت رسول کا		
۱۷	ستر عیوب	۳۱۷	۲۸	۳۸	مواخذہ نہ ہوگا۔	۳۳۶	۷۰
۱۸	قصہ نیکی و بدی	۳۱۸	۲۹	۳۹	ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں۔	۳۳۷	۷۱
۱۹	توبہ	۳۱۹	۳۱		کتاب الدعاء (۲)		
۲۰	گناہوں سے استغفار	۳۲۰	۳۷	۴۰	فصیلت دعا	۱	۷۵

صفحہ نمبر	باب	صفحہ نمبر	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۳۹	دعا مومن کا ہتھیار ہے	۲	۴۷	۲۸	۱۲۵
۴۰	دعا در بلا و تضار ہے	۳	۷۹	۲۹	۱۲۷
۴۱	دعا شفا و امراض ہے	۴	۸۱	۳۰	۱۲۹
۴۲	جس کی دعا قبول ہوئی	۵	۸۱	۳۱	۱۳۲
۴۳	الہام دعا	۶	۸۲	۳۲	۱۳۴
۴۴	دعا میں تقدم	۷	۸۳	۳۳	۱۳۶
۴۵	دعا پر یقین	۸	۸۴	۳۴	۱۳۸
۴۶	دعا میں رجوع قلب	۹	۸۵	۳۵	۱۴۱
۴۷	دعا میں الحاح و زاری	۱۰	۸۶	۳۶	۱۴۳
۴۸	وقت دعا اور ذکر حاجت	۱۱	۸۸	۳۷	۱۴۴
۴۹	دعا کا اخفاء	۱۲	۸۹	۳۸	۱۴۶
۵۰	اوقات و حالات و قبولیت دعا	۱۳	۸۹	۳۹	۱۴۵
۵۱	رجعت و خواہش	۱۴	۹۲	۴۰	۱۴۶
۵۲	یگانہ	۱۵	۹۵	۴۱	۱۴۶
۵۳	شمار الہی قبل دعا	۱۶	۹۸	۴۲	۱۴۶
۵۴	اجتماعی دعا	۱۷	۱۰۲	۴۳	۱۴۸
۵۵	مومنین کو دعا میں شریک کرنا	۱۸	۱۰۳	۴۴	۱۴۸
۵۶	سبب تاخیر اجابت دعا	۱۹	۱۰۳	۴۵	۱۴۸
۵۷	محمد و آل محمد پر درود	۲۰	۱۰۷	۴۶	۱۴۹
۵۸	جلس میں ذکر خدا واجب ہے	۲۱	۱۱۳	۴۷	۱۴۹
۵۹	ذکر خدا کثرت سے کرنا	۲۲	۱۱۷	۴۸	۱۵۰
۶۰	بھی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی	۲۳	۱۲۰	۴۹	۱۵۰
۶۱	ذکر خدا میں مشغولیت	۲۴	۱۲۰	۵۰	۱۵۰
۶۲	ذکر خدا خفیہ کرنا	۲۵	۱۲۱	۵۱	۱۵۰
۶۳	اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں	۲۶	۱۲۲	۵۲	۱۵۰
۶۴	تحمید و تحسید	۲۷	۱۲۳		

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۸۷-	گھر سے نکلنے وقت کی دعا	۵۰	۱۷۶	۱۱۰-	نفیلت قرآن	۱۳	۲۹۳
۸۸-	نماز سے قبل کی دعا	۵۱	۱۸۲	۱۱۱-	النوار	۱۴	۳۰۳
۸۹-	دعا بعد نماز	۵۲	۱۸۴	کتاب العشرہ (۴)			
۹۰-	دعا لئے رزق	۵۳	۱۹۲				
۹۱-	دعا ادائے قرض	۵۴	۱۹۷	۱۱۲-	معاشرہ کے لئے واجب	۱	۳۱۴
۹۲-	دعا برائے دفع کرب و غم	۵۵	۱۹۹	۱۱۳-	حسن المعاشرت	۲	۳۱۶
۹۳-	دعا لئے امراض	۵۶	۲۱۲	۱۱۴-	دوستی و مصاحبت	۳	۳۱۸
۹۴-	حرز و تعویذ	۵۷	۲۱۸	۱۱۵-	جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے	۴	۳۲۰
۹۵-	قرآن پڑھتے وقت کی دعا	۵۸	۲۲۵	۱۱۶-	لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی	۵	۳۲۴
۹۶-	دعا لئے حفظ قرآن	۵۹	۲۲۸	۱۱۷-	اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا	۱	۳۲۶
۹۷-	دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے	۶۰	۲۳۱	۱۱۸-	تسلیم	۷	۳۲۷
				۱۱۹-	جس کے لئے ابتداء یا انجام بھلا ہے	۸	۳۳۰
				۱۲۰-	جماعت کے لئے ایک سلام کافی ہے		
					اور ایک ہی جواب کافی ہے۔	۹	۳۳۲
۹۸-	فصل القرآن	۱	۲۴۰	۱۲۱-	مخدراتوں پر سلام	۱۰	۳۳۲
۹۹-	نفیلت حاصل قرآن	۲	۲۷۰	۱۲۲-	مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر سلام کرنا	۱۱	۳۳۳
۱۰۰-	تعلیم قرآن	۳	۲۷۴	۱۲۳-	مکاتیب اہل ذمہ	۱۲	۳۳۷
۱۰۱-	حفظ قرآن	۴	۲۷۵	۱۲۴-	چشم پرشی	۱۳	۳۳۸
۱۰۲-	قرأت قرآن	۵	۲۷۸	۱۲۵-	نادر	۱۴	۳۳۹
۱۰۳-	وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے	۶	۲۷۹	۱۲۶-	چھینکنے والے کے لئے دعا	۱۵	۳۴۰
۱۰۴-	نواب قرأت قرآن	۷	۲۸۰	۱۲۷-	سفید باور والے مسلمان کی عزت کرنا	۱۶	۳۴۸
۱۰۵-	قرآن کا پڑھنا مصحف میں	۸	۲۸۳	۱۲۸-	ردم کریم کی عزت	۱۷	۳۵۰
۱۰۶-	ترتیل قرآن خوش الحانی سے	۹	۲۸۵	۱۲۹-	آنے والے کا حق	۱۸	۳۵۱
۱۰۷-	قرآن کی قرأت سن کر سہوش ہو جانا	۱۰	۲۸۸	۱۳۰-	مہمان میں راز داری۔	۱۹	۳۵۱
۱۰۸-	قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے	۱۱	۲۸۹	۱۳۱-	سیر گوشہ	۲۰	۳۵۲
۱۰۹-	قرآن اسی زبان میں بلند ہو گا جس میں نازل ہوا	۱۲	۲۹۲	۱۳۲-	طریقہ نشست	۲۱	۳۵۳

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۳۳	تکبیر و گناہا	۲۲	۳۵۵	۱۳۸	باسمِ خط و کتابت	۲۷	۳۶۸
۱۳۴	مزاح اور ہنسی	۲۳	۳۵۶	۱۳۹	النواذر	۲۸	۳۶۸
۱۳۵	ہمسایہ کا حق	۲۴	۳۶۱	۱۴۰	بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنے کی تاکید	۲۹	۳۷۱
۱۳۶	حد الجوار	۲۵	۳۶۶	۱۴۱	مکتوب کا غلط جانے کی نفی	۳۰	۳۷۳
۱۳۷	اپنی اصحاب اور ہم سفر کا حق	۲۶	۳۶۶				

فَتَدْعُوهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ لِيَسْمَعَ صَوْتُهُ أَلَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ نَبِيًّا لَمَّا خُصِفُوا

تین سوایک وال باب المرجون لامر اللہ

((باب)) ۳۰۱

﴿الْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ﴾

۱۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآخِرُونَ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ، قَالَ: قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْرَةَ وَجَعْفَرَ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكَوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، وَلَمْ يَكُونُوا عَلَى جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَمَنْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يَمُتْ بِهِمْ وَإِمَّا يُؤْبَ عَلَيْهِمْ.

۱۔ زرّادہ سے مروی ہے۔ ”آپؑ اور دوسرے لوگ امرِ الہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالتِ شُرک حمزہؑ و جعفرؑ اور ان جیسے دیگر مؤمنین کو قتل کیا۔ پھر وہ مسلمان ہو گئے اور توحید کو ماننے لگے۔ شُرک چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا۔ جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی، اور نہ ہی انکارِ ربوبیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے۔“

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، الْوَاسِطِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: الْمَرْجُونَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْرَةَ وَجَعْفَرَ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكَوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَكُونُوا يَوْمَئِذٍ يُؤْمِنُونَ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ يُؤْمِنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَلَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَمَنْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ.

۲۔ ترجمہ ادب پر گزرا۔

تین سودو وال باب

اصحاب اعراف

(باب) ۳۰۲

(اصحاب الاعراف)

۱۔ تَحْمِزُ بْنُ يَعْنَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

تَحْمِزِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ خَمِيعًا، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا سَأَلَنِي
 أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ؟ فَقُلْتُ: مَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ الْكَافِرُونَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فِيمَ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا
 النَّارَ فِيمَ كَافِرُونَ. فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا هُمُ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ دَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا
 دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ أَسْتَوَتْ
 حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 أَوْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ: إِنْ تَرَكْتُمْ حَيْثُ تَرَكْتُمُ اللَّهَ، قُلْتُ: أَفَتَرَجَّحْتُمُ؟ قَالَ: نَعَمْ لَرَجَّحْتُمُ كَمَا
 أَرَجَّاهُمُ اللَّهُ إِنْ شَاءَ. أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَأَقِمُّهُمُ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَلَمْ يَطْمَئِنُّوا. فَقُلْتُ:
 هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا الْكَافِرُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ
 يَأْذُرَادَةُ إِنِّي أَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبُرَتْ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلْتَ [عَلَيْكَ
 عَقْدُكَ].

۲۔ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اصحاب اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ
 مومن ہوں گے یا کافر، اگر مومن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہوں گے
 نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو اور مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جلتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ
 میں جلتے۔ بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بریاں برابر ہوں گی۔ ان کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہو گا

میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہوں گے یا اہل نارت، فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ان کے متعلق بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنالیا ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا کیا کافر جنت میں جائے گا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں مرنے کا فریج جائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا۔ اسے زوارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ۔ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہو گے تو اس خیال سے پلٹو گے جس معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمہارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : «الَّذِينَ خَلَطُوا أَعْمَالًا صَالِحًا وَ آخَرًا سَيِّئًا فَأُولَٰئِكَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ يُحَدِّثُونَ فِي إِيْمَانِهِمْ مِنَ الذَّنُوبِ النَّبِيَّ يَعْيبُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ يَكْفُرُهُنَّهَا فَأُولَٰئِكَ عَسَىٰ أَن يَنْتَوِبَ عَلَيْهِمْ .»

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمال صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے وہ ایسے مومن ہیں جنہوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں اور وہ ان کو کفر وہ جانتے ہیں لیکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرے۔

تین ستون والی باب

اصناف اہل خلاف

(باب) ۳.۳

«فِي صُوفِ أَهْلِ الْخِلَافِ وَ ذِكْرِ الْقَدَرِيَّةِ وَالْخَوَارِجِ وَالْمُرْجِيَّةِ وَأَهْلِ الْفُلْكَ»

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْقَدَرِيَّةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْخَوَارِجَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِيَّةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْجِيَّةَ قَالَ : قَالُوا : لَعَنَ اللَّهُ هَؤُلَاءَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَعَنَ هَؤُلَاءَ مَرَّةً مَرَّةً ، قَالَ : إِنْ هَؤُلَاءَ يَقُولُونَ : إِنْ قُلْنَا سَيِّئًا مُؤْمِنُونَ فَمَا نَاوُلُ مُنَاطِيحَهُمْ شِيَابِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنْ اللَّهُ حَكَمَ عَنْ قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ : وَلَنْ يُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ

يَقْرَأُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْقُرْآنَ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي قُلْتُمْ فَلَمَّ قُلْتُمْ وَهُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْفَاتِلِينَ وَالْفَاتِلِينَ خَمْسُمِائَةٍ عَامٍ فَأَلَزَمَهُمُ اللَّهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا .
 اور فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے تدریہ فرق پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجع پر، میں نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجع پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مقتول مومن ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لقمہ پر رہیں گے اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا کہ انھیں اپنے کہا۔ ہم رسول پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائے جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اسے رسول! تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسول معجزات لے کر آچکے ہیں اور جو تم نے کہا۔ وہ معجزہ دکھایا یہ پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو تو جواب دو اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

قد دروید کا عقیدہ یہ ہے کہ ہندو کے تمام افعال کا اولین خوراک کی ذات سے ہے، ہر کام کو اس میں اسی کی تدبیر کو دخل ہے اور اس کو اپنے فعل پر مستقلاً قدرت ہے خدا کے ارادہ مشیت اور قضاء و قدر کو دخل نہیں۔

خواجہ کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کبیرہ کہے تو روکا فرمے۔

مرد جیٹ کہتے ہیں کہ ایمان تام ہے ماجاہ البنی کی تصدیق کا اعمال قلب و دیگر اعضاء کو ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سُرُوقٍ قَالَ : سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتَةِ مَا هُمْ ؟ فَقُلْتُ : مَرْجِنَةٌ وَ قَدْرِيَّةٌ وَ حُرُورِيَّةٌ . وَ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَّةَ الْكَافِرَةَ الْمُسْرِ كَمَا آتَتْهُ لَا تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ .

۲۔ ابن سُرُوق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا وہ مرجعہ، تدریہ اور حروریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کا فراو مشرک ملتوں پر جنھوں نے کسی صورت خدا کی عبادت نہیں کی۔ خدا کی لعنت ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقَبٍ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ . عَنْ مَعْمُورِ بْنِ يُونُسَ . عَنْ سُلَيْمَانَ

ابن خالد : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَهْلُ الشَّامِ شَرُُّ مَنْ أَهْلُ الرَّوْمِ ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ شَرُُّ مَنْ أَهْلُ مَكَّةَ ، وَأَهْلُ مَكَّةَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً .

سرفرایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اہل شام بدترین رومیوں سے اور اہل مدینہ بدترین اہل مکہ سے اور اہل مکہ کفر کرتے ہیں۔ ظاہر بظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی امیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور باطن دلوں میں کفر پھیلے ہوئے تھے اور منافق کفار سے بدترین اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہہ میں ہے یہ لوگ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے)۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدترین کفار سے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ان شہروں کے درمیان جو فرق ہے وہ ان کے رسوم کے لحاظ سے ہے مذہب باطلہ میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں نواصب تھے اہل بیت سے منحوت، خاص کر مکہ مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے شقاوت میں اور ناہنجاری میں، اور یہ ظاہر ہے کہ ناہنجاری ہونا کافر ہونے سے زیادہ بُرا ہے اور اہل مکہ تو اس زمانہ میں عداوت اہل بیت میں پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان میں کا آج تک اہل بیت پر کلمہ غاشو و عید مناسک ہے بلکہ یہ ان کی سب سے بڑی عیب ہے

۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ أَيْكُفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً وَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَبُّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، أَحَبُّ مِنْهُمْ شُعْبَيْنِ بَعْدَنَا .

۴۔ ابو بصیر نے امامین میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کفر کرتے ہیں باللہ سے ظاہر بظاہر اور اہل مدینہ ان سے سترگنا زیادہ خبیث ہیں۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَبِي يُوْبَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَهْلُ الشَّامِ شَرُُّ أَمْ [أَهْلُ] الرَّوْمِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الرَّوْمَ كَفَرُوا وَلَمْ يَمَادُونَا وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَفَرُوا وَغَادُونَا .

۵۔ ابو بکر خضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی فرمایا رومی کافر ہیں مگر ہمارے دشمن نہیں اور شامیوں نے کفر اختیار کیا اور ہم سے عداوت کی۔

۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ النَّصْرِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْفَضِيلِ بْنِ سَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا تَجَالِسُوهُمْ . يَعْنِي الْمُنَافِقَةَ . لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَ [اللَّهُ] مِلَّتَهُمُ الْمُنْشِرَكَةَ

الَّذِينَ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر اور ان کے شرک والے مذہب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

تین سو چارواں باب مولفۃ القلوب

(باب ۳۰۳)

۵۔ (المُولَفَةُ قُلُوبُهُمْ)

۱۔ محمد بن یحییٰ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّاهٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زُجَلٍ جَمِيعًا ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : **المُولَفَةُ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ وَحَدَّوْا اللَّهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَمْ تَدْخُلِ الْمَعْرِفَةُ قُلُوبَهُمْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَأَلَّفُهُمْ وَيَعْرِفُهُمْ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا وَيَعْلَمَهُمْ .**

۱۔ زررہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی عبادت ترک کی لیکن رسول کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہ ہوئی رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : **« وَالْمُولَفَةُ قُلُوبُهُمْ »** قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَدَّوْا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَشَهِدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ فِي ذَلِكَ شَكَّاءُ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ بِالْمَالِ وَالْمَطَاوِ لِكَيْ يَحْسَنَ إِسْلَامَهُمْ وَيَشْتَوْا عَلَى دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَأَقْرَبُ وَابِدٍ .

وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ تَأَلَّفَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ وَمِنْ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ مَضَرَ ، مِنْهُمْ أَبُو سَعْدٍ ابْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدَةُ بْنُ حَصَيْنٍ الْفَرَارِيُّ وَأَشْبَاهُهُمْ مِنَ النَّاسِ فَعَصَبَتِ الْأَنْصَارُ وَاجْتَمَعَتِ إِلَى سَعْدِ بْنِ

عِبَادَةٌ فَانْطَاقَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْجَعْرِ أَنَّهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْتُنِي فِي الْكَلَامَةِ فَقَالَ :
نَعَمْ فَقَالَ : إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي قَسَمْتَ بَيْنَ قَوْمِكَ شَيْئًا أَوْ لَدُنَّ اللَّهِ رَجِيمًا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ
ذَلِكَ لَمْ تَرْضَ ، قَالَ زُرَّادَةُ : وَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
أَكَلَكُمْ عَلَى قَوْلِ سَيِّدِكُمْ سَعْدٌ ؟ فَقَالُوا : سَيِّدُ نَاثِلَةَ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالُوا فِي الثَّالِثَةِ : كُنْ عَلَى مِثْلِ
قَوْلِهِ وَرَأَيْتُ ، قَالَ زُرَّادَةُ : وَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ : فَحَطَّ اللَّهُ نَوَافِلَهُمْ ، وَفَرَضَ اللَّهُ لِنَفْسِهِ وَلِأَمَّةٍ
قُلُوبَهُمْ سَهْمًا فِي الْقُرْآنِ

۲۔ زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مولفۃ القلوب کے متعلق پوچھا فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی دید کا توازن را کیا بت پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں لیکن آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انہیں شک ہوا۔ خدا نے رسول کو حکم دیا کہ مال اور عہدیت سے ان کی تالیف قلب کریں تاکہ ان کا اسلام بچتے ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول اللہ نے یوم حنین روساء عرب، قریش اور قبیلہ مضر کے لوگوں کی تالیف قلب جیسے ابوسفیان اور عتیبہ بن الحصین فزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو رسول اللہ کے پاس مقام جبرائیل پہنچے اور کہا یا رسول اللہ کیا کلام کی اجازت ہے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زرارہ نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسے گردہ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انہوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسول ہے تکرار کے بعد تیسری بار انہوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے رسول پر اعتراض کرنے کی وجہ سے ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مولفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

۳۔ عَلِيُّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زَجَلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ :
الْمَوْلَةُ قُلُوبُهُمْ لَمْ يَكُونُوا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمْ الْيَوْمَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مولفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ ابْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : يَا إِسْحَاقُ كَمْ تَرَى أَهْلَ هَذِهِ الْآيَةِ : هَإِنْ أُعْطُوا مِثْرًا مِثْرًا لَمْ يَزِدُوا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : نَعَمْ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِي النَّاسِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق اس آیت کے مصداق کہتے ہیں اگر ان کو دے دو تو راضی ہیں نہ دو تو عقد میں بھرے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے لوگ دو تہائی لوگوں سے زیادہ ہیں۔

۵۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْشَلٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَكْبَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا كَانَتْ الْمُؤَلَّفَةُ قَلْبُهَا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمْ الْيَوْمَ، وَهِيَ قَوْمٌ وَاحِدُونَ لَمْ يَحَرِّجُوا مِنَ الشَّرِّ وَلَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَوْ بِهِمْ وَمَا جَاءَ بِهِ فَمَا لَقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَأَلَّفَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ مَا يَعْرِفُونَ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس زمانہ سے زیادہ مؤلفۃ القلوب کبھی نہیں ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو موحد تو ہیں اور شک یک سے باہر نہیں لیکن رسول اللہ کی معرفت اور ماجاء بہ النبی کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہیں ہوئی اس لئے رسول خدا نے اور مومنین نے ان کی تالیف قلب کی تاکہ ان کو معرفت حاصل ہو۔

تین سو پانچواں باب

ذکر منافقین و ضلال اور ابلیس کی دعوت

(باب ۳۰۵)

«أَجْمَعِي ذِكْرَ الْمُنَافِقِينَ وَالضَّالِّينَ وَالْإِبْلِيسَ فِي الدَّعْوَةِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَمِيلٍ قَالَ: كَانَ الطَّبَائِرُ يَقُولُ لِي: إِبْلِيسُ لَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّمَا أُمِرَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّجُودِ لَكُمْ رَجُلٌ قَالَ: إِبْلِيسُ لَا أَسْجُدُ، وَمَا لِإِبْلِيسَ يَعْنِي حِينَ لَمْ يَسْجُدْ وَإِبْلِيسُ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: وَدَخَلْتُ أَسْجُدُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَحْسَنَ إِلَيَّ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَقَالَ: خَعَلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا نَدَّبَ اللَّهُ عَنْ وَجَلِ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِ: ذُرِّيَّتُهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْخَلُ فِي ذَلِكَ الْمُنَافِقُونَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالضَّالِّينَ وَكُلَّ مَنْ أَقْرَبَ بِالذَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ وَكَانَ إِبْلِيسُ مَمْتَنًّا أَقْرَبَ بِالذَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ مَعَهُمْ.

ارجمیل نے کہا مجھ سے لیار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہ تھا اور خدا نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا۔ پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہوا اور آنحلیک۔ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا ہم

اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے۔ یہی دنیا و آخرت کا گھامیہ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرت رسول خدا اور ماجاہ النبی کے متعلق شک میں پڑے رہے انہوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور تہران کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جوہ لائے اس کے بارے میں شک کرتے رہے اللہ کے بارے میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں یعنی شک کرتے ہیں محمد و ماجاہ النبی میں، اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنی اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتر دیکھی تو باغ بارغ ہو گئے اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی تو رسول پر ایمان لانے کو فال بد سمجھے اور نبوت کا اقرار برا معلوم ہوا اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسول کے دشمن بن گئے اور نبی کی نبوت اور ماجاہ النبی سے انکار کر بیٹھے۔

۲۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْبَدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ» قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَدُّوا اللَّهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ يَعْرِفُوا أَنَّ مُحَمَّدًا عليه السلام رَسُولُ اللَّهِ ، فَهُمْ يُعْبَدُونَ اللَّهَ عَلَى شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَمَا خَالَاهُ بِهِ ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ عليه السلام وَقَالُوا : نَنْظُرُ فَإِنْ كَثُرَتْ أَمْوَالُنَا وَعُوفِينَا فِي أَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ صَادِقٌ وَأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ نَنْظُرُ نَأْثُرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ» يَعْنِي عَافِيَةً فِي الدُّنْيَا وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ، يَعْنِي بَلَاءٌ فِي نَفْسِهِ [وَمَالِهِ] «انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ» انْقَلَبَ عَلَى شَكِّهِ إِلَى الشِّرْكِ ، «خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ» ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا نَفْعَ لَهُ قَالَ : يَنْقَلِبُ مُشْرِكًا ، يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ وَيُعْبَدُ غَيْرَهُ ، فَهُمْ مِنْ يَعْرِفُ وَيَدْخُلُ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ وَيَزُولُ عَنْ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الشَّكِّ إِلَى الْإِيمَانِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْبُتُ عَلَى شَكِّهِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْقَلِبُ إِلَى الشِّرْكِ .

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَحْجَلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ مِثْلَهُ .

۲۔ آیت۔ ومن الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اقرار توحید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی، شرک سے باہر آئے لیکن حضرت رسول خدا کی معرفت حاصل نہ کی پس انہوں نے اس طرح عبادت کی کہ حضرت رسول خدا اور ماجاہ النبی کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی اور ہم اور ہماری اولاد عافیت میں رہی تو ہم جانیں گے آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسول ہیں اور اگر اس کے خلاف ہوا تو ہم غور کریں گے اسی کے متعلق

خدا فرماتا ہے کہ دینی عاقبت حاصل ہوگئی اور مسکن ہو گئے اور اگر کوئی بلا آگئی تو شرک کی طرف ہٹ گئے ہیں دنیا و آخرت کا خسارہ ہے وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ، حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور وہ مومن بن کر تصدیق کرتے ہیں اور شک کو دور کر کے ایمان کی طرف آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

تین سو ساتواں باب

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہو جاتا ہے

(باب) ۳۰۷

«أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَوْ كَافِرًا أَوْ ضَالًّا»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ - وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا ؟ فَقَالَ لَهُ : قَدْ سَأَلْتُ قَافِمَ الْجَوَابِ - : أَمَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَنْ يُعْرِىَ فَهَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ فَيُعْرِىَ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَيُعْرِىَ لَهُ بِطَاعَتِهِ ، وَ يُعْرِىَ لَهُ إِمَامَهُ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ فَيُعْرِىَ لَهُ بِالطَّاعَةِ ، قُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ جَهِلَ جَمِيعُ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا وَصَفْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِذَا أَمَرَ اطَاعَ وَإِذَا نَهَى انْتَهَى . وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِرًا مَنْ زَعَمَ أَنَّ شَيْئًا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُ وَنَسَبَهُ دِينًا يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَيَزَعُمُ أَنَّهُ يُعْبَدُ الَّذِي أَمَرَ بِهِ وَإِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ .

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا أَنْ لَا يَعْرِفَ حُجَّةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَ شَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَتِهِ وَ قَرَضَ وَلايَتَهُ ؛ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْهُمْ لِي فَقَالَ : الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ فَقَالَ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»

قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَمَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ أَوْضَحْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قُبَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْهُمَا لَنْ يَنْفَسِرَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ مُسْتَحْتَبَيْهِ - وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُسْتَحْتَبَةِ وَالْمُسْطَى - فَتَسْبِقُ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى، فَنَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا تَزَلُوا وَلَا تَضِلُّوا وَلَا تَقْدُ مُوْهُمُ فَتَضِلُّوا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا۔ درآنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ میں سے کم وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ کہ تم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہو جاتا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ان کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر، اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیر المؤمنین اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو بھی مومن ہو گا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجالائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنیٰ وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے، وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اور ادنیٰ درجہ گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین میں آپ پر خدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، میں نے کہا یا امیر المؤمنین ذرا اور وضاحت فرمائیے۔ فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمک رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری عزت میرے اہل بیت میں خدا نے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے پس تم ان دونوں سے تمک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

تین سو آٹھواں باب

نادر

(باب ۳۰۸)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُهَذَّبٍ ، عَنْ الْمُتَقَرِّي ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ أَطْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لَكِنِّي إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفُوهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کا جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے بیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں ہی مقتضائے ایمان ہے۔

تین سو نوواں باب

ایمان اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ
اللہ ایمان ثابت کو خدا لان کے ساتھ برطرف کرے

(باب ۳۰۹)

﴿ثُبُوتُ الْإِيمَانِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُلَهُ اللَّهُ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّخَّافِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لِمَ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنًا قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَنْقُلُهُ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمَدْلُ إِتْمَادًا عَالِي الْعِبَادِ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ لَا إِلَى الْكُفْرِ وَلَا يَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الْكُفْرِ بِهِ ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَ اللَّهِ لَمْ يَنْقُلْهُ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ [بَعْدَ ذَلِكَ] مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؛ قُلْتُ لَهُ: فَيَكُونُ الرَّجُلُ كَافِرًا قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْكُفْرُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ يَنْقَلِبُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُونَ إِمَانًا بِشَرِيعَةٍ وَلَا كُفْرًا بِجُحُودٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ الرَّسُلَ يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِهِ اللَّهُ.

احسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے کہ کفر کی طرف، وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا۔ پس جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر کسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے حضرت نے فرمایا: خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے نہ وہ اذروے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو، پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے، انھوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی اور بعض بے ہدایت رہے۔

توضیح :- واللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ جو ایمان کو قبول کرنے والی ہے پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد رزق قیامت کی کویش خدا حجت کا موقع نہ ہو گا پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی کی گئی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت فاصدہ کے مستحق ہوئے اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سوئے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے انھوں نے کفر اختیار کیا حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیت کو بدلا نہیں اور اس پر غور کیا ہے کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جا رہے ہیں اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انھوں نے کان لگا کر سنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اور ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی، یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا کہ بعض نے ہدایت پائی اور جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیت کو باطل کیا خراب کیا اور احکام الہیہ میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لئے ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔

تین سو رسواں باب

عاریتی ایمان

(باب المَعَارِیْن) ۳۱۰

۱۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْإِيمَانَ لِأَزْوَالٍ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقًا لِلْكَفْرِ لِأَزْوَالٍ لَهُ ، وَخَلَقَ خَلْقًا بَيْنَ ذَلِكَ وَاسْتَوْدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيمَانَ ، فَإِنْ يَشَاءَنْ يُنِمَّهُ لَهُمْ أَمَتُهُ ؛ وَإِنْ يَشَاءَنْ يَسْلُبَهُمْ إِيَّاهُ سَلْبَهُمْ وَكَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَارًا .

۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد یا قریباً امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا، ایسے کفر کے لئے جس کو زوال نہیں۔ اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان، اور بعض کے ایمان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا اسے پورا کر دے تو اس نے پورا کر لیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کر دے تو اس نے سلب کر لیا اور نسلان کا ایمان عاریتی ہے۔

توضیح: بندوں کی استعداد، ان کی قابلیت اور تنبیہ رجوع اور ان کے مراتب ایمان و کفر ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الہی میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے گویا خدا نے ان کو کامل اور اسخ الایمان پیدا کیا ہے یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متردد رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر ہر نگاہی اور بعض کے کفر پر، اس حدیث سے فلاح سے مراد ابو الخطاب (محمد بن مقلاس الاسدی) لکھتے ہیں اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا کیونکہ یہ بڑے بزرگ والا اور فتنہ پرداز تھا چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

۲۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ يَصْبِحُ مُؤْمِنًا

وَيُنْسِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُنْسِي مُؤْمِنًا، وَقَوْمٌ يُعَارُونَ الْإِيمَانَ ثُمَّ يُسَلِّبُونَهُ وَيَسْمَوْنَ الْمُعَارِبِينَ، ثُمَّ قَالَ: فَلَانٌ مِنْهُمْ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسیح کو مومن ہوتا ہے شام کو کافر، شام کو مومن اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے ان کو معاربین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ فلان شخص ان میں سے ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ عِيسَى سَلَفَانَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا فَمَرَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ نَهْمَةٌ قَالَ: قُلْتُ: يَا غَلَامُ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ أَبُوكَ؟ يَأْمُرُنِي بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْهَانِي عَنْهُ، أَمَرَنِي أَنْ تَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمَرَنِي أَنْ أَتَيْتُهُ وَتَبَيَّرَ أَيْمَنَهُ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَهُوَ غَلَامٌ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْإِيمَانَ لِأَزْوَالٍ لَهُ وَخَلَقَ الْكُفْرَ لِأَزْوَالٍ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقَيْنِ ذَلِكَ أَعَارِمُ الْإِيمَانَ يُسَمَّوْنَ الْمُعَارِبِينَ، إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أَعْيَرَ الْإِيمَانَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا قَالَ لِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ نَبْعَةٌ نُبُوَّةٌ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ادھر سے گزرے۔ آپ کے ساتھ بکری تھی۔ میں نے کہا اسے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں، کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں۔ پہلے کہا ابو الخطاب سے دوستی کر لو پھر کہا اس پر لعن کر دو اور بیزاری کا اظہار کر دو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معاربین کہتے ہیں جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ ابو الخطاب انہی عاریتی ایمان والوں میں سے ہیں۔ میں یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تھا بیان کیا۔ فرمایا وہ حشرِ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ النَّبِيِّينَ عَلَى النَّبُوَّةِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا أَنْبِيَاءَ وَخَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا مُؤْمِنِينَ، وَأَعَارَقُوا إِيْمَانًا، فَإِنْ شَاءَ تَمَمَهُ لَهُمْ وَإِنْ شَاءَ سَلَبَهُمْ إِيْمَانَهُ، قَالَ: وَفِيهِمْ جَرَتْ: وَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ، وَقَالَ لِي: إِنَّ فَلَانًا كَانَ مُسْتَوْدَعًا إِيْمَانَهُ، فَلَمَّا كَذَبَ عَلَيْنَا سَلَبَ إِيْمَانَهُ ذَلِكَ.

۴۔ سرایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاء کو نبوت پر خلق کیا۔ پس وہ نبی ہو گئے اور مومن کو ایمان پر خلق فرمایا۔ پس وہ مومن ہی رہیں گے اور ایک قوم کو عاقبتی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اسے کمال تک پہنچا دے گا اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا اور امام نے فرمایا یہ طریقہ و کا جبری ہو یا بعض میں ایمان کو مستقل بنایا گیا اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا ہے اور امام نے فرمایا۔ فلاں شخص مستودع ہے یعنی ایمان اس میں امانت تھا جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب انبیاء و مومنین، انبیاء و مومنین
توضیح:- یہی بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ان کی نیکیاں قابل اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کو جسے
 پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا جو وہ دار دنیا میں کرنے والے تھے لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلب ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا تو یہ ظلم نہیں
 ہے کیونکہ ایمان کی بقا و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے اگر وہ نیک کام کئے جاتے
 ایمان باقی رہتا نہ کہ سلب کر لیا جاتا۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ
 عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَبَلَ النَّبِيِّينَ عَلَى نُبُوَّتِهِمْ ، فَلَا يَرْتَدُّونَ
 أَبَدًا ؛ وَجَبَلَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَى وَصَايَاهُمْ فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَدًا وَجَبَلَ بَعْضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَرْتَدُّونَ
 أَبَدًا وَمِنْهُمْ مَنْ أُعْجِرَ الْإِيمَانُ غَارِيَةً : فَاذْهَبُوا دَعَا وَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیاء کو ان کی وصیتوں
 پر پس وہ مرتد نہیں ہوئے اور بعض مومنوں کو ایمان پر پیدا کیا اور وہ مرتد نہ ہوئے بعض کو عاقبتی ایمان دیا گیا۔
 پس جب اس نے دعائیں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر رہا۔

اس حدیث سے دعا کی طرف رغبت دلانے کی ہے تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کبھی نہ آئے
توضیح:- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلب ایمان سبب ہیں فعل انسان پر کیونکہ ایمان
 کی وجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کی وجہ سے مستحق خذلان، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و
 ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں اور کبھی متزلزل۔ ہر ایک اپنی ضد کی پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا
 ہے کیونکہ قلب میں جب روشنی بڑھ جاتی ہے وہ پوری پوری صفائی آ جاتی ہے تو ایمان جگہ بگہ جاتا
 ہے اور جو حق بات ہے اس کے اندر آ جاتی ہے اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ

ہو جاتا ہے تو کفر جبکہ پکڑ جاتا ہے اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان والی صورت ہوتی ہے یعنی ضیاء اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں تو انسان اتبالی و ادبار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذہب، اگر ایمان غالب آگیا تو ایمان غیر مستقل صورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور با اوقات غالب مغلوب ہو جاتا ہے اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف، پس بندہ کو چاہیے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے اور اس توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگرداں نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے (وَبِنَا لَاقْزُخْ قُلُوبُنَا بَعْدَ إِذْ أَهْمَدْنَاهُ) ترجمہ۔ خداوند اسما کی دلوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہ حق سے ہٹا ہوا ہے اور اہل حق و اہل کفر کے ساتھ خدا سے دعا کرے تاکہ رحمت ربانیا سے ظلمت سے نور کی طرف لے آئے۔

تین سو گیارہواں باب

عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

(بَابُ فِي عِلَامَةِ الْمُعَارِ) ۳۱۱

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْحَسْرَةَ وَالسَّادَمَةَ وَالْوَيْلَ كُلَّهُ لِمَنْ لَمْ يَتَّقِ بِمَا بَصَرَهُ وَلَمْ يَدْرِمَا أَلَمَ الذَّنْبِ هُوَ عَلَيْهِ مُقِيمٌ، انْتَفَعُ لَعَامَ مَرٍّ : قُلْتُ لَهُ : فِيمَ يَمُرُّ النَّاسُ مِنْ هَؤُلَاءِ جُعِلَتْ فِدَاكَ ؟ قَالَ مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا قَاتِلًا لَهَا الشُّبُهَادَةُ بِالنَّجَاةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا مِمَّا ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ .

اس فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہوگا اس کے لئے جو باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رسا ہے یا مضر، میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے کہ اس میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

تین سو بار ہواں باب سہو قلب

(بَابُ سَهْوِ الْقَلْبِ) ۳۱۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ وَغَيْرِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْقَلْبَ لَيَكُونُ الشَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَلَا إِيمَانٌ كَالثُّوبِ الْخَلْقِي ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ ؟ قَالَ : ثُمَّ تَكُونُ التُّكْنَةُ مِنَ اللَّهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَإِيمَانٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .
۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں کفر ہو سکتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر نہ مایا کیا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کہی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَكُونُ الْقَلْبُ مَا فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ ، شَبَهَ الْمُضْغَةَ ^(۲) أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ .

۲۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ایسا دل بھی ہو سکتا ہے جس میں مضغہ گوشت کی طرح نہ کفر نہ ایمان کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمَرِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَةً مَبْمُومَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ ، وَزَادَهَا بِالْعِلْمِ ، وَزَادَهَا بِالْقِيَمِ عَلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۳۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کے دل بچھیدہ اور ایمان میں بستہ پیدا کئے ہیں جب ان میں

روحانی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور علم کی قنم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

٤ - تَحْمِيذُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُحْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ: إِنْ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّحُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتَّى يُعْقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عُقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ»

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ قلب صدر و حلق کے درمیان مضطرب پہلے ہے جب تک ایمان سے وابستگی نہیں ہوتی جب ایسا ہو جاتا ہے تو دل قرار پا جاتا ہے خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ
الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَلْقَبَ لَيْتَحُلْجَلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا نَابَهُ اطمأنَّ
وَقَرَأَ ثُمَّ تَلَا بُوْعَدَّ اللَّهِ عليه السلام هَذِهِ آيَةٌ : وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ - إِلَى قَوْلِهِ - كَأَنَّمَا
يَضَعُهُ فِي السَّمَاءِ ،

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں نہ ایمان ہوتا ہے نہ کفر کیا تمہاری (راوی سے) ایسی حالت نہیں ہوتی اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے۔ اگر چلے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ أَبِي بصيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنْ الْقَلْبُ يَكُونُ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَيْسَ فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ. أَمَّا جِدْ ذَلِكَ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ نُكْتَةً مِنَ اللَّهِ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ بِمَا شَاءَ، إِنْ شَاءَ بِإِيمَانٍ وَإِنْ شَاءَ بِكُفْرٍ.

۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے قلب سینہ میں تلاشیں حق کے لئے پھر دکتا ہے جب اس کو پالیتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے اور قرار پالیتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے الی قولہ گویا وہ آسمان کی طرف صعود کر رہا ہے۔

٧- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ

قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُنْبَهَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَادَهُ مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ، وَزَارِعَهَا وَالْقَيْمَ عَلَيْهِارَبُ الْعَالَمِينَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوبِ مؤمنین کو ایمان میں پیٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

تین سو تیرہواں باب

ظلمتِ قلبِ منافق اگر چہ زبانِ دراز ہو اور نورِ قلبِ مومن اگر چہ خاموش ہو

(باب ۳۳)

﴿فِي ظُلْمَةِ قَلْبِ الْمُنَافِقِ وَإِنْ أُعْطِيَ اللِّسَانَ ، وَنُورِ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ﴾
﴿وَإِنْ قُصِّرَ بِلِسَانِهِ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لَنَادَاتِ يَوْمَ تَجِدُ الرَّجُلَ لَا يَخْطِي ، بِلَامٍ وَلَا وَاوٍ خَطِيئًا مُصْطَفًى وَلَقَلْبُهُ أَشَدُّ ظُلْمَةً مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، وَتَجِدُ الرَّجُلَ جَلَّ لَا يَسْتَطِيعُ يُعَبِّرُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ بِلِسَانِهِ ، وَقَلْبُهُ يَزْهَرُ كَمَا يَزْهَرُ الْمَصْبَاحُ .

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا۔ تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا "لام" واؤ" درست ہوگا۔ مگر بیخ کلام کرتا ہوگا لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برعکس ایک شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الضمیر کو بھی نہ ادا کر سکتا ہوگا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہوگا جیسے چراغ۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ ، وَقَلْبٌ مُنْكَوَسٌ ، وَقَلْبٌ مُطْبُوعٌ ، وَقَلْبٌ أَزْهَرُ أَجْرَدُ . فَقُلْتُ : مَا الْأَزْهَرُ ؟ قَالَ : فِيهِ كَثْرَةُ السَّرَاحِ . فَأَمَّا الْمَطْبُوعُ فَقَلْبُ الْمُنَافِقِ وَأَمَّا الْأَزْهَرُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِنْ أُعْطِيَ شُكْرًا إِنْ أَبْتَلَاهُ صَبْرًا وَأَمَّا الْمُنْكَوَسُ وَقَلْبُ الْمُشْرِكِ ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : «وَأَمِنْ يَمْشِي مَكِبًا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ

مُسْتَفِيمَةً فَأَمَّا الْقَلْبُ الَّذِي فِيهِ إِيمَانٌ وَ يَقُولُ فِيهِ قَوْلُهُ كَانُوا بِالطَّائِبِينَ فَإِنْ أَدْرَكَ أَحَدَهُمْ أَجَلُهُ عَلَى يَفَاقِهِ هَلَكَ وَإِنْ أَدْرَكَ عَلَى إِيمَانِهِ نَجَّى .

۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں دوسرا قلب منکوس ، تیسرا مطبوع ، چوتھا روشن و اندھ میں نے پوچھا انہر کیا ہے فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے۔ قلب مطبوع دھڑک رہا ہے، منافق کا دل ہے اور اندھ میں کادل ہے جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور منکوس مشرک کا دل ہے پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر چل رہا ہو اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جو باغوائے شیطانی خستہ اندازی کرتے ہیں اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے (راہ نجات بند) اور اگر ایمان کو پایا تو نجات کو پا گئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشُورٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : الْقُلُوبُ ثَلَاثَةٌ : قَلْبٌ مَنكُوسٌ لَا يَمُنُّ شَيْئًا مِنْ الْحَيِّ ، وَهُوَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نَكْثٌ سَوْدَانِيٌّ فَلَحْظُهُ وَالشَّرُّ فِيهِ يَعْتَلِجُ ، فَأَيُّهُمَا كَانَتْ مِنْهُ غَلَبَةٌ عَلَيْهِ ، وَقَلْبٌ مَفْتُوحٌ فِيهِ مَصَابِيحُ نُورٍ ، فَلَا يَطْفَأُ نُورُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَهُوَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں ایک قلب منکوس ہے جو ظن منکوس کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا یہ قلب کافر ہے اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے اور خیر و شر اس میں باہم ندر آتا کرتے ہیں پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے اور تیسرا دل وہ ہے جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا اور یہ قلب مؤمن ہے۔

تین سوچو دہواں باب دل کی حالتیں یکساں نہیں تھیں

(باب) ۳۱۴

۱۵۔ فِي تَقْوِيلِ أَحْوَالِ الْقَلْبِ (۵)

۱۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَنَحْوِهِ بْنِ يَحْيَى ،

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَمْبَعًا . عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ . عَنْ عُثَيْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ . عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ . قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَمَّا هَمَّ حُمْرَانُ بِالْقِيَامِ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَخْبِرْكَ - أَطَالَ اللَّهُ بِقَاءِ لَنَا وَأَمْتَعَانِيكَ - أَنَا نَاتِيكَ فَمَا تَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى تَرَقَّ قُلُوبُنَا وَتَسْلُو أَنْفُسُنَا عَنِ الدُّنْيَا وَيَبُورَ عَلَيْنَا مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ ، ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ فَإِذَا صِرْنَا مَعَ النَّاسِ وَالتَّجَارِ أَحْيَيْنَا الدُّنْيَا ؟ قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هِيَ الْقُلُوبُ مَرَّةً تَصْعَبُ وَمَرَّةً تَسْهَلُ .

ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَمَا إِنَّ أَصْحَابَ نَجَبٍ عليهم السلام قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَافُ عَلَيْنَا الدِّمَاقِ قَالَ : فَقَالَ : وَلِمَ تَحَافُونَ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَذَكَّرْنَا وَرَغَّبْنَا وَجِئْنَا وَنَسِينَا الدُّنْيَا وَزَهَدْنَا حَتَّى كَانَا نُلَاقِي الْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَنَحْنُ عِنْدَكَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَدَخَلْنَا هَاهُنَا الْبُيُوتَ وَشَعَمْنَا الْأَوْلَادَ وَرَأَيْنَا الْعِيَالِ وَالْأَهْلَ يَكْدَانُ نُحَوِّلُ عَنِ الْحَالِ الْبَنِي كُنَّا عَلَيْهَا عِنْدَكَ وَحَتَّى كَانَا لَمْ نَكُنْ عَلَى شَيْءٍ . أَفَنَحَافُ عَلَيْنَا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ نِقَاقًا ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَلَّا إِنَّ هَذِهِ خُطُوبَاتُ الشَّيْطَانِ فَيَرِغِبُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاللَّهُ لَوَنَدُومُونَ عَلَى الْخَالَةِ الْبَنِي وَصَفْنُمُ أَنْفُسَكُمْ بِهَا لَصَافَحَكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَمَشَبْنُمُ عَلَى الْمَاءِ وَلَوْ لَا أَنْتُمْ تَذُنُّونَ فَتَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا حَتَّى يُذْنِبُوا ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فَيَغْفِرُ [اللَّهُ] لَهُمْ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفْتَنُ تَوَابٍ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُنتَهِرِينَ ، وَقَالَ : « اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوَبُّوا إِلَيْهِ ،

اور راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حمران بن اعین آئے اور چند مسئلے دریافت کئے جب اسٹھنے لگے تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے یہ کیا بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس ہے اس سے تسلی پاتے ہیں اور اموال دنیا حقیر ہو جاتے ہیں لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں تو دنیا کی محبت پھر ہمیں گھیر لیتی ہے حضرت نے فرمایا قلوب کبھی نرم ہوتے ہیں کبھی سخت، پھر فرمایا اصحاب رسولؐ نے ایک بار حضرت سے کہا کہ ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے فرمایا کیسے : انھوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں اور توبہ آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں ہم خائف ہو کر دنیا کو سہول جاتے ہیں اور گویا آخرت و جنت و نار کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جلتے ہیں اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے ملتے ہیں تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق

کی ہو جائے گی۔ حضرت نے فرمایا یہ اغوائے شیطان ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے اور تم پانی پر چل سکتے اور اگر تم گناہ نہ کرو اور اللہ سے استغفار کرتے رہو تو وہ تمہاری اولاد میں، ایسے لوگ پیدا کئے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے، مومن آزمائش میں پڑ جائے اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

تین سو پندرہواں باب وسوسہ اور حدیثِ نفس

((باب)) ۳۱۵

«الْوَسْوَسَةُ وَحَدِيثُ النَّفْسِ»

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّارٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجَّارٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَزَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْوَسْوَسَةِ وَإِنْ كَثُرَتْ، فَقَالَ: لَا شَيْءَ فِيهَا، تَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۔ محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطان و وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ يَقَعُ فِي قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ جَمِيلٌ: فَكَلَّمَا وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ، قُلْتُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَذْهَبُ عَنِّي.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، فَقَالَ لَهُ ﷺ: أَنْتَ الْخَبِيثُ فَقَالَ لَكَ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَقَالَ لَكَ: اللَّهُ مَنْ خَلَقَهُ؟ فَقَالَ: إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَ كَذِبٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَاكَ

وَاللّٰهُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ .

قَالَ ابْنُ اَبِي عَمِيْرٍ : فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ فَقَالَ : حَدَّثَنِي اَبِي ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَمَّ عَنْهُ بِقَوْلِهِ «هَذَا اللّٰهُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ» خَوْفُهُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ هَلَكَ حَيْثُ عَرَضَ لَهُ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ، اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا (یہ تھے وہ دوسرے جو اس کے دل میں پیدا ہوئے تھے) اس نے کہا خدا کی قسم یہی بات ہے فرمایا یہ وہ الص ایمان ہے ابن ابی عمیر نے بیان کیا یہ بات میں نے عبد الرحمن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی۔ حضرت کی مراد اس قول سے کہ یہ محض ایمان ہے یہ تھی کہ آپ اس خوف و ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَوَّلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّادٍ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو إِلَيْهِ لَمَّا يَخْطُرُ عَلَى بَالِهِ ، فَأَجَابَهُ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ تَبَنَّاكَ فَلَا يَجْعَلُ لَيْلِسَ عَلَيْكَ طَرِيقًا ، قَدْ شَكَّى قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا يَعْرِضُ لَهُمْ لَأَنْ تَهْوِيَ بِهِمُ الرِّيحُ أَوْ يَقْطَعُوا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَنْكَلِمُوا بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّجِدُونَ ذَلِكَ ؟ فَالَوْ أَنْتُمْ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ ذَلِكَ لَصَرِيحُ الْاِيْمَانِ ، فَإِذَا وَجَدْتُمُوهُ فَقُولُوا : آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطور ہوتا رہتا ہے آپ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو (خدا کو یاد کرتے رہو) حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح و سادس شیطان یا شرک باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے جائے یا ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انھوں نے ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جن کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خبیثات کو اپنے اندر پاؤ گے تو کہہ کر دو ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد و قوت درکار نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ دَاوُدَ الْأَبْزَارِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَافَقْتُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا نَافَقْتُ وَلَوْ نَافَقْتُ مَا أَتَيْتَنِي تَعْلُمُنِي ، مَا الَّذِي رَأَيْتَ ؟ أَطَرُّ الْعِدُوَّ الْحَاضِرَ أَتَاكَ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ، فَقُلْتُ : اللَّهُ خَلَقَنِي فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِيَّيْ وَالَّذِي بِيَمْنِكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذِبًا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ أَنَا كُمْ مِنْ قَبْلِ الْأَعْمَالِ فَلَمْ يَقْوِ عَلَيْكُمْ فَأَنَا كُمْ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لِكَيْ يَسْتَرِلَكُمْ ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلْيَذْكُرُوا أَحَدُكُمْ اللَّهَ وَحْدَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں منافق ہو گیا۔ فرمایا تو منافق نہیں۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا عاقر و شمن (شیطان) تیرے پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا۔ اللہ کا خالق کون ہے یہی دوسرہ ہے نا اس نے کہا بے شک یہی ہے فرمایا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے اور جب دسترس نہیں پاتا تو اس طریقہ سے تمہیں بہکا لے اور جب ایسا ہو تو تم خدا کے واحد کو یاد کرو۔

تین سو سو لہواں باب

گناہوں کا اعتراف اور ندامت

(بَابُ ۳۱۶)

﴿الْأَعْتِرَافُ بِالذُّنُوبِ وَالنَّدَمُ عَلَيْهَا﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَإِنَّ مَا يَنْجُو مِنَ الذَّنْبِ إِلَّا مَنْ أَقَرَّ بِهِ .
قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات دہی پاتا ہے جو اقرار جرم کر لے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِأَوَّلِهِ مَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّاسِ الْإِحْصَانِ : أَنْ يَقْرَأَ وَالَهُ بِالْيَعْمَ فَيَنْبَهُمْ وَبِالدُّنُوبِ فَيَتَغَيَّرَ هَا لَهُمْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اول نعمتوں کا اقرار تاکہ وہ ان کے لئے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ [و] ابْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَذِيبُ الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : يَدْخِلُهُ اللَّهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَيَذِيبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفًا مَا قَاتَلَ نَفْسَهُ فَيَرَحِمَهُ اللَّهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِأَقْرَابٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مقرر ہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّبْعِيِّ [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَلِيدٍ] عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ اللَّهَ مُطْلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ ، غَفَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ .

۵۔ راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے باخبر ہے چاہے گا عذاب کرے گا چاہے گا بخش دے گا اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَنَسَةَ الْعَمَادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي

الْعِلْمُ وَالطَّيِّبُ وَتَمْلِكُ الْأَعْدَاءُ مَا كُنْتَ تَسْتَعِينُ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کی جست و خیز کرے اور پاک اعمال سے اپنے دل کو پرکھ کرے وہ اپنے دشمنوں کو فتح کرے گا۔

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّمَّ عَلَى الْقَرِّ يَنْفَعُ إِلَى تَرْكِهِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو شرماتا رہے تو اس سے بچ کر رہے اور اگر وہ بچ کر رہے تو اس سے بچ کر رہے۔

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّمَّ عَلَى الْقَرِّ يَنْفَعُ إِلَى تَرْكِهِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو شرماتا رہے تو اس سے بچ کر رہے اور اگر وہ بچ کر رہے تو اس سے بچ کر رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ ان کے نام و نسب علیحدہ اسلام سے کیوں کر چھپانے والے استر شریف کا جواب یہ ہے اور برائی کا فاعل کرنے والا مصلحت
ہو سکے اور گناہ کے چھپانے والے کا جوش ہو نہ سکے۔

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْمُسْتَبْرِ وَالْمُسْتَبْرُ يُعْدِلُ سَبْعِينَ حَسَنَةً ، وَالْمُذْبَعُ بِالسَّيْفَةِ مَحْذُولٌ وَالْمُسْتَبْرُ عَامَّةٌ مُؤَرَّكَةٌ .

12

تین سو اٹھارہواں باب
جی کی پری کا قصہ

1992

... ..

اگر خداوند نے اس نام کو اختیار کیا تو اس کے لیے جو حق علیہ السلام سے ہوا وہ اس کی وجہ سے آفتوں سے محفوظ رہا اور اس کے لیے جو اس کے لیے
 نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے لیے اس نام کے نیکی کا ثواب نہ لکھا جائے گا اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ
 لایا تو اس کی دوسرے نیکی کا ثواب ملے گا اور جس نے گناہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو یہ بدی اس کے لیے نام نہ لکھی جائے گی
 لگی اور جس نے بدی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے لیے نیکی کا ثواب ملے گا اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے لیے بدی کا ثواب ملے گا۔

عبد الله بن محمد بن عبد الله بن علي بن أبي طالب
عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل قال ما كنت أراكم

وَإِنْ هُوَ عَمَلٌ كَتَبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكُتَبُ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَعْمَلَ فَلَا تُكْتَبُ عَلَيْهِ

۱۰۲۔ ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو یہی اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے بُرائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصِ الْعَسَوِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّافِعِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُوسَيْبِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَكَيْنِ هَلْ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوِ الْحَسَنَةَ ؟ فَقَالَ : رِيحُ الْكَتِيفِ وَرِيحُ الطَّيِّبِ سَوَاءٌ ، قُلْتُ : لَا قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ حَسَرَخَ نَفْسُهُ طَائِبَ الرِّيحِ فَقَالَ : صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ : قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَرَيْقُهُ مِدَادُهُ فَأَثْبَنَاهُ وَ إِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ حَسَرَخَ نَفْسُهُ مَنِينِ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ : قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَ رَيْقُهُ مِدَادُهُ وَ أَثْبَنَاهُ عَلَيْهِ .

۳۔ عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں رہنماں سے دو فرشتوں (کراماً کا تبین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا پازانے جو پچہ اور مشک کی خوشبو برابر ہے میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے ٹھہر جاؤ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ اسے گزرتا ہے تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ عُمَانَ الْمَرَادِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعْدُهَا إِلَّا هَالِكٌ ، يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً بِحَسَنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرًا ، وَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَهُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ :

لَا تَعْمَلْ عَمَلًا أَنْ يُنْعِمَ بِهَا بِحَسَنَةٍ تَمْحُوهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ»
أَوْ الْإِسْتِغْفَارَ فَإِنْ هُوَ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، غَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ،
الْقُدُّوسُ الرَّحِيمُ ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ» لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَإِنْ مَضَتْ سَبْعُ سَاعَاتٍ
وَلَمْ يُنْعَمْ بِهَا بِحَسَنَةٍ وَ اسْتَغْفَرَ فَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ : اكْتُبْ عَلَى الشَّقِيِّ الْمَحْرُومِ .

احقرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد
اللہ کو ناراض کر کے ہلاک نہ ہوگا۔ سوائے بد بخت و بد نصیب کے، جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل
میں نہ لائے تو اس کی نیکی عینی کی بنا پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آئے تو اس کو دس لکھتا ہے۔
اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے۔ پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے
تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی
کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے
میں طالب مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا ،
عزت والا ، بننے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت و بزرگی والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے نام
پر کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر ساتوں گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی والے
والے سے کہتا ہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

تین سو انیسواں باب توبہ

«(بَابُ التَّوْبَةِ)» ۳۱۹

۱- عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْنُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ
قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا نَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً نَصَحَ حَاجِبُهُ اللَّهَ فَسَرَّ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
قُلْتُ : وَ كَيْفَ يَسَرُّ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يُسَبِّحُ مَلَكُهُ مَا كَتَبَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنُوبِ وَيُوحِي إِلَى جَوَارِحِهِ :
اكْتُمِي عَلَيْهِ دُنُوبَهُ وَيُوحِي إِلَى بَقَاعِ الْأَرْضِ اكْتُمِي مَا كَانَ يَعْمَلُ عَلَيْكَ مِنَ الدُّنُوبِ ، فَيَلْقَى اللَّهَ
حِينَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنُوبِ .

عَلَيْهِمْ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أُسْوَدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ
لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَا رَبِّهِمُ الَّذِينَ آمَنُوا تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ ذَرِيَّةً مُسَوِّجَةً قَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَقُودُ
فِي وَبَائِدَا ، قُلْتُ : يَا رَبِّهِمُ يُعَذِّبُ قَالَ : يَا أَبَا قُرَيْبٍ إِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبٌ وَمَنْ يَعْذِّبُ اللَّهُ فَتَكُنْ الْقَوَائِمُ

۳۳۔ ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اے ابی اسود، میں نے اپنے رب سے کہا کہ اے خداوندی! ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور توبہ کی، ان کی ذریعہ مسووجہ (مستحسنہ) ہے۔ تو فرمایا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور توبہ کی، ان کی ذریعہ مسووجہ (مستحسنہ) ہے۔ تو فرمایا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور توبہ کی، ان کی ذریعہ مسووجہ (مستحسنہ) ہے۔

۵ . عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أُسْوَدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ
عَزَّ وَجَلَّ : أَعْطَى الْمَائِثِينَ ثَلَاثَ جَنَابَاتٍ أَوْ أَعْطَى ثَلَاثَ جَنَابَاتٍ أَوْ أَعْطَى ثَلَاثَ جَنَابَاتٍ أَوْ أَعْطَى ثَلَاثَ جَنَابَاتٍ
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّ اللَّهَ يُجِزُّ النَّوَابِغِينَ وَيُعَذِّبُ الْمُتَكَبِّرِينَ وَهُوَ الَّذِي لَا يَقُودُ فِي وَبَائِدَا ، قُلْتُ : يَا رَبِّهِمُ
وَالَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ فِي لَيْلٍ وَمِنْ لَيْلٍ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَسْتَكْبِرُونَ عَنْهُ
كُلَّ شَيْءٍ وَحَسْبُهُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ بِأَسْفَلِ الْأَرْضِ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَيَسْتَكْبِرُونَ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَحَسْبُهُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ بِأَسْفَلِ الْأَرْضِ
تَسْتَكْبِرُونَ عَنْهُ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ فِي لَيْلٍ وَمِنْ لَيْلٍ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَسْتَكْبِرُونَ عَنْهُ
السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَوَلَّى الْقَبِيلَاتِ يَوْمَئِذٍ فَتَذَرُهَا كَالْعِهْنِ وَتَذَرُهَا كَالْعِهْنِ وَتَذَرُهَا كَالْعِهْنِ وَتَذَرُهَا كَالْعِهْنِ
لَا يَدْخُلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
تَلْعِقْ أَلَمًا ۚ يَصَافُّوهُ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَأُولَئِكَ يَبْدُلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَثَرَتِ الْغَفَوَاتُ أَسْمَاءً

در ہمارے بعض اصحاب نے امام سے روایت کی ہے کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور توبہ کی، ان کی ذریعہ مسووجہ (مستحسنہ) ہے۔ تو فرمایا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور توبہ کی، ان کی ذریعہ مسووجہ (مستحسنہ) ہے۔ تو فرمایا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور توبہ کی، ان کی ذریعہ مسووجہ (مستحسنہ) ہے۔

یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور تیری فکر فرما ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ انہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا اپنے گناہوں کی سزا پائے گا اور روز قیامت اس کے لئے دو گنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نیکوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۶۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْهُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ذُنُوبُ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْتِي بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ، أَمَا وَاللَّهِ إِنَّمَا لَيْسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ قُلْتُ : فَإِنْ عَادَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ وَعَادَ فِي التَّوْبَةِ ؟ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَرَى الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَنْدُمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ثُمَّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ؟ قُلْتُ فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَارًا ، يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ [اللَّهُ] ، فَقَالَ : كُلَّمَا عَادَ الْمُؤْمِنُ بِالِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ عَاذَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ، وَإِنَّكَ أَنْ تَقْنِطَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کر کے بعد بخش دیا جاتا ہے پس مومن کو چاہیے کہ بعد توبہ و مغفرت عمل نیک کرے۔ خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرے توبہ کرے تو فرمایا۔ اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندہ مومن کے متعلق خیال کرتا ہے کہ وہ گناہ پر نادم ہو کر اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے اور توبہ کرے اور استغفار کرے تو، فرمایا بندہ مومن جتنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اللہ غفور و رحیم ہے وہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے پس اپنے کو رحمت خدا سے مایوس ہونے سے بچنا و

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِذَا مَسَّهُمْ خَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَدَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْجِرُونَ قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يَتَذَكَّرُ بِذُنُوبِهِ ثُمَّ يَتَذَكَّرُ فَيَمْسِكُ فَقَدْ لَكَ قَوْلُهُ : تَدَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْجِرُونَ .

۸۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جب شیطان کا کوئی گروہ

ان سے ملتے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر سے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کر لیتا ہے)

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَتَمَّلَ رَأْسَهُ وَزَادَهُ فِي لَيْلَةٍ ظُلْمًا فَوَجَدَهَا فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ بِرَأْسِهِ حِينَ وَجَدَهَا .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشہ سفر کم کر دیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو بائے ۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ يَجِبُ الْعَبْدَ الْمُعْتَمِلَ التَّوْبَةَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ وَمَنْ كَانَ أَفْضَلَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے تکرار کے بعد توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے مدد و رگناہ نہ ہو (معموم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے ۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ بَشَّاعِ الْأَرَزِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : النَّاسُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَادَنْبَلَهُ وَالْمُعْتَمِلُ عَلَى الذَّنْبِ وَهُوَ مُسْتَغْفِرُ مِنْهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا مسخر کرنے والے کی طرح ہے ۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ أَتَيْتَ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ ، فَإِنْ أَتَيْتَ عَبْدِي الزَّائِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَأَتَاهُ دَاوُدُ عليه السلام فَقَالَ : يَا دَانِيَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ

ر کفتاہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں فرشتے جو لکھا ہوتا ہے اور اللہ اس کے اعضاء کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپالیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورت میں ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرْحُحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ كَمَا يَرْحُحُ أَحَدُكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا .

۱۳۔ قرابا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ مومن توبہ کرتا ہے تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کسی کو کھوئی چیز مل جائے۔

تین سو بیسواں باب

گناہوں سے استغفار

(باب) ۳۲۰

❦ (الِاسْتِغْفَارُ مِنَ الذَّنْبِ) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أُجِيلَ مِنْ عَذَابِهِ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۱۔ امیر مایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ مومن گناہ کرتا ہے تو اس کو جہنم دی جاتی ہے۔ صبح سے رات تک پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۲۔ قُتَيْبَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَمْعَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِيلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ : اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الہی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَغَدَّ بْنَ يَحْيَى ، جَمِيعًا ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أَجَلَهُ اللَّهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتْ السَّاعَاتُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سِتَّةٌ وَإِنْ الْمُؤْمِنُ لَبِذَ كُرْدَنَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِنْ الْكَافِرُ لَيَسْأَأُ مِنْ سَاعَتِهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ بندہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر گھنٹے گزر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کے استغفار کر لیتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

۵۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُجْبٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ ، عَنْ أَبِيَانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحْنَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : أَمَا كَانَ يَقُولُ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنْ كَانَ يَقُولُ : أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ وَنَحْنُ نَتُوبُ وَنَعُودُ ، فَقَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صریح روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ و اتوب الیہ کہتے تھے۔ فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار رہی۔ فرمایا خدا کی ذات سے دوا مانگتا ہے بے چارہ اور اللہ سے استغفار کرتا ہے۔

۷۔ غَدَّ بْنَ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ سِتَّةً أُحْبِلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ السَّهَارِ ، فَإِنْ قَالَ : «اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کرنا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے

تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

۶۔ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ بْنِ سَاحٍ الْأَكْسِيَّةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْمُؤْمِنُ لِيَذِيبَ الذَّنْبَ فَيَذْكُرْ بَعْدَ عَشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ مِنْهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِسْمَاءُ يَذْكُرُهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لِيَذِيبَ الذَّنْبَ فَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعِدِهِ

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹہ کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کر لیا تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هُشَيْبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زَكَرِيَّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيَقُولُ : هُوَنَا دِيْمٌ : هُوَ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بِدِيْعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَى نَجْدٍ وَالنَّجْدِ وَأَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ هُوَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فَوَاحِشٌ فِيمَنْ يَقْرَفُ فِي يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کر کے نام ہو اور اس طرح استغفار کرے جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔
علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک گناہ چالیس بار کرے
توضیح: - ورنہ بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں، جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

۸۔ عَنْهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعُوهُ قَالُوا : قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَدَوَاءُ الذَّنْبِ الْإِسْتِغْفَارُ

۸۔ بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَنَجْدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعًا ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَنْصَلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَذِيبُ ذَنْبًا إِلَّا أَحْلَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنْ

[illegible]

۹۔ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے کی عہمت دی جاتی ہے۔ دن میں، پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بھری آپ سے کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی عہمت دیتا ہے فرمایا میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے۔

١٠- مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ تَهْمَانِ بْنِ سَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ قَالَ أَبُو
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَالَ: «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ» مِائَةَ مَرَّةٍ فِي [كُلِّ] يَوْمٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حِلِّهِ لَيْلَهُ سَبْعُمِائَةٍ
وَدَسْتِ وَلا خَيْرَ فِي عَبْدٍ يُذْنِبُ فِي [كُلِّ] يَوْمٍ سَبْعُمِائَةٍ ذَنْبًا.

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو مرتبہ استغفر اللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لئے جو ہر روز سات سو گناہ کرے اور پھر بھی استغفار نہ کرے۔

تین سو اکیسواں باب

خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو توبہ کا موقع دیا ہے

۳۲۱ (ب)۔

﴿فِيمَا آتَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتِ التَّوْبَةِ﴾

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَبَلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ ابْنِ بَكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَارَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ الشَّيْطَانَ وَأَجْرِئْنِي مِنْهُ مَجْرَى الدَّمِّ فَاجْعَلْ لِي شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا آدَمُ جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مِّنْ هَمٍّ مِنْ دُرِّ يَتَكَ بِسَيْفِهِ أَمْ تُكْتَبَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَمِنْهُمْ يَحْسَنُ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، قَالَ : يَارَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مِّنْ عَمَلٍ مِنْهُمْ سَيِّئَةٌ ثُمَّ

اسْتَعْمَرَ غَفَرْتُ لَهُ ، قَالَ : يَارَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ . أَوْ قَالَ : سَطَّطْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ . حَتَّى تَبْلُغَ النَّفْسُ هَذِهِ ، قَالَ : يَارَبِّ حَسْبِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام باحضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب آدم نے خدا سے کہا۔ اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اس کو خون کی طرح رنگوں میں دوڑا دیا ہے پس اس سے بچنے کے لئے بھی تو مجھے کچھ دے۔ فرمایا۔ اے آدم میں نے تیرے لئے یہ تیرا دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائے گا اور اگر کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا اور اگر نیکی کا ارادہ کرے گا تو اگر نہ بھی کرے تو بھی ایک نیکی اس کے نام لکھ دی جائے گی اور اگر کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی آدم نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کر۔ فرمایا۔ میں مرتے دم تک ان کی توبہ قبول کروں گا عرض کی یارب بس یہ میرے لئے کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ السَّنَةُ لَكَثِيرَةٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الشَّهْرُ لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمُعَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الْجُمُعَةُ لَكَثِيرَةٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ يَوْمَ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ يَوْمًا لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی وہ اس کو قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے اگر مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو مقبول ہوگی۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هَذِهِ . وَ أَهْوَى بِسَيْدِهِ إِلَى حَلْقِهِ . لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ وَ كَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف، تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمِّي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :

خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَمَعَاشِيخُ مَنَازِلِهِ مُتَعَبِدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ يَتِمُّ الصَّلَاةَ فِي الطَّرِيقِ وَمَعَهُ ابْنُ أَخِي لَهُ مُسْلِمٌ . فَمَرَضَ الشَّيْخُ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ : لَوْ عَرَفْتَ هَذَا الْأَمْرَ عَلَى عَمَلِكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُخَلِّصَهُ ، فَقَالَ كُلَّهُمْ : دَعُوا الشَّيْخَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى حَالِهِ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرْ ابْنُ أَخِيهِ حَتَّى قَالَ لَهُ : يَا عَمُّ إِنَّ النَّاسَ ارْتَدُّوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْإِنْفَرَاءَ سَبْرًا وَكَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنَ الطَّاعَةِ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْحَقُّ وَالطَّاعَةُ لَهُ : قَالَ : فَتَنَفَّسَ الشَّيْخُ وَشَقَّ وَقَالَ : أَنَا عَلَى هَذَا وَخَرَجْتُ نَفْسِي . فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَمَرَضَ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئًا مِنْ هَذَا غَيْرَ سَاعَتِهِ بَلَّكَ : قَالَ : فَتَرِيدُونَ مِنْهُ مَاذَا ؟ : قَدْ دَخَلَ وَاللَّهِ الْجَنَّةَ .

ہم معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارا ساتھ ایک بوڑھا فدا پرست عابد تھا جو یہ امر میں جاننا تھا، یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جا رہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننا والا تھا شیخ بیمار ہو گیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا۔ تم اپنے چچا پر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا۔ چھوڑو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی ابھی غامی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اسے چچا رسول کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اور علی کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسول کی اور رسول کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ بن سری نے یہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن سری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے کچھ اور چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

تین سو بائیسواں باب

آلودگی گناہ (صغیرہ)

* (بَابُ اللَّئِمِّ) ۳۲۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَخْنِئُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّئِمَّ» قَالَ : هُوَ الَّذِي يُلْمُ بِهِ الرَّجُلُ قِيَمَكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُلْمُ بِهِ بَعْدُ .

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا۔ وہ لوگ گناہانِ کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں سوئے گناہانِ صغیرہ کے۔ فرمایا ائمہ سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ جانتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر گزرتا ہے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَعِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّعْمَ» قَالَ : «إِنَّهُ بَعْدَ الْهَيْئَةِ أَيُّ الذَّنْبِ بَعْدَ الذَّنْبِ يُلِمُّ بِهِ الْعَبْدُ»

۲۔ محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ مُمِيزٌ الْإِثْمَ دَنَبَ يَهْجُرُهُ زَمَانُهُمْ يُلِمُّ بِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا اللَّعْمَ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّعْمَ» قَالَ : «الْفَوَاحِشُ الرَّئِئِيسَةُ وَالسَّرَقَةُ وَاللَّعْمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ»

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجالاتا ہے یہی مراد ہے (اللعمہ) سے میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا وہ لوگ سوئے گناہانِ صغیرہ کے گناہانِ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقت، اور لعمہ سے مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ جَاءَنَا يَلْتَمِسُ الْفَقْرَ وَالْفُرْآنَ وَتَعْسِيرَهُ فَدَعَا وَهَيَّجْنَا يَبْدِي عَوْرَةَ قَدَسَتْهَا اللَّهُ فَخَذَّوْهُ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَمَقِيمٌ عَلَى ذَنْبٍ مُنْذُ هَبْرٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَحَوَّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : «إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّكَ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَقْلَمَكَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِلَّا لِكَيْ تَخَافَهُ»

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقر و قرآن و تفسیر حاصل کرنے آئے تو اسے

آنے دو اور جو ایسا عیب کس کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپا یا ہے تو اسے دور رکھو ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کروں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے تو بے شک اللہ تجھے دوست رکھتے ہیں اور اس نے اپنی مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہو گا کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آجائے جو بدترین گناہ ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَدْ طُبِعَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَهْجُرُهُ الرَّعْمَانُ ثُمَّ يُلْمُ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ» ، قَالَ : اللَّغَمُ الْعَبْدُ الَّذِي يُلْمُ الذَّنْبَ بَعْدَ الذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلْبِقَتِهِ ، أَيْ مِنْ طَبِيعَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے لہٰذا وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت و طبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ سَجِيَّتُهُ الْكَذِبَ وَالْبُخْلَ وَالْفُجُورَ وَرُبَّمَا أَلَمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يَدُومُ عَلَيْهِ ، قِيلَ : فَيَزْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ .

۶۔ ابن رثابہ کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ بھڑھوت ہوتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر ایسا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کر لے فرمایا ہاں لیکن اس لطف سے اولاد نہیں ہوتی۔

تین سو تیسواں باب

گناہ تین ہیں

(ناٹ) ۳۲۳

﴿فِي أَنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ :

صَدَّ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَا لَكُوفًا الْمُنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنشَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ
ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ حَبِيبُ الْعَرَبِيِّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ: الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَتَ؟ فَقَالَ: مَا
ذَكَرْتُهَا إِلَّا أَنَا رُفْدَانًا فَسَيَرَاهَا وَلَكِنْ عَرَضَ لِي بِهِ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْكَلَامِ نَعَمْ **الْأُولَى** ذُنُوبُ ثَلَاثَةٌ: فَذَنْبُ
مَغْفُورٍ وَذَنْبٌ غَيْرُ مَغْفُورٍ وَذَنْبٌ نَرَجُو لِصَاحِبِهِ وَنَخَافُ عَلَيْهِ: قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَبِيئَتُنَا

قَالَ نَعَمْ أَمَّا الذَّنْبُ الْمَغْفُورُ فَعَبْدٌ عَاقَبَهُ اللَّهُ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَحْلَمُ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ
عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ، وَأَمَّا الذَّنْبُ الَّذِي لَا يُغْفَرُ فَمَطْلُومُ الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا
بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَمًا عَلَى تَقْيِيدٍ، فَقَالَ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا يَجُوزُ بِي ظَلَمٌ ظَالِمٌ وَلَوْ كَثُرَ يَكْتَبُ وَلَوْ
مَسْحَةٌ يَكْتَبُ وَلَوْ نَطْحَةٌ مَا بَيْنَ الْقُرْبَانِ إِلَى الْجَمَاءِ فَيَقْتَضِي الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لَا تَبْقَى لِأَحَدٍ
عَلَى أَحَدٍ مَظْلَمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمْ لِلْحِسَابِ، وَأَمَّا الذَّنْبُ الثَّلَاثُ فَذَنْبُ سَرَّاهُ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ وَرَزَقَهُ الرِّبَّةَ
مِنْهُ، فَاصْبَحَ خَائِفًا مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِيًا إِلَى رَبِّهِ، فَتَحَنَّنَ لَهُ كَمَا هُوَ لِيَتَقَيَّهِ: نَرَجُو لَهُ الرِّحْمَةَ وَنَخَافُ
عَلَيْهِ الْعَذَابَ

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کے بعض اہل عیال نے بیان کیا کہ ایک روز امیر المؤمنین نے بعد محمد وراثت فرمایا۔ لوگوں نے اسے تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے۔ جب عمر نے کہا۔ اے امیر المؤمنین آپ یہ سننا کہ خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں میں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشنے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اے امیر المؤمنین اس کو بیان فرمائیے اور شاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گناہگار کو دے دی گئی۔ خدا نے عظیم و کبیر کے لئے زیبا نہیں کر وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے گا اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہو گا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنے عزت و جلال کی کو کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا اگر ساتھ مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو ازیت دی ہو یا سینک والے جانور نے بے سینک والے جانور کو مارا ہو پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں کہ کسی کا مظہر کسی پر بات نہ رہے گا۔ پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو توفیق تو یہ دی ہے وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امید دار ہیں اس پر نزل عذاب سے ڈرتے ہیں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ أَقْبَمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الرَّجْمِ أَيْمًا قَبْلَ [عَلَيْهِ] فِي الْآخِرَةِ؟

فَالْإِنِّ اللَّهَ أَكْرَمَ مِنْ ذَلِكَ

۲۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر مذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے یعنی وہ پھر مذاب نہ کرے گا

تین سو چوبیسواں باب گناہ کی سزا میں تعجیل

(باب) ۳۲۴

(تعجیل عقوبۃ الذنب)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن عبد اللہ بن سنان، عن حمزة بن حمران، عن أبیہ، عن أبی جعفر علیہ السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ أَنْ يَكْرِمَ عَبْدًا وَلَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسَّقَمِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ شَدَّ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيَكْفِيَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ قَالَ: وَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ أَنْ يَهَيِّجَ عَبْدًا وَلَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ مَحْجُودَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيَكْفِيَهُ بِنِكَ الْحَسَنَةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحب عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب وہ آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَتَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَكْفِرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحَزَنِ لِيَكْفِرُهَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل نیک اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ . عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ حَقِّيَّةٍ عَمِلَهَا . إِمَّا يَسْقُمُ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا يَضِيقُ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا يَخُوفُ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَدَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ . وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَعِدَّ بِهِ حَسَنًا أَوْ قَبِيحًا كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا يَبْسُغُ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا يَبْصَحُ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا يَأْمَنُ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عورت و جلال کی میں اپنے بندے کو دنیا سے جلنے نہ دوں گا درحالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کر لیں گا خواہ اس کے جسم کو بیکار کر کے، خواہ رزق کی تنگی سے، خواہ دینی خوف سے، اگر پھر بھی باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عورت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ کر دیتا ہوں یا تو وسعت رزق سے یا صحت بدن سے یا امن دنیا سے، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ . عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَهْوُلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنَّهُ لَيَنْتَهِنُ فِي بَدَنِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عميرٍ . عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باقی رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تاکہ روز قیامت وہ گناہ سے بھر پور رہے۔

۶۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمْتُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» : لَيْسَ مِنَ الْتَوَاءِ عِزِّي ، وَلَا نَكْبَةِ حَجْرِي ، وَلَا عَثْرَةَ قَدَمِي ، وَلَا خَدِشَ عُوْدِي إِلَّا يَذْنِبُ وَلَمَّا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ ، فَمَنْ عَجَّلَ اللَّهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلُ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ کسی رنگ کا پتھر کتنا کسی پتھر سے چوٹ دیا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب ، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اعلیٰ و اکرم و اعظم کہ اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنِ الْبُتَّائِ بْنِ مُوسَى الْوُزَّاقِ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا يَزَالُ اللَّهُمَّ وَاللَّهُمَّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُو لَهُ ذَنْبًا .

۷۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ بھیجا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ بَرَامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيَهْتَمُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے

۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ اللَّهُمَّ وَاللَّهُمَّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُو لَهُ مِنْ ذَنْبٍ .

۹۔ ترجمہ اور گزر چکا۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أُبْتَلِيَهُ فِي حَسَبِهِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِدُنُوبِهِ وَإِلْإِشْدَادٌ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا ذَنْبَ لَهُ ، ثُمَّ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أَدْخِلَهُ النَّارَ إِلَّا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطِيلَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا آمَنْتُ خَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطِيلَتِهِ عِنْدِي وَالْإِدْسَةُ عَلَيْهِ فِي رِقْدِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لَطِيلَتِهِ عِنْدِي وَإِلَّا هَوَّيْتُ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا حَسَنَةَ لَهُ عِنْدِي ثُمَّ أَدْخِلَهُ النَّارَ .

۱۰۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہو تو مجھے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔ پھر میں اسے داخل جنت کر دوں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہوا جائے تو خیر ورنہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے پروا کر دیتا ہوں اگر میرے نزدیک حق پورا ہو گیا تو خیر ورنہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حال میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی پس میں اسے داخل دوزخ کر دیتا ہوں۔

۱۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَمِّ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ دُرَيْسِ بْنِ أَبِي مَصُورٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَرَّ نَبِيُّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ خَائِطٍ وَبَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعْنَتُهُ الطَّيْرُ وَمَرَّ قَهْ الْكِلاَبُ ثُمَّ مَضَى فَرَفَعَتْ لَهُ مَدِينَةً قَدْ خَلَهَا فَإِذَا هُوَ بِعَظِيمٍ مِنْ عَظَمَاتِهَا مَيِّبٌ عَلَى سَرِيرٍ مُسَجًّا بِالذَّبْيَانِ حَوْلَهُ الْمُجَمَّرُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ حَكَمٌ عَدْلٌ ، لَا تَجُورُ ، هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يَشْرِكْ بِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ أَمْنَةً بِمِلْكِ الْوَيْتَةِ وَهَذَا عَبْدُكَ لَمْ يَزُجْ بِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ أَمْنَةً بِهَذِهِ الْوَيْتَةِ ؟ فَقَالَ : عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا أَجُورُ ، ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمْنَةً بِمِلْكِ الْوَيْتَةِ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَهَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ [عِنْدِي] حَسَنَةٌ فَأَمْنَةً بِهَذِهِ الْوَيْتَةِ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ .

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرے سے گزرا جس کا آدھا دھڑ لوٹا کیے نیچے تھا اور آدھا باہر جسے پزندے اور کتے لُچ رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت

پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور اس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم و عادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا عہد ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شرک نہیں کیا تو نے اسے بری طرح مارا اور یہ امیر آن و احد کے لئے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا۔ میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ وہ اس طرح مجھے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وَأَدْبِي وَعُقُوبَتِهِمْ وَ إِخْوَانِي وَجَفَاءَهُمْ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا هَذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةٍ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَإِنَّ أَدْنَى مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ الْعُقُوبُ مِنْ وَلَدِهِ وَ الْجَفَاءُ مِنْ إِخْوَانِهِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الرَّفَاهَةِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا أَتَيْتَنِي قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَّا فِي وَلَدِهِ إِمَّا فِي مَالِهِ حَتَّى يَخْلَصَهُ اللَّهُ مِمَّا اكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَيُوقِرَ لَهُ حَظَّهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ فَاصْبِرْ وَابْتَشِرْ.

۱۲۔ رادی کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بوڑھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کی اور اپنے بھائیوں کی اس بڑھاپے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا۔ اسے شخص ایک حکومت حق کی ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم سے کم جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی نائدہ اس سے زیادہ پہنچتا کہ وہ موت سے پہلے مبتلا ہو جائے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو حکما یا ہو جائے اس سے ظالم مل جاتی ہے اور دولت حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس صبر کرو اور خوش رہو۔

تین سو پچیسواں باب

گناہوں کی توضیح

۱۳۲۵ (باب)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّيْ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَجَّيْ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمَلَاءِ عَنْ جَاهِدٍ

عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الذَّنْبُ الَّذِي يُغَيِّرُ النِّعَمَ لِعَمَلِي وَالدَّنُوبُ الَّتِي تُوْرِثُ السَّدَمَ الْقَتْلَ ، وَالْبَيِّ تَنْزِيلُ النِّقَمِ الظُّلْمَ ، وَالْبَيِّ تَهْنِئَةُ السَّيْرِ شَرْبُ الخَمْرِ ، وَالَّتِي تَحْجُسُ الرِّيقَ الرِّيقُ ، وَالَّتِي تَجْعَلُ الفَنَاءَ قَطْعَةً الرَّحِمَ ، وَالَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ ، وَتُظِلُّ الْبُوءَ عَفْوَ الْوَالِدَيْنِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور قتل باعثِ ندامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور دالین کی نافرمانی دعا کو لٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

٢- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مُحَيْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الدُّنُوبِ الَّتِي تَعَجِّلُ الْمَمَاتَ وَتَقْرِبُ الْأَجَالَ وَتَحْلِي الدِّيَارَ وَهِيَ قَطِيعَةُ الرِّجَمِ وَالْعُقُوفُ وَتَرْدَادُ الْبَرِّ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جملہ جاننے والے اور گھروں کو برباد کرنے والے ہوں اور وہ قطع رحم اور حقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ - أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ - عَنْ سَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا فَشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتِ أَرْبَعَةٌ : إِذَا فَشَا الزُّنَى ظَهَرَتِ الزَّوْزَلَةُ وَإِذَا فَشَا الْجَوْرُ فِي الْحُكْمِ اخْتَسَسَ الْفَطْرُ وَإِذَا خَفِرَتِ اللَّيْعَةُ أُدْبِلَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِذَا مُنِعَتِ الزُّكَاةُ ظَهَرَتِ الْحَاجَةُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چار چیزیں ظاہر ہوں گی تو چار اہل ایمان کے ساتھ ادب ہوں گی زنا کاری ہوگی تو زور لہ آئے گا ظلم ہوگا تو بابرش رکے گی جب مشرکوں سے مسلمان عہد شکنی کریں گے تو ان پر اہل مشرک کا ظہور ہوگا اور جب رکۃ رکھے گی تو برکت اٹھ جائیگی

تین سو چھپیسواں باب

فناد

(بَابُ نَادِيٍّ) ۳۲۶

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ

عَبْدِي الْمُؤْمِنِ لِيَذُبَ الدَّنْبَ الْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظُرْ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلَاحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأَعْجِلْ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأَخَارَتِهِ بِذَلِكَ الدَّنْبِ وَأَقْدَرُ عُقُوبَةَ ذَلِكَ الدَّنْبِ وَأَقْصِيهِ وَأَتَرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مُمْسِيٍّ وَلِيَّ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ وَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدُّ فِي ذَلِكَ مِرَارًا عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلَا أُمْضِيهِ كِرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَجِدَادًا عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْعُقُوبَةِ وَالصَّفْحِ ، مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرِفُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ وَقَضَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفًا وَلِيَّ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ ، ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَحْرٍ نَزُولِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَأَذْخِرُهُ وَأَوْفِرُ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَعْلَمْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عذاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں ، تو میں اس بارے میں نرمی کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے۔ میں اس سزا کو حسین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور تیر جاری کئے روکے رہتا ہوں اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ اسے آزر دگی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے سے۔ میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں یہ سب اس کے نوافل کے بجالانے کے جو رات اور دن میں وہ بجالایا ہے میرا تیر حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مشیت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں ، میں نے ہی اس کو مقدم کیا۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنی مشیت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر عظیم لکھ دیتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدا نے کریم و مہربان و رحیم ہوں۔

تین سو ستائیسواں باب

نادر

(باب نادر ایضاً) ۳۲۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قُضَالٍ ؛ عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ هُوَ : «وَيَعْقُوبُ عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ : قُلْتُ : لَيْسَ هَذَا أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَأَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَبُّ إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ نَسَبٍ .

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمھارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیت پر جو مصلب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لئے ہوئے تھے۔ فرمایا رسول اللہؐ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

توضیح چونکہ سائل نے آیت کا جزو آخر چھوڑ دیا تھا لہذا حضرت نے اسے پورا کر دیا نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے لہذا حضرت نے اس آیت کا آخر کا حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے رہا دوسرا اثر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ ۱۔ تغفار بنی صلعم صد در گناہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بلندی درجات کی وجہ سے تھا اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنوب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلندی درجات کے لئے ہے پس اس بہت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصومین سے ہے جن سے صد در گناہ ہوتا ہے۔

۲۔ وَحَدَّثَنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَعْدِهِمْ مَوْ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَهُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ؟ فَقَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةً مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، إِنَّ اللَّهَ يَخْصُ أَوْلِيَائَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْ جُرْهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ»

۲۔ علی بن رثاب کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمھارے ہی کرتوتوں سے ہے اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی کیا یہ ان کے ہاتھوں سے آئی۔ در آنحالیکہ وہ اہلبیت طہارت اور معصوم ہیں۔ فرمایا رسول اللہؐ ہر دن اور رات میں سو بار بغیر گناہ استغفار کرتے تھے اللہ نے اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کیا ہے تاکہ ان کے اجر کو زیادہ کرے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، رَفَعَهُ قَالَ: لَمَّا حَمَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأَوْقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللَّهُ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: «لَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَبَيْنَا إِنَّ فَبَيْنَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ»

۳۔ راوی نے برستہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو یزید کے سامنے لاکھڑا کیا تو اس نے یہ آیت پڑھی کہ تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے۔ فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ہمارے بارے میں سورہ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر یا تمہارے نفسوں پر آئی ہے ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب میں (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے یعنی یہ مصیبت ہمارے ازیا و مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ کسی گناہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

تین سواٹھائیسواں باب

خدا عمل کرنے والوں کے صدقہ میں عمل کرنے والوں کی بلار د کرتا ہے

(باب ۳۲۸)

«إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِالْعَامِلِ عَنْ عَمِيرِ الْعَامِلِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهَ [لَا يَدْفَعُ] يَمَنْ يَصْلِي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَصْلِي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ يَمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الزَّكَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ يَمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ» فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَتْ إِلَّا فَيَكُمُ وَلَا عَنَى بِهَا غَيْرُكُمْ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقے میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلار د کرتا ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو رفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرمانا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

تین سو اُتیسواں باب گناہ کا ترک، طلبِ توبہ سے آسان ہے

(باب) ۳۲۹

«(اِنَّ تَرَكَ الْخَطِيئَةَ اَيْسَرُ مِنْ [طَلَبِ] التَّوْبَةِ)»

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبُقَّاعِيِّ [قَالَ:] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: تَرَكَ الْخَطِيئَةَ اَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ وَكَمْ مِنْ شَهْوَةٍ سَاعَةً أَوْرَثَتْ حُزْنَ طَوِيلًا وَالْمَوْتُ فَضَحَ الدُّنْيَا، فَلَمْ يَسْرُكْ لِذِي لَبٍّ قَرَحًا.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خطا توبہ کرنے سے آسان ہے اگر گھڑی بھر کی خواہش طولانی حزن کا باعث بن جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقلمند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

تین سو تیسواں باب استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب) («بَابُ الْاِسْتِدْرَاجِ») ۳۳۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمِطِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَأَذَنَ دُنْيَا أَتْبَعَهُ يَنْقَمَةً وَيَذْكُرُ الْاِسْتِغْفَارَ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا فَأَذَنَ دُنْيَا أَتْبَعَهُ يَنْقَمَةً لِنَيْسَبَةِ الْاِسْتِغْفَارِ، وَتَسَادَى بِهَا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «سَنَسُدُّ رِجْمَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ» بِالْعَمِّ عِنْدَ الْعَاصِي.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا

ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جہنم میں پھانس لیں گے اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَجْهَبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْاسْتِغْفَارِ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَمْلِكُ لَهُ وَيَجِدُ لَهُ عِنْدَهَا التَّيْمَةَ فَلْيَمْهَمْ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدرج کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی بھرا کر جاتی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عُبَيْدِ بْنِ عَسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَّانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « سَتَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ » قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتَجِدُ لَهُ التَّيْمَةَ مَعَهُ تَلْمِمْ بِهَا تِلْكَ التَّيْمَةَ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ .

۳۔ ترجمہ ادھر گزرا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ [الْمُتَقَرِّي] ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِمَا قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسِتْرِ اللَّهِ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ نَفْسٍ يَتَنَاوَى النَّاسَ عَلَيْهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوبکر اللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور رہیں اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر ہیں جو رفتہ رفتہ پھنس رہے ہیں اور اللہ ان کو چھپا رہا ہے اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

تین سو اکتیسواں باب

محاسبۃ العمل

((باب)) ۳۳

(مُحَاسَبَةُ الْعَمَلِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا الدَّهْرُ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٌ أَنْتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا : مَضَى أَمْسٌ بِمَا فِيهِ فَلَا يَرْجِعُ أَبَدًا فَإِنْ كُنْتَ عَمِلْتَ فِيهِ خَيْرًا لَمْ تَحْزَنْ لِدَهَابِهِ وَفَرِحْتَ بِمَا اسْتَقْبَلَتْهُ مِنْهُ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ فَرَّطْتَ فِيهِ فَحَسَرْتَكَ شَدِيدُهُ لِدَهَابِهِ وَتَقَرَّبْتَ فِيهِ وَأَنْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ مِنْ غَدٍ فِي غَزَاةٍ وَلَا تَنْدَرِي لَعَلَّكَ لَا تَبْلُغَهُ وَإِنْ بَلَغَتْهُ لَعَلَّ حَظَّكَ فِيهِ فِي التَّقَرُّبِ مِثْلُ حَظِّكَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي عَنْكَ .

فَبُورٌ مِنَ الثَّلَاثَةِ قَدْ مَضَى أَنْتَ فِيهِ مَقَرُّ طُ ، وَيَوْمٌ تَنْتَظِرُهُ لَسْتَ أَنْتَ مِنْهُ عَلَى يَقِينٍ مِنْ تَرِكَ التَّقَرُّبِ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ عَقَلْتَ وَفَكَّرْتَ فِيمَا فَرَّطْتَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي مِمَّا فَاتَكَ فِيهِ مِنْ حَسَنَاتِ الْأَنْكُورِ اكْتَسَبَتْهَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ الْأَنْكُورِ أَفْضَرَتْ عَنْهَا وَأَنْتَ مَعَ هَذَا مَعَ اسْتِقْبَالِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ يَقِينَةٍ مِنْ أَنْ تَبْلُغَهُ وَعَلَى غَيْرِ يَقِينٍ عَنِ اكْتِسَابِ حَسَنَةٍ أَوْ مُرْتَدِّعٍ عَنْ سَيِّئَةٍ مُحِيطَةٍ ، فَأَنْتَ مِنْ يَوْمِكَ الَّذِي تَسْتَقْبِلُ عَلَى مِثْلِ يَوْمِكَ الَّذِي اسْتَدْبَرْتَ ، فَأَعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ لَيْسَ بِأَمَلٍ مِنَ الْأَيَّامِ الْيَوْمِ الَّذِي أَصْبَحَ فِيهِ وَلَيْلَتُهُ ، فَأَعْمَلْ أَوْدَعِ وَاللَّهِ الْمُعِينُ عَلَى ذَلِكَ .

اس فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہما السلام نے فرمایا تیری زندگی کے تین دن ہیں ایک وہ دن جو گزر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا اگر تو نے اس میں عمل خیر کیا تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اس دن کے گزرنے پر تیری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی اور تو جس کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جلتے کہ تو اس تک پہنچے گا یا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو جیسی گزشتہ کل میں ہوئی۔ پس تین دن میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا کہ کوتاہی نہ کرے گا اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی تواب

تجھے غور و فکر کرنا چاہیے کہ تو نے روزِ گزشتہ حسنا سے کیا کھویا۔ کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا۔ اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے حالانکہ اس پر وثوق نہیں کہ تو اس تک پہنچے گا اور نہ اس پر یقین ہے کہ نیک مال ہو ہی جائے گی یا اس کا باطل کرنے والا ہو گا اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے پس آنے والا دن بھی گزرنے والے دن کی طرح بن جائے گا پس اس شخص کا سا عمل کر دو ایام میں مہرت اسی دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کر دیا جھوڑو اللہ اس میں مددگار ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو التَّمَانِي ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ التَّمَانِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ مَثًا مَنْ لَمْ يَحَابِبْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنَّ عَمَلَهُ حَسَنًا اسْتَرَادَّ اللَّهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئًا اسْتَغْفَرَ اللَّهُ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیلئے تو اللہ سے استغفار کرے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ عَنْ أَبِي التُّعْمَانِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَا التُّعْمَانِ لَا يَغْفِرُ ذَلِكَ النَّاسُ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ بِعِلِّكَ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلَا تَطْعُ نَهَارَكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ يَحْفَظُ عَلَيْكَ عَمَلَكَ وَأَحْسِنَ فَإِنَّنِي لَمْ أَرَشِيئًا أَحْسَنَ دَرَكًا وَلَا أَسْرَعَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةِ مُعَذِّبَةٍ لِيَذْنِبَ وَدِيمَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي التُّعْمَانِ مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو نعمان محمدی لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنادیں کیونکہ تیرے عمل کا تعلق تجھ سے ہے نہ ان سے، اپنا دن اور رات دھر کی لغو باتوں میں نہ گزار کیونکہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں اور نیک کر کیوں کہ بلحاظِ درک و طلب کوئی چیز زیادہ عجلت والی اس نیک سے نہیں جو گناہ کہتہ کو برطرن کرنے والی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : اصْبِرْ وَاعْلَى الدُّنْيَا فَإِنَّهَا هِيَ سَاعَةٌ قَمَامَتِي مِنْهُ فَلَا تَجِدْ لَهُ أَلَا وَلَا سُرُورًا ، وَمَا لَمْ يَجِدْ فَلَا تَدْرِي مَا هُوَ؟ وَإِنَّهَا هِيَ سَاعَتُكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا قَاصِرٌ فِيهَا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْبِرْ فِيهَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گزرنے والے پر نہ الم رہے گا نہ سرور اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جانو کہ وہ کیسا ہے تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو پس اس میں میری طاعت اللہ پر اور میری معصیت اللہ پر۔

۵۔ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحْمِلْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ يَحْمِلْكَ غَيْرُكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کر دے تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا۔

۶۔ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِرَجُلٍ : إِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَبُيِّنَ لَكَ الدَّاءُ ، وَغَرِي قَتْ آيَةُ الْيَحْيَى ؛ وَذَلِكَ عَلَى الدَّوَاءِ ، فَأَنْظِرْ كَيْفَ قِيَامُكَ عَلَى نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ تو اپنے نفس کے طبیب کی طرف پہنچایا گیا اور اس نے تجھ سے تیرا درد (معصیت) ظاہر کیا اور صحت کی علامت اور دوا بھی لگنا ہوئی ہے (اجتناب) بتا دی پس اب غور کر تجھ اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔

۷۔ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيبًا مِنْ أَوَّلَادٍ وَأَصْلًا وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهَا وَاجْعَلْ مَالَكَ غَارِيَةً تُرَدُّهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو جس سے چہاد کرو اور اپنے مال کو عاریتی جانو جس کو رد کیا جائے گا۔

۸۔ [و] عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اقْصُرْ نَفْسَكَ عَمَّا يَضُرُّهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقَارِفَكَ وَاسْعَ فِي فِكَارِهَا كَمَا تَسْعَى فِي مَلَبِّ مَعِيشَتِكَ ، فَإِنَّ نَفْسَكَ رَهْبَنَةٌ بِمَمْلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لئے کرتے ہو تمہارا نفس تمہارے عمل کا رہنمائی ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَمْ مِنْ طَالِبٍ لِلدُّنْيَا لَمْ يَدْرِكْهَا وَمَدْرِكُهَا لَهَا قَدْ فَارَقَهَا ، فَلَا يَسْغُلُكَ طَلِبُهَا عَنْ عَمَلِكَ وَالتَّوَسُّعِ مِنْ مُعْطِيهَا وَمَالِكِهَا فَكَمْ مِنْ حَرِيصٍ عَلَى الدُّنْيَا قَدْ صَرَعَتْهُ وَاشْتَغَلَ بِمَا أَدْرَكَ مِنْهَا عَنْ طَلِبِ آخِرَتِهِ حَتَّى قَمِيَ عُمرُهُ وَأَذْرَكَ أَجَلُهُ .
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْمَسْجُونُ مَنْ سَجَنَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ آخِرَتِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کو پانے کے مقام سے جدا ہو گیا۔ پس اس کی طلب تم کو عمل خیر سے بے پروا نہ کر دے اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پھنسا دیا ہے اور طلب آخرت سے بے پروا کر دیا ہے یہاں تک کہ ان کی غرض ختم ہو گئی اور موت نے ان کو پایا ہے فرمایا حضرت نے نسیدی در حقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

۱۰۔ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا أَتَتْ عَلَى الرَّجُلِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَبْلَ لَهُ : خُذْ حِذْرَكَ فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْدُورٍ وَلَيْسَ ابْنُ الْأَرْبَعِينَ بِأَحَقَّ بِالْحِذْرِ مِنْ ابْنِ الْعِشْرِينَ فَإِنَّ الذَّبِي يَطْلُبُهَا وَاحِدٌ وَلَيْسَ بِرَاقِدٍ ، فَأَعْمَلْ لِمَا أَمَّاكَ مِنَ الْهَوَى وَدَعْ عَنْكَ فَضُولَ الْقَوْلِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کر تو معذور نہیں اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عمل کر دینا خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خون سامنے ہے اور فضول باتوں کو چھوڑ دو۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِكَ ، خُذْ مِنْهَا فِي الصَّحَةِ قَبْلَ السَّقَمِ ، وَفِي الْقُوَّةِ قَبْلَ الضَّعْفِ ، وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعیف ہونے سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ السَّهَارَ إِذَا جَاءَ قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ أَعْمَلْ فِي يَوْمِكَ هَذَا خَيْرًا أَشْهَدُ لَكَ بِهِ عِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ فِيهِ مَعْصِي وَلَا آتِيكَ فِيهِ مَأْفِي وَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ قَالَ وَمِثْلَ ذَلِكَ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دن جب آٹھ بجے تو وہ کہتا ہے اسے ابن آدم آج عمل خیر کر اس لئے کہ میں گواہی دوں گا تیرے رب کے سامنے روز قیامت میں جو دن گزر گیا اس کے لئے تیرے پاس نہیں آیا اور نہ جو آنے والا ہے اس کے لئے یعنی جو عمل خیر کرنا ہے وہ آج ہی گزرے اور آئندہ کا خیال چھوڑ رات جب آتی ہے تو وہ بھی اسی طرح کہتی ہے۔

۱۳۔ الْحَسَنِ بْنِ نَجَبٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَجَبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَبٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْعِي بِي وَجَدٍ مِنْ وَجُوهِ النَّاسِ أَنْجِي بِهِ، قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّهَا السَّائِلُ اسْتَمِعْ نَمِ اسْتَفْهِمْ نَمِ اسْتَفْهِمْ نَمِ اسْتَعْمَلْ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ ثَلَاثَةٌ: زَاهِدٌ وَصَابِرٌ وَرَاغِبٌ فَأَمَّا الزَّاهِدُ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْخِرَانِ وَالْأَفْرَاحِ مِنْ قَلْبِهِ فَلَا يَفْرَحُ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا يَأْسَى عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَإِنَّهُ، قَبُولُ مُسْتَرْبِحٍ وَأَمَّا الصَّابِرُ فَإِنَّهُ يَتَمَتَّعُ بِهَا بِقَلْبِهِ فَإِذَا نَالَ مِنْهَا لَجَمَ نَفْسَهُ عَنْهَا السُّوءَ عَاقِبَتُهَا وَشَتَائِبُهَا، لَوْ أَطْلَعَتْ عَلَى قَلْبِهِ عَجِزَتْ مِنْ عَفْوِهِ وَتَوَاضَعَتْ وَحَرَمِهِ وَأَمَّا الرََّاغِبُ فَلَا يَبْالِي مِنْ أَيْنَ جَاءَتْهُ الدُّنْيَا مِنْ جِلْبَانٍ أَوْ [مِنْ] حَرَامٍ وَلَا يَبْالِي مَا دَنَسَ فِيهَا عَرَضُهُ وَأَهْلَكَ نَفْسَهُ وَأَذْهَبَ مَرْوَتَهُ، فِيمَنْ فِي عَمْرٍةٍ يَضْطَرُّ يَدُونَ

۱۳۔ ایک شخص امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا اسے امیر المومنین مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے تاکہ وہ میرے لئے باعث نجات ہو حضرت نے فرمایا۔ اسے سائل کان لگا کر سن، سمجھ پھر یقین کر پھر عمل کر اور جان لے کہ لوگ تین قسم کے ہیں زاہد، صابر، راغب، زاہد کے دل سے غم و خوشی نکل جاتی ہے وہ نہ دنیا کی کسی چیز سے خوش ہوتا ہے اور نہ اس کے نہ ملنے سے مایوس اور رنجیدہ، آرام سے رہتا ہے اور صابر وہ ہے جو دل سے کسی شے کی تمنا کرتا ہے اور جب اسے پالیتا ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکتا ہے تاکہ عاقبت برباد نہ ہو اور سے عیب نہ لگے اگرچہ اس کی دلی حالت پر اطلاع بالوتو تم کو اس کی پاک دامنی، تواضع اور داناوی پر تعجب ہوگا اور راغب وہ ہے جو حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ اس کی آبرو جاتی رہے گی اور نفس ہلاکت میں پڑ جائے گا اور مروت برباد ہو جائے گی اور وہ ضلالت کی تاریکی میں مضطرب ہوگا۔

۱۴۔ تَحْمِيدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَبٍ، عَنْ تَحْمِيدِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ تَحْمِيدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَذَّافَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: لَا يَصْغُرُ مَا يَنْشَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَصْغُرُ مَا يَصْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَكُونُوا فِيمَا أَحْبَرَ كُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَمَنْ عَاقَبَ.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز روز قیامت نفع دے اسے

حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے بھی حقیر نہ سمجھو، جو خبریں تمہیں اللہ نے دی ہیں تم ان کو ایسا سمجھو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ نُجَيْمٍ السَّاسَانِيِّ ، جَمِيعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَجِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُعْرِفَ قَافِعًا وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ عَلَيْكَ النَّاسُ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُومًا عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُودًا عِنْدَهُ . ثُمَّ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلِيٍّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام :

لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَزِدُّهُ كُلُّ يَوْمٍ خَيْرًا وَرَجُلٍ يَتَذَكَّرُ مَيْسَرَةً بِالنَّوْبَةِ وَاسْتَأْنَى لَهُ بِالنَّوْبَةِ وَاللَّهُ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ الْأَوَّلِينَ عَرَفَ حَقَّنَا وَرَجَالَ الثَّوَابِ فِينَا [وَأَرْضِي بِقَوِيهِ نَصِيبٍ مَدَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَمَا سَرَّ عَوْنَهُ وَمَا كُنَّ رَأْسُهُ وَهُمْ وَاللَّهُ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ وَجِلُونَ وَدُّوا أَنَّهُ حَظَّهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ وَصَفِيَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ» ، ثُمَّ قَالَ : مَا الَّذِي آتَوْا آتَوْا وَاللَّهُ مَعَ الطَّاعَةِ الْمَحَبَّةِ وَالْوَلَايَةِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ ، لَيْسَ خَوْفُهُمْ خَوْفُ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُمْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مُقْصِرِينَ فِي مَحَبَّتِنَا وَطَاعَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا بغیر اس کی پرواہ کئے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پرواہ نہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو۔ اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں سے بہتری شیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے۔ ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مر جائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اصرار نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور رافضی ہوا بقدر نصف مد غذا پر اور بقدر رستر عورت لباس اور سر پر سایہ کے بقدر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترساں ہیں اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حقد ہو۔ خدا نے قرآن میں ان کا وصف بیان کیا ہے ، وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو دے دیتے ہیں جو انھوں نے خدا اور رسول سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوف خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر بتایا انھوں نے دیا اور تم جانتے ہو انھوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت و ولایت دی اور وہ خوفزدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف ، خوفِ شاک نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت و ولایت میں کوتاہی نہ ہو۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : دَخَلَ قَوْمٌ قُوعَظُهُمْ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ غَايَنَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا ، وَعَايَنَ النَّارَ وَمَا فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَصَدِّقُونَ بِالْكِتَابِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ایک قوم امام علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے بنو۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيرًا وَخَافُوا اللَّهَ فِي الْبَتْرِ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ وَسَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَادُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا فِيهَا لِأَيِّحُلَ لَكُمْ ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت موسیٰ لاظم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو، کیونکہ تھوڑے تھوڑے ناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعت خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچا جانو۔ مانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ السَّيِّئَاتِ وَمَا أَقْبَحَ السَّيِّئَاتِ بَعْدَ الْحَسَنَاتِ .

۱۸۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا بُرائیوں کے بعد نیکیاں کس قدر حسین ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کس قدر قبیح ہیں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّكُمْ فِي أَجَالٍ مَقْبُوضَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً ، مَنْ يَزِدَّ خَيْرًا يَخْصِدْ غِبْطَةً وَمَنْ يَزِدَّ شَرًّا يَخْصِدْ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مَادَرَعٌ وَلَا يَسْبِقُ الْبُطْيَاءُ مِنْكُمْ حَظَّهُ وَلَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَالَهُ يَقْدَرُهُ ، مَنْ أُعْطِيَ خَيْرًا فَاللَّهُ أَعْطَاهُ وَمَنْ وُقِيَ شَرًّا فَاللَّهُ وَقَاهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں قبضہ میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی برائی ہے وہ غبطہ کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیج بویا وہ ندامت کاٹے گا ہر لوٹنے والا جو بولتا ہے وہی کا کتاب ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے اور جو شرمسے بجاتا اللہ نے اسے بچایا ہے۔

۲۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي دَرٍّ فَقَالَ : يَا أَبَا دَرٍّ مَا لَنَا تَكْرَهُ الْمَوْتَ ؟ فَقَالَ : لَا نَكْرَهُ عَمْرَتُنَا الدُّنْيَا وَآخِرَتُنَا الْآخِرَةَ فَتَكْرَهُونَ أَنْ تُثَقِّلُوا مِنْ عُمْرَانِ إِلَى خَرَابٍ . فَقَالَ لَهُ : فَكَيْفَ تَرَى قُدُّومَنَا عَلَى اللَّهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْمُحْسِنُ مِنْكُمْ فَكَالْغَائِبِ يُقَدِّمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ مِنْكُمْ فَكَالْبَاقِ يُرَدُّ عَلَى مَوْلَاهُ ، قَالَ : فَكَيْفَ تَرَى خَالَئَنَا عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : اعْرِضُوا أَعْمَالَكُمْ عَلَى الْكِتَابِ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : وَإِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ ، فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ ؟ قَالَ : رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَكَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي دَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَا أَبَا دَرٍّ أَطْرَفَنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ الْعِلْمَ كَثِيرٌ وَلَكِنْ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُسِيءَ إِلَى مَنْ تُحِبُّهُ فَأَقْمَلْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : وَهَلْ دَأَيْتَ أَحَدًا يُسِيءُ إِلَى مَنْ يُحِبُّهُ ؟ فَقَالَ لَهُ : نَعَمْ نَفْسُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ نَفْسِ الْبَيْتِ فَإِذَا أَنْتَ عَصَيْتَ اللَّهَ فَقَدْ آسَأْتَ إِلَيْهَا .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص ابو ذر کے پاس آیا اور کہنے لگا ایسا کیا ہے کہ تم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیسا سمجھتے ہو فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف، اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آٹ کے سامنے آتا ہے اس نے کہا یہ فرمایا کہ خدا کے سامنے ہمارا حال کیسا ہو گا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کر دو۔ وہ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں، اس نے کہا رحمت خدا کہاں ہے فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے تو ایسا کر، اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ نہ مایا ہاں تیرا نفس

تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تو نے اپنے نفس سے برائی کی۔

۲۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَصْبِرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَتَصَبَّرُوا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ ، فَإِنَّمَا الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَمَا مَضَى فَلَيْسَ تَجِدُ لَهُ سُرُورًا وَلَا حُزْنَ ، وَمَا لَمْ يَأْتِ فَلَيْسَ تَعْرِفُهُ ، فَاصْبِرْ عَلَى تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَكَأَنَّكَ قَدِ اغْتَبَطْتَ .

۲۱ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعت خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترک معصیت میں اس سے زیادہ تکلیف اٹھاؤ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترک معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو گویا تم قاتل غنیمت ہو۔

۲۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ الْخِضْرُ لِمُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنَّ أَوْلَحَ يَوْمِكَ الَّذِي هُوَ أَمَامَكَ فَانْظُرْ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ أَعَدَّ لَهُ الْجَوَابَ ، فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ وَخُتْمُ عَيْنِكَ مِنَ الدَّهْرِ فَإِنَّ الدَّهْرَ طَوِيلٌ قَصِيرٌ ، فَأَعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى ثَوَابَ عَمَلِكَ لِيَكُونَ أَطْمَعُ لَكَ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ مَا هُوَ آبٌ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا هُوَ قَدْ وَلَسِي مِنْهَا .

۲۲ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خضر نے موسیٰ سے کہا۔ تمہارے دو ایام ہیں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کون سا دن ہے اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ کیوں کہ ایک دن تم پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دنیا سے نصیحت حاصل کرو، زمانہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی، عمل کرو یہ سمجھ کر کہ گویا تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تحصیل طمع ہو دنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

۲۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَعْنٍ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَبْلَ لَا مَبِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عِظْنَا وَأَوْحِنَا ، الدُّنْيَا حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ وَأَنْتَ لَكُمْ بِالرَّوْحِ وَ لَمَّا تَأَسَّوْا رِسْتَةَ نَبِيِّكُمْ تَطْلُبُونَ مَا يُطْفِئُكُمْ وَلَا تَرْضَوْنَ مَا يَكْفِيكُمْ .

۲۳۔ کسی نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: ہمیں نصیحت کیجئے مگر مختصر، فرمایا دنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب، اور تمہارے لئے دنیا میں راحت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی۔ تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش بنو اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمہیں کفایت کرے۔

تین سو تیسواں باب

عیب جوئی

(باب ۳۳۲)

(مَنْ يَعْيبُ النَّاسَ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ غَاسِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرَّ، وَإِنَّ أَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُعْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْصِي عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يَعْصِرَ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكُهُ أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْصِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکش ہے اور ان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدہ کے ستا رہا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثَّمَعَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُعْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْصِي عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْصِيهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدہ کے اپنے ساتھی کو ستاتا ہے۔

۳۔ تَحَدَّثَ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُجْتَنَابٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَتَعَرَّفَ مِنْ عِيُوبِ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهِ أَوْ يَتَعَبَّ عَلَى النَّاسِ أَمْرًا هُوَ فِيهِ لَا يَسْتَطِيعُ التَّحَوُّلُ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ ، أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَنْبَغِيهِ .

۳۔ ترجمہ ادھر گزرا :

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَحَدَّثَ يَحْيَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ وَعُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَا : إِنْ أَسْرَعَ الْخَيْرُ ثَوَابًا أَلَسَ ، وَأَسْرَعَ الشَّرُّ عُقُوبَةً الْبَغْيِ ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَنْظُرَ فِي عِيُوبِ غَيْرِهِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ عَيْبِ نَفْسِهِ أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَنْبَغِيهِ أَوْ يَتَعَبَّ عَلَى النَّاسِ عَمَلًا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكُهُ .

۴۔ ترجمہ ادھر گزرا :

تین سو تیسواں باب

مسلمان ہونے کے بعد کُسل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا

۳۳۳ (باب)

۵ (أَنَّهُ لَا يُؤَاخِذُ الْمُسْلِمُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ) ۵

۱۔ تَحَدَّثَ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ نَاسًا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا أَسْلَمُوا وَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِمَا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ حَسَنَ إِسْلَامُهُ وَصَحَّ يَقِينُ إِيْمَانِهِ لَمْ يُؤَاخِذْهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَمَنْ سَخَفَ إِسْلَامُهُ وَلَمْ يَصَحَّ يَقِينُ إِيْمَانِهِ أَخَذَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ کے پاس آئے اور کہیا رسول اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہوگا۔ فرمایا جس کا اسلام درست ہے اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین کم ایمان صحیح نہیں۔ اس سے اول و آخر دونوں کا مواخذہ ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمِّ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ الْمُتَقَرِّي ؛ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ جُلِيَ يُحْسِنُ فِي الْإِسْلَامِ أَيُّوَ أَخَذَ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۳۔ فقیل کہتہ ہے۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکایت میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسلام لا کر نیک کی اس سے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے بدی کی اس کے اول و آخر دونوں تباہ ہوئے۔

تین سو چونتیسواں باب

توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہوتا

(باب) ۳۳۴

﴿إِنَّ الْكُفْرَ مَعَ التَّوْبَةِ لَا يَبْطِلُ الْعَمَلُ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَمِّ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَعَمِلَ خَيْرًا فِي إِيْمَانِهِ ثُمَّ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكُفِرَتْ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كُتِبَ لَهُ وَحُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ عَمِلَهُ فِي إِيْمَانِهِ وَلَا يَبْطُلُ الْكُفْرُ إِذَا تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانہ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کر لے تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا۔ درج ہوگا اور حساب میں آئے گا۔ کفر

سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

تین سو پتیسواں باب بلا سے معافی دیتے ہوئے

(بَابُ) ۳۳۵

﴿[الْمُعَافِينَ مِنَ الْبَلَاءِ]﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ [وَعِيره] عَنْ أَبِي حَمْزَةَ (۱) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (۲) قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنَ يَقِضُ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ فَيُحِبِّبُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَرْزُقُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُعْمِتُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَبْعَثُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُسْكِنُهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خاص بند سے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمِيْسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۳) قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَ خَلْقًا صَنَّ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ خَلَقَهُمْ فِي عَافِيَةٍ، وَأَحْيَاهُمْ فِي عَافِيَةٍ، وَأَمَاتَهُمْ فِي عَافِيَةٍ، وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے جن کو بلا سے محفوظ رکھا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا، عافیت میں مارا اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۴) قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يَنْدُوهُمْ بِنِعْمَتِهِ، وَيَحْبُوهُمْ بِعَافِيَتِهِ، وَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، تَمُرُّ بِهِمُ الْبَلَاءُ وَالْفِتْنُ لَا تَضُرُّهُمْ شَيْئًا.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کر لے۔ بڑی ایں اور نعمتیں ان کو ضرر نہیں پہنچاتے۔
توضیح :- ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زائد لوگ ہیں۔

تین سو چھتیسواں باب

جن چیزوں سے امتِ رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

(باب ۳۳۶)

(مَارْفَعٌ عَنِ الْأَمَّةِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ السُّنَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي أَرْبَعُ خِصَالٍ : خَطَاؤُهَا وَنِسْيَانُهَا وَمَا أَكْرَهُوا عَلَيْهِ وَمَا لَمْ يُطِيعُوا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لِطَآئِفَةٍ لَنَا بِهِ، وَقَوْلُهُ : «إِلَّا مَنِ اكْرَاهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں کو میری امت سے اٹھالیا گیا ہے اول خطائے امت، دوسرے نسیانِ امت، تیسرے جن امر پر مجبور کیا جائے جو تم سے جو امر طاعت سے بالاتر ہو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص قابل مواخذہ نہیں، جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ التَّمِيمِيِّ، رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعَ خِصَالٍ : الْخَطَاةُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ وَمَا لَا يُطِيعُونَ وَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ وَالطَّيْبَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يَظْهَرْ بِلِسَانٍ أَوْ يَدٍ.

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اول غلطی سے کام کرنا، دوسرے بھول چوک

تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطرب ہو کر کرنا ایسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آٹھویں خلق میں دوسرے شیطانی کہ خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں نہیں وہ حد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

تین سو سینتیسواں باب

ایمان کے ہوتے گناہ مفسر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

(باب) ۳۳۷

﴿ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَضُرُّ مَعَ سَيِّئَةٍ وَالْكَفْرَ لَا يَنْفَعُ مَعَ حَسَنَةٍ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لَآ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : هَلْ لَاحِدٌ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اللهِ مُوجِبٌ اِلَّا اِلَهُ وَمُؤْمِنٍ ؟ قَالَ : لَا .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبکہ یعقوب بن نے پوچھا کہ مؤمنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دیتا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِيهِ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ مُوسَى لِلْخَضِرِ عليه السلام : وَدَّ تَحَرَّرْتُ مِنْ بَصْحَبِكَ فَادْخِلْنِي ، قَالَ [لَهُ] : اَلَزِمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے خضر سے کہا میں آپ کی صحبت میں خود دار ہو گیا رہیجا سوال سے رکنے والا، لہذا اب آپ مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنے لئے اس شے کو لازم قرار دو جو تمہیں اسی طرح نقصان نہیں پہنچاتی، جس طرح اس کی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ يُوْسُفَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَضُرُّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلٌ وَلَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ عَمَلٌ ، اَلَا تَرَى اَنَّهُ قَالَ : وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ تَقَاتِهِمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَ مَا تَوَّاهُمْ كَافِرُونَ ،

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشنا جاتا ہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جب وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں مر جائیں۔

۴۔ تَحَدَّثَ بِنَحْوِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنِ عَمِيْنٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوْسُفَ بْنِ نَاسِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ [قَالَ] : قَالَ : الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَكَذَلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْتَفِعُ مَعَهُ عَمَلٌ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عُبيدِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَادٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : حَدِيثُ رُوِي لَنَا أَنَّكَ قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ قَاعَمَلٍ مَا شِئْتَ ؟ فَقَالَ : قَدْ قُلْتَ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ رَنَوُا أَوْ سَرَقُوا أَوْ شَرَبُوا الْخَمْرَ فَقَالَ لِي : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، وَاللَّهِ مَا أَنْصَفُونَا أَنْ نَكُونَ أُخِذْنَا بِالْعَمَلِ وَوُضِعَ عَنْهُمْ ؛ إِنَّمَا قُلْتُ : إِذَا عَرَفْتَ قَاعَمَلٍ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ الْخَيْرِ وَكَثِيرِهِ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْكَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا۔ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو، فرمایا کہ اتنا تو ہے میں نے، کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے مواخذہ کیا جائیگا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا میں نے تو یہ کہا۔ بلکہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو، کم ہو یا زیادہ قبول کیا جائے گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيْثَانِ بْنِ الصَّلْتِ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ كَثِيرًا مَا يَقُولُ فِي حُطْبَتِهِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ دِينُكُمْ دِينُكُمْ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَالسَّيِّئَةُ فِيهِ تَغْفِرُ الْحَسَنَةَ فِي غَيْرِهِ لَا تُقْبَلُ .

هَذَا آخِرُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ وَالطَّاعَاتِ وَالْمَعَاصِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے لوگو دین اسلام کے اندر
 رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا اور غیر مسلم
 کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كتاب الدعاء

باب ایک

فصیلت دعا اور ترغیب و ہمار (باب ۱)

﴿فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالْحَثُّ عَلَيْهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذَاخِرِينَ» قَالَ : هُوَ الدُّعَاءُ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ ، قُلْتُ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ» قَالَ : «لَأَوَّاهٌ هُوَ الدُّعَاءُ»

۱۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ارشاد ربانی ہے کہ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیم آواہ و حلیم تھے اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ وَ يُطْلَبَ مِمَّا عِنْدَهُ ، وَمَا أَحَدٌ أَبْعَدَ لِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يُسْأَلُ مَا عِنْدَهُ .

۲۔ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اسے نہیں مانگتا۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مَيْسَرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مَيْسَرُ ادْعُ وَلَا تَقُلْ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُورَغَ مِنْهُ . إِنَّ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِزْلَةَ لَأَنْتَالِ الْإِبِمَسَالَةِ ، وَلَوْ أَنَّ عَبْدًا سَأَلَ فَأَوْ لَمْ يُسْأَلْ لَمْ يُعْطَ شَيْئًا ، فَسَلْ تَعْطَى ، يَا مَيْسَرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَابٍ يُقْرَعُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسے میسر دعا کر اور شئیئت باری کے متعلق یہ کہو جو امر ایجاب سے متعلق تھا وہ ہو چکا۔ خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کے نہیں پاتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کرے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو ضرور دے گا اے میسر جو دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

۴۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَشَابِيِّ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ، عَنِ مُعَاذٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ [فَقَدْ] افْتَقَرَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ادْعُ وَلَا تَقُلْ: قَدْ فُزْتُ مِنَ الْأَمْرِ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْبَيَادَةُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَإِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ، وَقَالَ: «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ».

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا دعا کرو اور قصار قدر کے بارے میں یہ نہ کہو۔ جو مونا تھا ہر چکا، دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے اور خدا نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ سَيْفِ الثَّمَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تَقْرَبُونَ بِمِثْلِهِ وَلَا تَنْتَرِكُوا صَغِيرَةً لِصَغَرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا، إِنَّ صَاحِبَ الصَّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ. دعا کرو بغیر دعا تقرب الہی ناممکن ہے کسی بات کے معمول ہونے پر دنیا ترک نہ کرو کہ کسی بھی چیز میں لغزش بڑی بن جاتی ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ النَّاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي..» آيَةُ ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقُلْ: إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ. قَالَ زُرَّارَةُ: إِسْمًا يَعْنِي لَا يَمْنَعُكَ إِيمَانُكَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ أَنْ تُبَالِغَ بِالْدُّعَاءِ وَتَجْتَهِدَ فِيهِ. أَوْ كَمَا قَالَ

۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا کرو اور

یہ نہ کہو جو ہونا تھا ہو چکا۔ زرا وہ نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے معاملہ میں تکرار، دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکویا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ الذُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَاةُ ، قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَلَّادَةً .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامن ہے اور امیر المومنین سب سے زیادہ دعا کرتے دلتے تھے۔

دواں باب

دعائوں کا ہتھیار ہے

(باب ۲)

«(أَنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ)»

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُودُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعائیں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور۔

۲۔ وَبِهِدَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ مُفَاتِيحُ السَّجَاجِ وَمَعَالِيدُ الْفَلَاحِ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ صَدْرِ نَقِيِّ وَقَلْبِ نَقِيِّ ، وَفِي الْمُنَاجَاةِ سَبَبُ النِّجَاةِ وَبِالْإِخْلَاصِ يَكُونُ الْخَلَاصُ فَإِذَا اشْتَدَّ الْفَرْعُ فَإِلَى اللَّهِ الْمَفْرَعُ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کئی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور نجات میں فرمایا ہے کہ سبب نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف

زیادہ ہو تو نجات اللہ کی طرف ہے

۳۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سِلَاحٍ يُنَجِّكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَيُدِّرُ أَرْزَاقَكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : تَدْعُونَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَاءُ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو کیوں کہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ تَرْسُ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ تَكَثَّرَ قُرْعُ الْبَابِ يَنْفَعَكَ لَكَ .

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دعا مومن کی سی ہے جب بار بار دق الباب کرے تو کھلے ہی گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : عَلَيْكُمْ بِسَلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقِيلَ : وَمَا سَلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ : الدُّعَاءُ .

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کرلو۔ انبیاء کے ہتھیار کو پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ دعا اور فرمایا دعا سنان سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا دعا وہ ہے کہ بھال سے زیادہ تیز ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَيْرِقِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْجَلِّيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّعَاءَ أَنْفَذَ مِنَ السَّيِّئَاتِ .

۶۔ دعا سنان سے زیادہ تیز ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الدُّعَاءُ أَنْفَذَ مِنَ السَّيِّئَاتِ الْحَدِيدُ .

۷۔ دعا سنان سے زیادہ تیز ہے۔

تین والی باب

دَعَا رَدِّ بَلَاءٍ وَقَضَاءِ

ۛ ((بَاب)) ۛ

ۛ (اَنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَالْقَضَاءَ) ۛ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ :
إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ ، يَنْقُضُ كَمَا يَنْقُضُ السِّلْكُ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَامًا .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاکا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرِيدٍ قَالَ : سَمِعْتُ
أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ مَا قَدْ قُدِّرَ وَمَا لَمْ يَقْدَرْ ، قُلْتُ وَمَا وَدَّ قَدْ عَرَفْتَهُ فَمَا لَمْ يَقْدَرْ
قَالَ : حَتَّى لَا يَكُونَا

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی
رادے نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَمْعَانَ ، عَنْ يَسْطَافِ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَامًا .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا رد کیا کر دیتی ہے اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ حکام بھی کوئی

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الدُّعَاءَ وَالْبَلَاءَ لَيَتَرَاقِفَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنَّ الدُّعَاءَ
لَيَرُدُّ الْبَلَاءَ ، وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَامًا .

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ہے دعا بلا کو رد
کرتی ہے اگرچہ بلا کیسی ہی سخت ہو۔

۵۔ عَدَا مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد کرتی ہے خواہ وہ نازل ہوئے والی ہو یا نہ نازل ہوئے والی ہو

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي : الْأَدْلَكُ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَسْتَنْ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ بَرِمَ إِبْرَامًا . وَصَمَّ أَسَابِعُهُ .

۶۔ زُرَّادہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسول بھی مستثنیٰ نہیں ہیں نے کہا ضرور فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے، چلے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا بَرِمَ إِبْرَامًا ، فَأَكْثَرُ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ يُفْتَحُ كُلُّ رَحْمَةٍ وَنَجَاحُ كُلِّ حَاجَةٍ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِاللُّدْعَاءِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بَابٌ يُكْتَرَفُ رُغْمُهُ إِلَّا الْيُوشِكُ أَنْ يَفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا قضا و قدر کو رد کرتی ہے چلے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اگر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی کٹی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا۔ بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحبِ خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَوَلَدِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِاللُّدْعَاءِ فَإِنَّ الدُّعَاءَ يُلَبَّيْهِ وَالطَّلَبَ إِلَى اللَّهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قَدَّرَ وَفَضِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا امْتِنَاؤُهُ ، فَإِذَا دُعِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ صَرَفَ الْبَلَاءَ صَرْفَةً .

۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمٍ، رَفَعَهُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ أَلَّاهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْفَعُ بِالدُّعَاءِ الْأَمْرَ الَّذِي عَلِمَهُ أَنْ يُدْعَى لَهُ فَيَسْتَجِيبُ وَلَوْ أَمَّا وَقِيقَ الْعَبْدِ مِنْ ذَلِكَ الدُّعَاءِ لَا صَابَهُ مِنْهُ مَا يَجُتُّهُ مِنْ جَبْدِ الْأَرْضِ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی لہذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کا سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت اور سرگرد وغیرہ۔

بہو تھا باب

دعا شفاۓ ہر مرض ہے

(باب ۴)

﴿إِنَّ الدُّعَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَصْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: عَلَيْكَ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دعا ہے۔

پانچواں باب

جس نے دعا کی قبول ہوئی

(باب ۵)

﴿إِنَّ مَنْ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ﴾

۱۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ: الدُّعَاءُ كَهْفُ الْإِجَابَةِ كَمَا أَنَّ السَّحَابَ كَهْفُ الْمَطَرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا جائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَبْرَزَ عَبْدٌ يَدَهُ إِلَى اللَّهِ الْمَرْبِزِ الْجَبَّارِ إِلَّا اسْتَحْيَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهَا صِفْرًا حَتَّى يَجْعَلَ فِيهَا مِنْ فَضْلِ رَحْمَتِهِ مَا يَشَاءُ ، فَإِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَرُدُّ يَدَهُ حَتَّى يَمْسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْيِهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدائے عز و جبار کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ دینی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے پس جب تم میں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

چھٹا باب

إِلْهَامُ الدَّعَاءِ

(بَابُ إِلْهَامِ الدَّعَاءِ) ۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُونَ طَوْلَ الْبَلَاءِ مِنْ قَصِيرٍ ؟ قُلْنَا : لَا ، قَالَ : إِذَا أَلَيْمَ أَحَدُكُمْ [الدَّعَاءَ] ، عِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ ایسی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا الہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہوگئی۔

۲۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : مَا مِنْ بَلَاءٍ يُنْزَلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قَلِيلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الدَّعَاءَ إِلَّا كَانَتْ كَشْفُ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَشَيْكًا وَمَا مِنْ بَلَاءٍ يُنْزَلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قَلِيلُهُكَ عَنِ الدَّعَاءِ إِلَّا كَانَتْ ذَلِكَ الْبَلَاءُ طَوِيلًا فَإِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ فَعَلَيْكُمْ بِالْدَّعَاءِ وَالتَّصَرُّعِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندہ مؤمن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے مگر ایسی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو اور جب بندہ مؤمن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو کہ وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور خدا کے سامنے الحاح و زاری کرو۔

ساتواں باب

دعا میں تقدم

(باب ۷)

﴿التَّحَدُّثُ فِي الدَّعَاءِ﴾

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ فِي الدَّعَاءِ اسْتَجِبَ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَكَذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ : صَوْتُ مَعْرُوفٍ ، وَلَمْ يُحْجَبْ عَنِ السَّمَاءِ ، وَمَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ فِي الدَّعَاءِ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَكَذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ : إِنَّ دَا الصَّوْتَ لَا تَعْرِفُهُ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں سبقت کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلا کے نازل ہو تو وہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعائیں تقدم نہیں کرتا تو نزل بلا کے وقت اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتی اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَنَسَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَخَوَّفَ [مِنْ] بَلَاءٍ يُصِيبُهُ فَتَقَدَّمَ فِيهِ بِالدَّعَاءِ لَمْ يُرِهِ اللَّهُ عَرًّا وَجَلَّ ذَلِكَ الْبَلَاءُ أَبَدًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزل بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرنی چاہیے اس صورت میں کسی اللہ اسے اس بلا کی صورت نہ دکھائے گا

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَانَ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الدَّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ يَسْتَحْرِجُ الْحَوَائِجَ فِي الْبَلَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجَابَ لَهُ فِي الشَّدَّةِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہو سختی کے وقت اسے چاہیے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاسٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ جَدِّي يَقُولُ : تَقَدَّمُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ دَعَاءً قَمَزَلَّ بِهِ الْبَلَاءُ قَدَعًا ، قِيلَ : صَوْتُ مَعْرُوفٍ ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَاءً قَمَزَلَّ بِهِ بَلَاءٌ قَدَعًا ، قِيلَ : أَيْنَ كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ .

۵۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے میرے جد نے فرمایا۔ دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو بانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور نزلِ بلا کے وقت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَمْرٍو حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ الْبَلَاءُ لَا يُسْتَفْعَى [بِهِ] .

۶۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا نزولِ بلا کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی۔

آٹھواں باب

دعا پر یقین

((باب)) ۸

(۱) (الْيَقِينُ فِي الدُّعَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْفَرَّاءِ ، عَمْرٍو حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَظَنَّ أَنْ خَاجَتْكَ بِالْبَابِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تک پہنچ گئی۔

نواں باب

دعائیں رجوع قلب

(باب ۹)

☆ (الْأَقْبَالِ عَلَى الدُّعَاءِ) ☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ يَظْهَرُ قَلْبُ سَائِرِ قَادَا دَعَوَتْ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ ثُمَّ اسْتَيْقِنْ بِالْإِجَابَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اور پری دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

۲۔ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ قَلْبٍ لَاحٍ ، وَكَانَ عَائِي عليه السلام يَقُولُ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ لِلْمَمِيَّةِ فَلَا يَدْعُو لَهُ وَقَلْبُهُ لَاحٍ عَنْهُ ، وَلَكِنْ لِيَجْتَهِدَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہوگی جو دعا کرے بے پرواہ دل سے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے، مردہ کے لئے دعائیں اس کا وجود سامنے ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقَرَاءِ ، عَنْ زَكْرِيَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ وَظَنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کہہ دو اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب

اجابت پر پہنچ گئی۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ زَكْرِيَّا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ يَظْهَرُ قَلْبُ قَائِلِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَنَسَقَى النَّاسُ حَتَّى قَالُوا : إِنَّهُ الْفَرَقُ . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدِي وَرَدَّهَا : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ : فَفَرَّقَ السَّحَابُ . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَلَمْ نَسْقَ نَمَّ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَسَقِينَا ؟ قَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ بَيْتَةٌ ثُمَّ دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ بَيْتَةٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتی باران سے سیلاب آجائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے اوپر ادھر ادھر بادل کو ہٹنے کا اشارہ کر کے فرمایا، خدا یا ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہیں چنانچہ بادل ہٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دعا باران کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپ نے دوبارہ دعا کی تو ہم سیراب ہوئے۔ فرمایا پہلی بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے بیت نہ تھی پھر دعا کی تو بیت کے ساتھ

دس والی باب

دعا میں الحاح و زاری اور درنگ کرنا

(باب ۱۰)

• (الْإِلْحَاحُ فِي الدُّعَاءِ وَالْتِمَاسُ) •

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا دُعَاكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي حَاجَتِكَ مَا لَمْ يَسْتَجِبْ لَكَ ، ثُمَّ بَنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت بر لانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔

عبد العزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ وَغَيْرُهُمَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَجَلَ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي أَنَا اللَّهُ الَّذِي أَقْضِي الْحَوَائِجَ ؟

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت بر لاری میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا قَضَاهَا لَهُ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح و زاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَسَنَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ الْخَاحَ النَّشِئَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح و زاری کریں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر شے کو اسی سے طلب کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح و زاری کرتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا طَلَبَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَأَلْحَ فِي الدَّعَاءِ اسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ لَمْ يُسْتَجِبْ [لَهُ] وَ تَلَاهِيهِ آيَةٌ: «وَادْعُوا رَبِّي عَلَىٰ أَكْثَرِ دُعَاؤِ رَبِّي شَقِيئًا»

۷۔ سنن مایہ ص ۱۰۱ آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور دعائیں الحاح و زاری کرے خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اے میرے رب میری دعا ہے کہ میں سختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

گیارہواں باب وقت دعا اپنی حاجت کا ذکر

(باب ۱۱)

۵ (تَسْمِيَةُ الْحَاجَةِ فِي الدُّعَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرْنِابِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَعْلَمُ مَا يُرِيدُ الْعَبْدُ إِذَا دَعَاهُ وَلَكِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ تَبْتَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَإِذَا دَعَا فَسَمِّ حَاجَتَكَ. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ حَاجَتَكَ وَ مَا تُرِيدُ وَلَكِنْ يُحِبُّ أَنْ تَبْتَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

بارہواں باب

دعاء کا اخفاء

(بَابُ إِخْفَاءِ الدَّعَاءِ) ۱۲

۱۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِذٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَعْوَةُ الْعَبْدِ يَرُدُّ دَعْوَةَ وَاحِدَةٍ تَعْدِلُ سَبْعِينَ دَعْوَةً عَلَانِيَةً . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : دَعْوَةُ تُخْفِيهَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ دَعْوَةً تُظْهِرُهَا .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے اور اے نزدیک الہی ستر دعاؤں سے چوبیادار کی جائیں۔

تیرہواں باب

وہ اوقات و حالات جن میں قبولیت دعا کی امید کی جساتی ہے

((بَابُ)) ۱۳

﴿الْأَوْقَاتِ وَالْحَالَاتِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا الْإِجَابَةُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِذٍ خَالِ بْنِ خَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَطْلُبُوا الدُّعَاءَ فِي أَرْبَعِ سَاعَاتٍ : عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيحِ وَزَوَالِ الْأَقْيَانِ وَنَزُولِ الْقَطْرِ وَأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ الْقَبِيلِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَنْفُحُ عِنْدَ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کر دو ہواؤں کے چلتے وقت ، سالیوں کے ڈھلتے وقت ، بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرسے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ فَضْلِ الْقَبْطَاقِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْوَتْرِ وَبَعْدَ الْغَجْرِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے نماز وتر کے وقت بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ أَرْبَعٍ : عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَعِنْدَ الْأَذَانِ ، وَعِنْدَ نَزُولِ الْغَيْثِ ، وَعِنْدَ الْيَقَاوِ الصَّقِيِّنَ لِلشَّهَادَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کر دو، وقت قرائت قرآن، وقت اذان، وقت نزول باران اور وقت دو شکر دوں کے ملنے کے، کسی مؤمن کی شہادت پر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ طَلَبَهَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ ، يَعْنِي رَوَالَ الشَّمْسِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی تو نزول شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بصير ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَقَّ أَحَدُكُمْ قَلْبُهُ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ لَا يَرِيقُ حَتَّى يَحْلُصَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو کیونکہ قلب میں جب تک خلوص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي وَرَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْأَسْحَارُ ، وَتِلَاوَةُ آيَةِ فِي قَوْلِ يَعْقُوبَ عليه السلام : «سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي» [و] قَالَ : آخِرُهُمْ إِلَى السَّحَرِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے اور یہ آیت پڑھی جو قول یعقوب علیہ السلام ہے عنقریب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کا وقت سہرا لئے تک۔

۷۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ معاويةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي إِذَا طَلَبَ الْحَاجَّةَ طَلَبَهَا عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِذَا أَدَّاهُ ذَلِكَ وَنَسَمَ سَبْعًا فَصَدَّقَ بِدُشَمٍ سَبْعًا مِنْ طَبِيبٍ وَرَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَدَعَا فِي حَاجَتِهِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوالِ شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ مسدقہ دیتے اور پھر مسجد کی طرف جلتے اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا اقْشَعَرَ حِلْمُكَ وَدَمَعَتْ عَيْنَاكَ، فَقُدِّمَكَ دُونَكَ، فَقَدْ قَصَدَ قَصْدَكَ. قَالَ: وَدَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الشَّرَاحُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِلَّةٍ.

۸۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوفِ خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آجائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنِ الْجَامُورِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ صَدْلٍ، عَنْ أَبِي السَّيَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنْ أَلَمَّ عَرَّ وَجَلَّ رُجَّتْ مِنْ عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِينَ كُلِّ [عَبْدٍ] دَعَاؤُكُمْ بِالْأَعْوَادِ فِي السَّحَرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّ سَاعَةَ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتَنْسَمُ فِيهَا الْأَرْوَاحُ، وَتَنْسَمُ فِيهَا الْحَوَائِجُ الْعَظِيمَةُ.

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا ہو پس دعا کرتے رہو جس کا وقت صبح سے دوپہر تک ہے اس وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةٌ مَا يُدْعَى فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَصَلِّي وَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا لَا اسْتَجَابَ لَهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. قُلْتُ: أَسْلَحَاتُكَ وَأَنْتَ سَاعَةٌ هِيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَ: إِذَا دَمَعَتْ عَيْنُ اللَّيْلِ فِي السَّحَرِ الْأَوَّلِ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ

مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو ہر رات میں اس کی دعا قبول ہوگی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اول نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

چودہواں باب

رغبت فعل نافع خواہش ترک منہر گریہ و زاری تو جہاں اللہ دعا کا لعل پناہ طلبی اور سوال

(باب ۱۴)

الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالنَّضْرُوعُ وَالنَّسِيلُ وَالْإِنْهَالُ :
(وَالِاسْتِعَاذَةُ وَالْمَسْأَلَةُ) :

۱۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِشٍ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيِّبِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَسْتَعَاذَ بِطَهْرٍ كَفَيْتَكَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَقًّا جَعَلَ طَهْرُكَ كَفَيْتَكَ إِلَى السَّمَاءِ
وَقَوْلُهُ : «وَسُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : الدُّعَاءُ بِالسَّجْدِ وَاجِدُهُ تَسْبِيحُهَا ، وَالنَّضْرُوعُ تَسْبِيحُ بِأَصْبَعَيْكَ وَالتَّحْنُوتُ كَبْرَةٌ ، وَالْإِنْهَالُ : رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَمَنْعُهُمَا ، ذَلِكَ عَمَّا ذُكِرَ : ثُمَّ أَدْعُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھاؤ یعنی جو آسمان سے نازل ہو گیا اسے لینے والے ہو اور رہبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔
(گویا جو یہ بہت آسمان سے نازل ہونے والی ہوا سے دونوں سے دفع کر رہے) اور تنیل یہ ہے ایک انگلی (انگشت) شہادت اٹھا کر اشارہ کرنا یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی اور تفرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادھر ادھر حرکت دینا اور اجمال کے معنی ہیں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آسنبھاتی ہوئی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَانُوا لِلرَّبِّهِمْ وَمَا يَنْصُرُهُمْ» فَقَالَ : الْإِسْتِكَانَةُ هُوَ الْخُضُوعُ وَالنَّضْرُوعُ هُوَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالنَّصْرُوعُ يُهْمَا :

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استکانت اور تضرع کی کہ استکانت سے مراد ہے انکساری اور سرتوسی اور تضرع سے مراد ہے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاح و زاری کرنا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ إِسْحَاقَ اللَّؤْلُؤِيِّ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَرَ الرَّغْبَةَ؛ وَأَبْرَزَ بَاطِنَ رَاحَتِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَهَكَذَا الرَّغْبَةَ، وَجَعَلَ ظَهْرَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَهَكَذَا النَّضْرُ عَ: وَحَرَكَ أَصَابِعَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهَكَذَا التَّبَسُّلُ: وَبَرَفَعَ أَصَابِعَهُ مَرَّةً وَبَضَعَهَا مَرَّةً، وَهَكَذَا الْإِبْتِهَالُ: وَمَدَّ يَدَهُ يَأْخُذًا، وَجَهَّهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَبْتَدِلُ حَتَّى تَجْرِيَ الدَّمْعَةُ

۳۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہیے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی پھر فرمایا تضرع کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو دائیں بائیں طرف حرکت دی اور تبسل کی صورت یہ بتائی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابتهال کی صورت بتائی کہ روبرو قبضہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے اور روئے آسوجاری ہو گئے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ سُنَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قُصَّالَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَرَّ بِي رَجُلٌ وَأَنَا أَدْعُو فِي صَلَاتِي بِسَارِي فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ يَمِينُكَ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقًّا عَلَى هَذِهِ كَحَقِّهِ عَلَى هَذِهِ. وَقَالَ: الرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ بَاطِنَهُمَا، وَالرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ ظَهْرَهُمَا، وَالنَّضْرُ عَ: تَحْرِكُ السَّبَابَةَ الْيُمْنَى يَمِينًا وَشِمَالًا، وَالتَّبَسُّلُ تَحْرِكُ السَّبَابَةَ الْيُسْرَى تَرَفْعُهَا فِي السَّمَاءِ رِسْلًا وَتَضَعُهَا، الْإِبْتِهَالُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ: وَالْإِبْتِهَالُ حِينَ تَرَى أَسْبَابَ الْبُكَاءِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نمازیں بایاں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا: اے بندہ خدا داہنے ہاتھ سے دعا کر، میں نے کہا اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے بائیں پر بھی ہے اور حضرت نے فرمایا طریقہ رغبت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلانے اور باطنی حقہ کو ظاہر کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلانے اور پشت دست کو آسمان کی طرف کرے، اور تضرع کی حالت میں

دارہی انگشت شہادت کو اپنے بائیں حرکت دے اور قبل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر ٹکے سے نیچے لائے اور ابہمال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلامیوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور ابہمال اسی وقت اچھلائے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

۵۔ عَنْ أَبِيهِ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ هَارُونَ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فَقَالَ : عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجِدٍ : أَمَّا التَّمَوُّذُ فَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبِاطْنِ كَفِّكَ وَأَمَّا الدُّعَاءُ فِي الرَّقِيِّ فَتَبْسُطُ كَفَّيْكَ وَتُقْضِي بِبِاطْنَيْهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَأَمَّا التَّنْبُلُ فَأَيْمَاءُ بِأَصْبَعِكَ السَّبَّابَةِ وَأَمَّا الْإِبْهَالُ فَرَفْعُ يَدَيْكَ تَجَاوِزَ رُفْعِ يَدَيْكَ وَدُعَاءُ النَّضْرُغُ أَنْ تَحْرِيكَ أَصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ مِثْلَ يَدَيْكَ وَجْهَكَ وَهُوَ دُعَاءُ الْخَيْفَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دعا اور رفع الیدین کے متعلق پوچھا فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے رو قبیلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے اور رزق کی دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے اور قبل کے لئے اشارہ کرے انگشت شہادت سے اپنے ہاتھ کیسر کے مقابل لائے اور نضرع میں چہرہ کے مقابل لاکر انگشت شہادت کو حرکت دے یہ صورت ترس و اضطراب کے وقت ہے۔

۶۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَاوُا إِلَى رَبِّهِمْ وَمَا يَنْصُرُهُمْ» قَالَ : الْإِسْتِكَانَةُ هِيَ الْخُضُوعُ وَالنَّضْرُغُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالنَّضْرُغُ بِهِمَا .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے اور نضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و زاری کرنا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَّادَةَ قَالَا : قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ الْمَسْأَلَةُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ : تَبْسُطُ كَفَّيْكَ قُلْنَا كَيْفَ الْإِسْتِعَاذَةُ؟ قَالَ : تُقْضِي بِكَفِّكَ وَالتَّنْبُلُ الْإِيمَاءُ بِالْأَصْبَعِ ، وَالنَّضْرُغُ تَحْرِيكَ الْأَصْبَعِ ؛ وَالْإِبْهَالُ أَنْ تَمْدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویوں نے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے۔ فرمایا

اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ، ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبیلہ کی طرف ہو اور مبتدل میں انگلی سے اشارہ کرو اور تفرع میں انگلی کو حرکت دو اور اتہمال میں اپنے دونوں ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

پندرہواں باب

بکاء

(بابُ الْبُكَاءِ) ۱۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مَمْسُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ نَجْبَانَ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا اللَّهَ مَوْغٍ فَإِنَّ النَّفْثَةَ تَطْفِيءُ بِحَارِ أَوْ مِنْ نَارٍ فَإِنَّ النَّارَ وَرَقَّتْ الْعَيْنُ وَمَا بَالُهَا بِمِرْهَقٍ وَجْهًا قَتَرٌ وَلَا لَوْلَا فَادَا فَأَمْسَتْ حَبْرٌ مَدَانَةُ عَلَى النَّارِ وَلَوْ أَنَّ بَاكِيًا كَفَى فِي أُمْنِيَةٍ لَرَجَمُوا.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبائے گی روز قیامت اس شخص کے لئے نہ تیرگی حجاب ہوگی نہ ذلت، جب آنسو بہہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کوئی رونا والا پوری قوم کے لئے روئے گا تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي حَبِيلَةَ وَمَمْسُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ نَجْبَانَ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الْقِيَامَةَ إِلَّا عَيْنًا بَكَتُ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ وَمَا أَمْرُ وَرَقَّتْ الْعَيْنُ وَمَا بَالُهَا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَزَنٌ مَسَعَرٌ وَجَلَّ سَائِرُ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ وَلَا فَاكَمَتْ عَلَى خَدِّهِ فَرِهَقٌ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَلَا لَوْلَا فَادَا فَأَمْسَتْ حَبْرٌ مَدَانَةُ عَلَى النَّارِ وَلَوْ أَنَّ بَاكِيًا كَفَى فِي أُمْنِيَةٍ لَرَجَمُوا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش روزخ کو حرام

يَا رَبِّ فَعَالِمٌ صَنَعَ ذَا ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَمَّا الزَّاعِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَبِئْسَ الْجَنَّةُ وَ
أَمَّا الْكَاتِبُونَ مِنْ حَشْبِي فَبِئْسَ الرَّفِيعُ الْأَعْلَى لَا يَشَارِكُهُمْ أَحَدٌ وَأَمَّا الْوَارِعُونَ عَلَى مَعَانِي فَبِئْسَ
الْفَيْشُ النَّاسُ وَلَا فَتَشُهُمْ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصالتیں مجھے سب سے
زیادہ محبوب ہیں ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعہ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا
وہ ہیں زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرہیز، میرے خیف سے رونا، موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیلئے۔ فرمایا زہدوں کے
لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہو گا اگر گناہوں سے بچنے والوں کو بے حساب و
کتاب داخل جنت کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلَمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ :
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَكُونُ أَعْوَى قَائِمِي الْمُسْكَاةِ وَلَا يَجِيبُنِي وَرَأْسُهُ كَرِيحٍ يَعْطُرُ مَنْ مَاتَ مِنْ
أَهْلِي فَأُفِيقُ وَ أَفْجِي قَبْلَ يَجُورُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَنَدَّ كَثَرُهُمْ قَوْلًا أَقْبَلْتُ وَأَسْلَبْتُ وَ أَدْعُ رَبِّيكَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں دعا کے وقت رونے کی خواہش
رکھتا ہوں لیکن رونا آتا نہیں اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں تو دل نرم ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہوں
آیا یہ درست ہے فرمایا۔ ہاں یاد کرو اور جب قلب نرم ہو جائے تو رو اور اس وقت اپنے رب سے دعا کرو۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَايِدِ
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكَ بُكَاءٌ قَبْلَ أَنْ

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تجھ پر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنا۔

۹۔ عَنْ أَبِي قَتَابَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الشَّارِبِيِّ قَالَ :
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَتَمَّا كُنْتُ فِي الدُّعَاءِ وَكَيْسَ لِي بُكَاءٌ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ لَوْ قُتِلَ رَأْسُ الدُّنْيَا

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں تکلف دعا میں رونا ہوں وہ بکا نہیں
ہوتی فرمایا تھیں ہے اگر کبھی کے سر کے برابر بھی آتو نکل آئے۔

۱۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ جُعِلَ أَمْرُ أَيْكُونُ أَوْ جُاعَةً نَزِيدَهُ ، وَبَدَأَ بِشَيْءٍ مَجْدُودَةٍ ، أَوْ شَيْءٍ عَلَيْهِ كَذِبٌ ، مَوْأَلَهُ وَصَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَ حَاجَتَكَ وَتَبَاكَ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الدُّبَابِ ، إِنْ أَبِي يَطْلَعُ كَانَ يَقُولُ : إِنْ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ بَاكَ .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثناء کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب اگرچہ بقدر گھس آسنو تک میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجَلِيلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ لَمْ يَجْعَلْ الْبَكَاءُ قَتْبًا ، فَإِنَّ خَرَجَ مِنْكَ مِثْلُ رَأْسِ الدُّبَابِ فَيَبْجُجُ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر رونانا نہ آئے تو بہ تکلف درود اگر بقدر سرگس آسنو نکل گیا تو مبارک

ہو مبارک ہو۔

سولہواں باب

ثناء الہی قبل دعا

(باب) ۱۶

(النَّاءُ قَبْلَ الدُّعَاءِ) ۵

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا كُمْ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْأَلَ مِنْ رَبِّهِ شَيْئًا مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى يَبْدَأَ بِالنَّاءِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَدْحَ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ حَوَائِجَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد و ثناء کرو اور رسول اللہ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ ابْنِ وَهَّابٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : إِنْ الْمَدْحَةَ قَبْلَ

الْمَسْأَلَةُ فَإِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَمَجِيدُهُ . قُلْتُ : كَيْفَ أُمَجِّدُهُ ؟ قَالَ : تَقُولُ : يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ، يَا فَعَّالًا لِمَا يُرِيدُ ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَا مَنْ هُوَ الْمُنْظَرُ الْأَعْلَى ، يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین علیہ السلام میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیے۔ جب دعا کرو تو خدا کی تعجید کرو اور کہو اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو ہر تسلیے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی مشن کوئی شے نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِتَمَّاهِيَ الْمِدْحَةَ . ثُمَّ الشَّائِءُ ، ثُمَّ الْإِقْرَارُ بِالذَّنْبِ ، ثُمَّ الْمَسْأَلَةُ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ رَبِّهِ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ .

سورنمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اول مرح و ثنائے الہی کی جملے پھر اپنے گناہ کا استہرا پھر اس سے سوال ہو واللہ استہرا کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِتَمَّ الْإِتْمَانُ ، ثُمَّ الشَّائِءُ ، ثُمَّ الْإِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ .

۴۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اول ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَدْعُوَ فَمَجِّدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْمَدَهُ وَسَبِّحْهُ وَهَلِّلْهُ وَأَتْنِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ ، ثُمَّ سَلْ تَطَطَّ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تعجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو اس کی ثناء کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو تم کو مل جائے گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمْ الْحَاجَةَ فَلْيَتَنَّ عَلَى رَبِّهِ وَلْيَمْدَحْهُ فَإِنَّ السَّرَّ جَلَّ إِذَا طَلَبَ .

الْحَاجَّةُ مِنَ السُّلْطَانِ هَيَّأْ لَهُ مِنَ الْكَلَامِ أَحْسَنَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَّةَ فَمَجِّدُوا اللَّهَ الْعَزِيزَ
الْجَبَّارَ وَمَدَحُوهُ وَأَثْنُوا عَلَيْهِ يَقُولُ : «يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، يَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجِمَ ،
يَا أَحَدُ يَأْمَدُ ، يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، يَا مَنْ
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَيَقْضِي مَا أَحَبَّ ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ
الْأَعْلَى ، يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ ، وَأَكْثِرُ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَسْمَاءَ اللَّهِ
كَثِيرَةٌ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَقُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَائِلُ مَا أَكُفُّ بِهِ وَجْهِي وَأُوذِّي
بِهِ عَنْ أَمَانَتِي وَأَصْلِي بِهِ رَحِمِي وَيَكُونُ عَوْنًا لِي فِي الْحَقِّ وَالْمَعْرَةِ وَقَالَ : إِنْ رَجَلَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، وَجَاءَ آخِرُ فَصْلِي
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ [وَأَلِهِ] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تَعْطَ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیے کہ پہلے خدا کی حمد و ثناء کرے
کمزور نہ ہو یا شاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے وہ اپنی طاقت بھر پہلے اس کی مدح کرتا ہے ، لہذا جب حاجت طلب کرو تو
عزیز جبار خدا کی مدح و ثناء کرو اور کہو : اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم ، اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے
جن سے ان کیا جاتا ہے اور اسے رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ، اے اعدا و صمد ، اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور
نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ بی بی ہے نہ اولاد ، جو چاہتا ہے کرتا ہے اور عطا جاتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرنا
ہے اسے پورا کرتا ہے اے وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے اے جس کی مثل کوئی نہیں
اے سمیع و بصیر وغیرہ اسمائے الہی ذکر کرے ، محمد و آل محمد پر دس دس بار بھیجے اور کہے یا اللہ میرے رزق مالا میں زیادتی کرنا کہ
میں اس سے اپنی آبر و بچاؤں اور امانت کو ادا کروں اور صلہ رحم کروں اور میری مدد کرکے و عمرہ میں اور نذر مایا
ایک آدمی مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے مانگنے میں
جلدی کی ، دوسرا آیا نماز پڑھی اور خدا کی حمد و ثناء کی اور نبی پر درود بھیجا رسول اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷۔ «تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ :
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَبْدَأَ قَبْلَ الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ
ﷺ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَاجِلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، ثُمَّ دَخَلَ آخِرُ فَصْلِي وَأَتَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تَعْطَى ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَنَّ الشَّاءَ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَبَّاتِي الرَّجُلَ يَطْلُبُ الْحَاجَّةَ فَيُحِبُّ
أَنْ يَقُولَ لَهُ خَيْرٌ أَقْبَلُ أَنْ يَسْأَلَ حَاجَتَهُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے حمد و ثناء اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کر دی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے دعا میں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد و ثناء کی اور رسول اللہ پر درود بھیجا، حضرت نے فرمایا۔ اب سوال کر تجھے ملے گا۔ پھر کتاب علیہ السلام میں ہے اللہ کی تعریف اور محمد و آل محمد پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیے جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جلتے ہو تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلمات خیر کہتے ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ حَذَنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلُبُهُمَا فَلَا أَحِبُّهُمَا قَالَ: وَمَا هُمَا؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَدْعُوهُنَّ أَنْسَجِبَ لَكُمْ»، فَقَدَّعُوهُ وَلَا تَرَى إِيَّاهُ، قَالَ: أَفَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فِيمَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لِكَيْتِي أُحْصِيكَ، مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ ثُمَّ دَعَاهُ مِنْ جِهَةِ الدُّعَاءِ، قُلْتُ: وَمَا جِهَةُ الدُّعَاءِ؟ قَالَ: تَبْدَأُ فَتَحْمَدُ اللَّهَ وَتَذْكُرُ نِعْمَةً عِنْدَكَ ثُمَّ تَشْكُرُهُ ثُمَّ تَدْعُوهُ عَلَى النَّاسِ بِمَا يَكُونُ قَبُولُهَا ثُمَّ تَسْتَعِيدُ مِنْهَا فَهَذَا جِهَةُ الدُّعَاءِ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا آيَةُ الْآخِرَى؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَلْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَرُّوْهُ يَحْلِلُهُ وَهُوَ خَيْرُ الزَّالِقِينَ» يَا أَيُّهَا الْفَقُّ وَالْأَدْنَى خَلْعًا، قَالَ: أَفَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فِيمَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَكْتَسَبَ الْمَالَ مِنْ حِلٍّ وَأَنْفَقَهُ فِي حِلٍّ لَمْ يُنْفِقْ وَرَهْمًا إِلَّا أَخْلَفَ عَلَيْهِ.

۸۔ مروی ہے ابو عبد اللہ سے راوی نے کہا دو آیتیں کتاب فدا میں ایسی ہیں کہ میں ان، مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتے۔ حضرت نے فرمایا تمہارا خیال یہ ہے کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی نے کہا نہیں، فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا معلوم نہیں، فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوگی راوی نے پوچھا وہ طریقہ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا حمد خدا سے اور اس کا نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر اور اس کا شکر ادا کر اور درود بھیج نبی پر، پھر اپنے گناہ یاد کر ان کا اقرار کر، پھر خدا سے دعا مانگ، یہ ہے طریقہ دعا مانگنے کا۔ پھر سرسرایا دوسری آیت کیا ہے۔ اس نے کہا۔ جو تم راہ خدا میں حشر کر رہو وہ دُکھ آتا ہے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو کوئی تم میں سے حلال طریقہ سے کما کر راہ خدا میں خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی

نہیں کرے گا تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَجْوَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ سَرَّ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتُهُ فَلْيُطِيبْ مَكْسِبَهُ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے اس کی دعا قبول ہو اس کو چاہیے کہ پاک کمائی کرے۔

ستر ہواں باب لوگوں کو مل کر دعا کرنا (باب ۱۷)

❦ (الاجتماع فی الدعاء) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَابِطِيِّ ، عَنْ دُرِّسَ بْنِ أَبِي مَسُودٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلًا اجْتَمَعُوا يَدْعُوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَارْبَعَةٌ يَدْعُوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةَ فَوَاحِدٌ يَدْعُو اللَّهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَيَسْتَجِيبُ اللَّهُ الْعَرَبِينَ الْجَبَّارُ لَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس یا دعا کرے۔ خدا سے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةٌ رَهْطٌ قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ قَدَعُوا [اللَّهُ] إِلَّا تَقَرَّرَ قَوْلُهُمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے مستقر ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَنِّي بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كُنْ لِي عَبْدًا إِذَا حَرَمْتُ أَمْرًا جَمَعَ التَّسَاءُلَ وَالْيَقِينَانَ ثُمَّ دَعَاوُا أَمَدُوا .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب محزون ہوتے ہیں کسی معاملہ میں۔ تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكَّوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : الذَّاعِي وَالْمُؤْمِنُ فِي الْأَجْرِ شَرِيكٌ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اٹھارہواں باب مومنین کو اپنی دعائیں شریک کرنا

۱۸ (بَابُ)

۱۸ (بَابُ) (الْعُمُومُ فِي الدَّعَاءِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَبِّ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ شُعْرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْمَمْ ، فَإِنَّهُ أَوْجِبٌ لِلدُّعَاوِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والہ ہے۔

انیسواں باب سبب تاخیر اجابت دعا

۱۹ (بَابُ)

۱۹ (بَابُ) (مَنْ أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْإِجَابَةُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ نَجَّارٍ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ حَاجَةً مُنْذُ كَذَا وَكَذَلِكَ وَقَدْ دَخَلَ قَلْبِي مِنْ إِطْلَائِهَا شَيْءٌ ، فَقَالَ : يَا أَحْمَدُ إِنَّا وَالشَّيْطَانُ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ سَبِيلٌ حَتَّى يَمِيتَكَ ، إِنْ أَبَا جَعْفَرٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ : إِنْ الْمُؤْمِنُ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَبَوَّأَ حُرَّ عَيْنِهِ لِمَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ حَاجَتُهُ أَصَوْتَهُ وَاسْتِمَاعَ تَجَبُّهِ ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا أَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ دُعَائِهِمْ مِنْ دُعَائِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ مَنَاعِجِلٍ لَهُمْ فِيهَا وَآيُ شَيْءٍ الدُّنْيَا ، إِنْ أَبَا جَعْفَرٌ سَأَلَ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ دُعَاؤُهُ فِي الرَّحَاءِ دَعْوًا مِنْ دُعَائِهِ فِي الشَّجَرَةِ ، لَيْسَ إِذَا أُعْطِيَ قَلْبُهُ ، فَارْتَدَّى الدُّعَاءُ ، فَوَيْلٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِكَانٍ وَعَآلِكَ بِالنَّصْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ وَصِلَةِ الرَّجَمِ وَإِنْ لَمْ يُمْكِنَنَّ الدُّعَاءُ فَوَيْلٌ أَهْلَ الْبَيْتِ نَوَالٍ لَنَا وَنَحْنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا ، فَمَرَى وَاللَّهِ فِي ذَلِكَ الْعَاقِبَةِ الْحَسَنَةُ بِأَنَّ صَاحِبَ النِّعْمَةِ فِي الدُّنْيَا إِذَا سَأَلَ فَأُعْطِيَ طَلَبَ غَيْرِ الَّذِي سَأَلَ وَصَوَّرَتِ النِّعْمَةُ فِي عَيْنِهِ فَلَا تَسْمَعُ عَنْ شَيْءٍ ، وَإِذَا كَثُرَتِ النِّعَمُ كَانَ الْمُسْلِمُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى حَظَرٍ لِلْحَقُوقِ الَّتِي أَحْبَبَ عَلَيْهِ وَمَا يُعَاقِبُ مِنَ الْبُخْسَةِ فِيهَا : أَخْبِرْنِي عَنْكَ لَمْ أَتْبَي فُلْتُ أَلَمْ أَكُنْتُ تَتَّقِي بِهِ مِثْبَتِي : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا لَمْ يَنْقُ يَقُولُكَ فِيمَنْ أَتَقَى وَأَنْتَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ : قَالَ : فَكُنْ بِاللَّهِ أَوْقَى فَإِنَّكَ عَلَى مَوْعِدٍ مِنْ رَبِّكَ ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِي ، وَقَالَ : وَلَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، وَقَالَ : وَاللَّهِ يَبْعَثُكُمْ مَعْقِرَةً مِنْهُ وَفَصْلًا فَكُنْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْقَى فَإِنَّكَ لَا تَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا خَيْرًا فَإِنَّهُ مَعْدُورُكُمْ .

۱۔ ابوالنضر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی اس تاخیر سے میرے دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اے احمد اپنے کوشیطان کی کید (مکاری) سے بچو اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو کہ وہ تمہیں رحمت خدا سے مایوس بنادے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ وہ اس کی آواز اور گریہ و زاری کو دوست رکھتا ہے پھر فرمادیا اور اللہ اس امر میں جو مومنین امور دنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت میں ان کے لئے بہتری ہو اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا اور حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیے جس طرح وہ ۸۰ بیبت میں اللہ کو پکارتا ہے اسی طرح راحت کے وقت بھی پکارتے مومن کو چاہیے کہ تاخیر اجابت سے ملول نہ ہو نہ خدا احد بمحالہ کام کرتا ہے تم کو صبر کرنا چاہیئے۔ حلال روزی طلب کرو، صلہ رحم کرو لوگوں کی عداوت سے بچو ہم اہلبیت سلمہ رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرے اس پر جو ہم سے برائی کرے ہم اس میں اپنے لئے

اکھا انجام دیکھتے ہیں مالد اردنیا جب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا اور نعمتِ خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پیدا ہونے فتنوں سے نہیں ڈرتا، اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں کہ تم اس پر اعتماد کرو گے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا تو اگر کسی کی بات پر کروں گا جبکہ آپ خلق اللہ پر حجتِ خدا میں فرمایا سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسول جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں آتم ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہی ہوں دعا کرنے والے جب مجھے یکاریے ہیں تو ان کی دعا قبول کرنا ہوں اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سب سے زیادہ بھروسہ کرو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُدَوِّدِ بْنِ الْقَبِيلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : دَعَا الرَّجُلُ بِالْإِذْنِ فَاسْتَجَبَ لَهُ ثُمَّ أُخْبِرَ بِأَنَّهُ إِلَى حَبِيبٍ ، قَالَ : فَكَيْفَ ؟ نَعَمْ ، قُلْتُ : وَلِمَ ذَلِكَ ؟ لِيَزِيدَ مِنَ الدَّعَاءِ ، قَالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے۔ فرمایا ہاں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَبِي غَمْبَرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هَازِلٍ الْعَدَنِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا الْعَبْدُ لَبَّدَ قَوْلَهُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَلِكُ ، قَدْ اسْتَجَبْتُ لَكَ وَلَكِنْ احْسِنُوا بِحَافِي ، فَإِنِّي أَسْمَعُ صَوْتَهُ وَإِنِّي الْعَبْدُ لَبَّدَ قَوْلَهُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : يَا مَلِكُ ، قَدْ اسْتَجَبْتُ لَكَ وَلَكِنْ احْسِنُوا بِحَافِي ، فَإِنِّي أَسْمَعُ صَوْتَهُ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا در فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا لیکن ابھی اس کی حاجت بر لائے میں تاخیر کرو، میں اس کی آواز کو سننا پسند کرتا ہوں ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے ہر جلد اس کی حاجت بر لاؤ کیونکہ مجھے اس کی آواز بُری معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ إِبْنُ أَبِي غَمْبَرٍ ، عَنْ سَمُوءَ بْنِ حَاجِبٍ الشَّافِعِيِّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَمْبَرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

عَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَسْتَجَابُ لِلدَّعَاءِ ثُمَّ يُؤَخِّرُ قَوْلَ : تَعَمُّ عَشْرِينَ سَلَةً .

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے نہ فرمایا ہاں نہیں

سال تک۔

۵۔ - إِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَّ قَدْرُ أَجِيَّتِ دَعْوَتُكُمْ ، وَبَيْنَ أَحَدِ فِرْعَوْنَ الرَّبْعَيْنِ عَامًا .

۵۔ اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہو گئیں اس کے اور مشرعون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے۔

۶۔ - إِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ . عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو قَبْلَ أَنْ يَجَابَهُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرنی چاہیے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی۔

۷۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ إِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَبْدِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْوَلِيَّ لِلَّهِ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يُنَوِّهُ فَيَقُولُ لِلْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِهِ : أَقْنِ لِعَبْدِي حَاجَتَهُ وَلَا تَعْجِلْهَا فَإِنِّي أَشْتَبِي أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَصَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْمَدْعُوَّ لِلَّهِ لَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يُنَوِّهُ فَيَقُولُ لِلْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِهِ : أَقْنِ [لِعَبْدِي] حَاجَتَهُ وَعَجِلْهَا فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَصَوْتَهُ .

قَالَ : فَيَقُولُ النَّاسُ : مَا أُعْطِيَ هَذَا إِلَّا لِكِرَامَتِهِ وَلَا يُنِيعُ هَذَا إِلَّا لِهَوَانِهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر موکل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کر لیکن جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی آواز اور پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کرے کیونکہ میں اس کی آواز اور فریاد کو سننا پسند نہیں کرتا۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوئی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہو گئی (حالانکہ بات دوسری ہے)

۸۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ

أَبِي بَكْرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَرَالُ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ وَرَجَاءٍ ، رَحْمَةً مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَمْ يَسْتَعِجِلْ ، فَيَقْطَعْ وَيَتْرَكَ الدُّعَاءَ ، فَإِنَّ لَهُ : كَيْفَ يَسْتَعِجِلُ ، قَالَ : يَقُولُ : تَدْعُونِي مُدَّ كَذَا وَكَذَا وَمَا أَرَى الْإِحَابَةَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے مایوس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے رادی۔ نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا یہ کہنا کریں اُن سے عرصہ سے بار بار دعا کر رہا ہوں۔ مگر قبول نہیں ہوتی (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے)۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحْزِرُوا إِجَابَتَهُ ، شَوْقًا إِلَى صَوْتِهِ وَدُعَائِهِ : فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِي ، دَعَوْتَنِي فَأَحْزَرْتُ إِجَابَتَكَ وَتَوَابَكَ كَذَا وَكَذَا وَدَعَوْتَنِي فِي كَذَا وَكَذَا فَأَحْزَرْتُ إِجَابَتَكَ وَتَوَابَكَ كَذَا وَكَذَا : قَالَ : فَيَنْمَتِي الْمُؤْمِنُ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَمَتَابِرَتِي مِنْ حُسْنِ الثَّوَابِ .

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے اپنی حاجت براری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کر دیں اس کی دعا اور آواز کا مشتاق ہوں روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی تیرا ثواب اتنا اتنا ہے اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کچھ گا اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی۔

بیسواں باب محمد وآل محمد پر درود

(باب) ۲۰

«الصلوة على النبي محمد وأهل بيته عليهم السلام»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَرَالُ الدُّعَاءُ مَحْجُوبًا حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے رک رہے گی جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو۔

۲۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ دَعَا وَلَمْ يَدْكُرِ اللَّهَ فِي دَعَاؤِهِ ، فَقَدْ كَرِهَ اللَّهُ دُعَاؤَهُ ، فَأُجِبَ بِهِ دَعْوَاهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈلائی دیتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

۳۔ أَبُو عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ مُرَّةٍ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مَسْوَدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ رِبْعَةَ السَّخَّامِ ، عَنْ ثَمَّالِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ دَخَلَ أَيْ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ لَكَ تَلَكُّ مَلَوَاتِي ، لَا ، بَلْ أَجْعَلُ لَكَ تَلَكُّ صَلَوَاتِي ، لَا ، بَلْ أَجْعَلُ لَكَ كُلَّهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا تَكَلَّفِي مَوْلَانَهُ اللَّهُ يَا وَآخِرُهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا میری دعائیں ایک تہائی آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعا آپ پر صلوٰۃ ہی ہوتی ہے فرمایا یہ دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے کافی ہے۔

۴۔ ثَمَّالُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ ثَمَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِّي أَجْعَلُ صَلَوَاتِي كُلَّهَا لَكَ ، فَقَالَ : يَقْدِرُ مَعِي يَدَيَّ كُلِّ حَاجَةٍ فَلَا رِسَالَاتُ لَكَ ، وَلَاحُاجَةُ لِي بِدَعَائِكَ ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ حَوَائِجُهُ .

۴۔ ابو بصیر نے صادق آل محمد سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کل صلوٰۃ آپ کے لئے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوٰۃ کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتداء نبی پر درود سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ جَبَّالٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَجْعَلُوا نَبِيَّ كَقَدَّاحِ الزَّائِكِ فَإِنَّ الزَّائِكَ يَمْلَأُ قَدْحَهُ قَيْشَرَهُ إِذَا شَاءَ ، أَحْمَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ وَفِي آخِرِهِ وَفِي وَسْطِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے لئے پیالہ قرار نہ دو (جس کو لمپنے کی بجائے ساری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : إِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي أَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنْهَا خَلَقَهُ اللَّهُ إِلَّا صَلَّى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلَاةٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ صَلَاةٍ مَلَائِكَتِهِ ، فَمَنْ لَمْ يَرْعَبْ فِي هَذَا فَمِنْ أَجَاهِلٍ مَعْرُورٌ ، قَدْ بَرِيَ اللَّهُ مِنْهُ وَرَسُولُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو جس نے آنحضرت پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلوات کے بعد اس بندہ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسول کے اہل بیت اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفِلْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ .

۸۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں پس جس کا جی چاہے کہ بھیجے جس کا دل چاہے زیادہ

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي تَذْهَبُ بِالسِّفَاقِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود بھیجنا نفاق کو دور کرتا ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ - فَضِيتَ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ تَلَاوُونَ لِلدُّنْيَا (وَالْبَاقِي لِلْآخِرَةِ) .

۹ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ یہ ربّ صلی علی محمد و آل محمد سب بار دعا اس کی سوجا جنوں کو پورا کرنا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعِدَّالَةَ حَمْنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ؛ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ دُعَاءٍ يُدْعَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دعا جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو اس کی سہم ہے۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضَرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : أَجْعَلْ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَجْعَلْ صَلَوَاتِي كُلَّهَا لَكَ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَمَّا مَضَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : كَفَيْهِمْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ کل دعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لئے کافی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ ثُلُثَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ خَيْرٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ : ذَاكَ أَفْضَلُ ، فَقَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ كُلَّ صَلَوَاتِي لَكَ فَقَالَ : إِذَا يَكْمُوكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرٍ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَجْعَلُ صَلَاتَهُ لَهُ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا بَدَأَ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عليہم السلام .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دعا آپ صلوٰۃ

ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ نصف دعا صلوة ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوة ہوتی ہے فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کو دور کر دے گا اوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوة کی کیا صورت تھی فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد و آل محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

۱۲۔ ابن ابی عمیر، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعَهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِاللِّفَاقِ .

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے لفاق دور ہوتا ہے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْسَى، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قُرُوحٍ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ بْنُ قُرُوحٍ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ أَلْفًا، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : دَعَا الَّذِي يَصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد و آل محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سنا (سورۃ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : مَا فِي الْمِيزَانِ شَيْءٌ أَثْقَلَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَتَوْضَعُ أَعْمَالُهُ فِي الْمِيزَانِ فَيَمِيلُ بِهِ فَيُخْرِجَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ فَيَضَعُهَا فِي مِيزَانِهِ فَيُرَجَّحَ [بِهِ]

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد و آل محمد پر صلوة سے زیادہ وزن کی کوئی چیز نہ ہوگی یہ شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو یہ جگہ آگاہی کا لیکن جب درود کیلئے پڑھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُمُوحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، ثُمَّ يَسْأَلْ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ

عَلَى نَجْدٍ وَآلِ نَجْدٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَقْبَلَ الطَّرْفَيْنِ وَيَدْعَ الْوَسْطَ إِذَا كَانَ الْقَلَاءُ عَلَى نَجْدٍ وَآلِ نَجْدٍ لَا تُحْجَبُ عَنْهُ.

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی حد سے حاجت ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کی ابتدا امر محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرے آخر میں درود بھیجے اللہ کی شان کریم سے یہ بعید ہے کہ وہ اول و آخر حصہ کو تو نبول کر لے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد و آل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَسْمَائِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْدٍ، عَنْ مُجْسِبِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِيانِ الْأَحْمَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنِّي دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَلَمْ يَحْضُرْ بِي شَيْءٌ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى نَجْدٍ وَآلِ نَجْدٍ فَقَالَ: أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا خَرَجْتُ بِهِ.

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانہ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد و آل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا: تم سے بہتر شخص اور کوئی کہیتے براہم نہیں ہوا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ نَجْدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الزَّيَّاتِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُفَّانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي: مَا مَعْنَى قَوْلِهِ: «وَدَّ كَرَأْسَهُ رَبِّهِ فَصَلَّى» قُلْتُ: كُلَّمَا دَكَّرَ اسْمَ رَبِّهِ قَامَ فَصَلَّى، فَقَالَ لِي: لَقَدْ كَلَّفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا غَلَطًا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: كُلَّمَا دَكَّرَ اسْمَ رَبِّهِ صَلَّيْتُ عَلَى نَجْدٍ وَآلِهِ.

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فکرائی میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالا یطاق دی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد و آل محمد پر درود بھیجا۔

۱۹۔ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ سَالِحِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ هَارُونَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ (وَأَلَّهُ عليه السلام) فِي صَلَاتِهِ يُسَلِّكُ بِصَلَاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ذَكَّرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يَصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعُدُ اللَّهَ، وَقَالَ ﷺ: مَنْ ذَكَّرْتُ عَنْدهُ فَسَمِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِيئَةً، بِهِ طَرِيقُ الْجَنَّةِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد و آل محمد پر درود بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَنَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ خَطَأَ اللَّهِ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجتا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہ جنت سے الگ کر دیا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقَعْدِاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعَ أَبِي رَجُلًا مُتَعَلِّقًا بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَبْتَرِهَا لَا تَطْلِمُنَا حَقًّا قُلِ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .

۲۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو فائدہ کعبہ کا پردہ بکڑے یہ کہتے ہوئے سنایا اللہ محمد پر درود بھیج میرے والد نے اس سے فرمایا۔ اے بندہ خدا قطعہ صلوات نہ کہ اور ہمارے حق پر ظلم نہ کریں کہو اللہم صل علی محمد و آلہ وسلم۔

اکیسواں باب

ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے

۲۱ ((باب))

((مَا يَجِبُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَالَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ رِيفِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ الْقُضَيْلِيِّ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مَجْلِسٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَتْرَارٌ وَفَجَّارٌ ، يَقُومُونَ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس مجلس میں نیک و بد جمع ہوں اور وہ بے ذکر خدا اٹھ کھڑے ہوں تو روز قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

۲۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَعْبَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ قَالَ : [قَالَ] أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ ذُكِرَ مَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ ذُكِرَ عَدُوُّ نَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں نہ ہمارا تو روز قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی رادی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقر نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

۴۔ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ بِالسَّخَاةِ الْأَذْفَرِ فَقَدْ بَشُرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْمَرَ بِمَحَبَّتِهِ ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَبَارِكْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پیمانہ سمجھو اس کو ہلکیے کہ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے سبحان رب العالمین و باریک علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین۔

۶۔ ثَمَالِیُّ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَكْنُوبٌ فِي التَّوَدُّدِ النَّبِيِّ كَمْ نَعْيَرُ أَنْ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَقْرَبُ بَأْتٍ مِنِّي قَاتِلِيكَ أَمْ بَعِيدٌ قَاتِلِيكَ . فَأَوْحَى إِلَهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَنَا جَلِيسٌ مَنْ ذَكَرَنِي ، فَقَالَ مُوسَى : فَمَنْ فِي سِرِّكَ يَوْمَ لَا يَسُرُّ إِلَّا بِسِرِّكَ ، فَقَالَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَنِي فَأَذْكُرُهُمْ وَيَتَحَابُّونَ فَيُحِبُّونَهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَدْبَتِ أَلْأَصْبَابُ أَهْلَ الْأَرْضِ سُبُوهُ ذَكَرْتَهُمْ فَقَدَّعَتْ عَنْهُمْ يَمِينُ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محنت تو ریت میں ہے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو پکاروں خدا نے وحی کی۔ میں اس سیمہ پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا کہ وہ

کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی زمین پر ان کے برے ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَوَبَالًا عَلَيْهِمْ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کے نام کا ذکر کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ الْحَاجَّبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَأَدَّتْ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ خَالٍ فَلَا تَسَامُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت بول (ہیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى لَا تَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَلَا تَدْعُ ذِكْرِي عَلَى كُلِّ خَالٍ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذَّنْبَ وَإِنْ تَرَكْ ذِكْرِي يُقْسِي الْقُلُوبَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ رہا اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو، مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوَارِثِ النَّبِيُّ لَمْ يُعَيَّرْ أَنْ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ:

إِلَهِي إِنَّهُ يَأْتِي عَلَيَّ مَخَالِسُ أَعْلَىٰ ذَا جَلَّتْ أَنْ أَدْعُوكَ فِيهَا ، فَقَالَ : يَا مُوسَىٰ إِنَّ دَعْوَىٰ حَسَنَ
عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات
پر ہوں (جیسے بیت الخلاء) کہ عزت و جلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا، اسے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

۹۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ قُسَّطَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ،
عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَّاقِ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَىٰ : أَكْثَرُ دَعْوَىٰ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَكُنْ عِنْدَ دَعْوَىٰ حَاشِمًا وَعِنْدَ بِلَاقَتِي طَائِرًا وَأَوْحَشَ عِنْدَ دَعْوَىٰ وَأَعْبَدْنِي وَلَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا ، إِلَهِي
الْمُعِين . يَا مُوسَىٰ اجْعَلْنِي ذَكَرَكَ وَضَعْتُ عِنْدِي كَثْرَكَ وَنَ الْبَارِقَاتِ الصَّالِحَاتِ .

۹ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو اور میرا
ذکر شروع و ختم ہونے پر کرو اور میرے استحقاق پر صبر کرو اور میرے ذکر پر غفلت نہ رہو میری عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ
بنادو سب کی بارگاہ میری ہی طرف ہے اے موسیٰ اپنا ذخیرہ تجھے جانو اور اپنے باقیات الصالحات کو میرا پس جمع کرادو۔

۱۰۔ وَبِأَسْمَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَّاقِ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَىٰ : اجْعَلْ لِسَانَكَ وَفِي
وَرَاءَ فَلَكَ تَسْلَمُ وَأَكْثَرُ دَعْوَىٰ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَا تَتَّبِعِ الْخَطِيئَةَ فِي مَعْرِبِهَا فَتَذُمَّ فَإِنَّ الْخَطِيئَةَ
مَوْعِدُ أَهْلِ النَّارِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع
بنادو صحیح سلامت رہو گے اور رات اور دن میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ
نادم ہو گے کیونکہ گناہ دروزخیوں کی عمدہ گاہ ہے۔

۱۱۔ وَبِزَيْدٍ قَالَ : فِيمَا دَاجَىٰ اللَّهُ بِمُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَا مُوسَىٰ لَا تَسْكِبْ عَلَيَّ كُلَّ حَالٍ
فَإِنَّ شَيْئَانِي يُهْمُكَ الْقَلْبُ .

۱۱۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کر کیوں کہ مجھے بھلا دینا توبہ کو
مار دیتا ہے۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ قُسَّطَانَ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ الدَّهَّانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَّاقِ

قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا ابْنَ آدَمَ ادْكُرْنِي فِي مَلَأٍ أَدْكُرَكَ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْ مَلَكِكَ

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) اے ابن آدم تو میرا ذکر اپنے گروہ میں کر میں تیرا ذکر ملائکہ کے بہترین گروہ میں کروں گا۔

۱۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ عَمَّا قَالَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمَّا قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ دَكَّرَنِي فِي مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا جس نے میرا ذکر لوگوں کے مجمع میں کیا میں نے اس کا ذکر ملائکہ کے مجمع میں کیا۔

بائیسواں باب ذکر خدا کثرت سے کرنا (باب ۲۳)

ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا ۝

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمَّا قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ دَكَّرَنِي فِي مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، وَشَهِدَ مَضَانَ ، وَمَنْ مَامَهُ فَبُوحَدُهُ ، وَالْحَقُّ قَوْمٌ فَهُوَ حَقٌّ ، وَالْإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ ، كَرَفَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ مِنْهُ بِالْقَابِلِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ حَدًّا يَنْتَهِي إِلَيْهِ ، ثُمَّ تَلَاهُ الْآيَةَ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ، فَقَالَ : لَمْ يَجْعَلْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَدًّا يَنْتَهِي إِلَيْهِ ، قَالَ : وَكَانَ أَبِي ثَلَاثَةً كَثِيرًا الَّذِي دَكَّرَ لَمْ تَكُنْ أَمْشِي مَعَهُ ، إِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللَّهَ ، وَآكُلُ مَعَهُ الطَّعَامَ ، وَإِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللَّهَ ، وَلَقَدْ كَانَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ (إِذَا) مَا يَسْعَلُهُ ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ، وَكَانَتْ أُنَى لِسَانِهِ لَارِقًا يَحْكُو بِقَوْلٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ يَجْمَعُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَأْمُرُ بِالْعِرَاءِ مَنْ كَانَ يَقْرَأُهَا وَمَنْ كَانَ لَا يَقْرَأُهَا أَمَرَهُ بِالذِّكْرِ ، وَالْبَيْتُ الَّذِي يَقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْرِيرًا كُنْهُ وَتَحْضَرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَنَهْيُهُ لَأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُنْهَى الْكَوْ كَبُ الدُّنْيَا لَأَهْلِ الْأَرْضِ وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنَ وَلَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ تَقِلُّ بِهِ كُنْهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضَرُهُ الشَّيَاطِينُ

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا خَيْرٌ لَّكُمْ نَحْبُكُمْ أَمْ أَلَيْكُمْ لَكُمْ أَرْفَعِيَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَأَرْكَاهَا عِنْدَ
مَلِيكِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنَ الْقَرِيبَاتِ لَهُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَذَابَكُمْ فَتَقْتُلُوهُمْ وَيَقْتُلُوكُمْ؟
فَقَالُوا: بَلَى، فَقَالَ: ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا، ثُمَّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ
خَيْرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟ فَقَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلَّهِ ذِكْرًا. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ لِسَانًا ذَا كِبَرٍ
فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَالَ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ»، قَالَ: لَا تَسْتَكْثِرُ
مَا عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ لِلَّهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہؓ نے ہر شے کی ایک حد ہوتی ہے جس پر جا کر دفعہ ہو جاتی ہے سوائے ذکر خدا کے کہ اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ اللہ نے
بندوں پر کچھ فرض عائد کئے ہیں پس جس نے ان کو ادا کیا تو یہی ان کی حد ہے اور رمضان کے روزے جس نے رکھ لئے تو یہ اس کی حد ہے اور حج جس نے
کر لیا تو یہ اس کی حد ہے مگر ذکر خدا کی کوئی حد نہیں، وہ تسلیل ذکر پر راضی نہیں ہوتا اور نہ اس کی کوئی حد مقرر کی ہے کہ اس
پر جا کر ختم ہو جائے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی! اے ایمان والو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح
کرو اور اس سے فرمایا۔ اللہ نے اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے اور حضرت نے فرمایا میرے والد کثیر الذکر تھے میں ان کے ساتھ چلتا
تھا تو ذکر خدا کرتے جلتے تھے اور جب ان کے ساتھ کھانا کھاتا تو ذکر خدا کرتے جلتے تھے جب وہ لوگوں سے باتیں کرنے سے تھک جاتا تھا
تو ذکر خدا کرتے تھے میں دیکھتا تھا ان کی زبان تالو سے لگ جاتی تھی اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اور ہم کو جمع کر کے ذکر الہی کا حکم دیتے تھے
یہاں تک کہ سورج اُٹا تھا اور قرأت قرآن کا حکم دیتے تھے ان بڑوں کو جو ستر آن پڑھ سکتے تھے اور ان بچوں کو بھی جو نہ پڑھ سکتے
تھے ذکر خدا کا حکم دیتے تھے جس گھر میں ستر آن پڑھا جاتا ہے اور ذکر خدا کیا جاتا ہے اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے اور ملائکہ آتے
اور شیاطین دور رہتے ہیں اور وہ گھر آسمان والوں کے لئے اس طرح چمکتا ہے جیسے کوکب درمی زمین والوں کے لئے اور جس گھر
میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے اور ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان
آموجد ہوتے ہیں اور رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل خیر بتاؤں جو تمہارے درجات بلند کر دے اور جو تمہارے
بادشاہ (خدا) کے نزدیک زیادہ پاک صاف ہے اور تمہارے لئے دینار و درہم سے بہتر ہے اور اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے
دشمن کو پا کر قتل کر دو، لوگوں نے کہا۔ ضرور بتائیے۔ فرمایا اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ پھر امام نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ کے
پاس آیا اور کہنے لگا اہل مسجد میں سب سے بہتر کون ہے فرمایا جو ذکر خدا زیادہ کرے اور رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا جس کو ذکر کرنے
والی زبان دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بہتری دی گئی ہے اور خدا نے فرمایا اور ستم ہو یا عمل خیر کو زیادہ سمجھ کر امام نے فرمایا اس
کی تقریر یہ ہے کہ جو عمل نیک تو نے خدا کے لئے کی ہے اسے زیادہ خیال نہ کرو۔

۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْيَادٍ، عَنْ أَبِي سَمَاعَةَ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: شِيعَتُنَا الَّذِينَ إِذَا خَلَوْا ذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا.

۲۔ فرمایا صدیق آلِ محمدؑ نے ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ خلوت میں بہت زیادہ ذکر خدا کریں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً كُنِيَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْبُخْلِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ذکر خدا زیادہ کرنا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اس کے لئے دو چیزوں سے برأت لکھی جاتی ہے نار دوزخ سے اور بخل سے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنَ الذِّكْرِ الْكَثِيرِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «اذْكُرْ وَاللَّهُ ذِكْرًا كَثِيراً».

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام وہ ذکر کثیر ہے جس کے لئے خدا فرماتا ہے اللہ کا بہت زیادہ ذکر۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَيْدِ الشَّحَّامِ وَمَنْعُورِ بْنِ حَازِمٍ وَسَعِيدِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۵۔ ایک دوسری روایت میں بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسی ہی حدیث منقول ہے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَظْلَمَهُ اللَّهُ فِي جَنَّتِهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی خدا کا ذکر زیادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جنت کے ساتھ رکھے گا۔

تیسواں باب

بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی

(باب ۲۳)

﴿اِنَّ الصَّاعِقَةَ لَا تُصِيبُ ذَا سَمَرٍ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِثْقَلِ إِبْرَةٍ إِلَّا الصَّاعِقَةَ، لَا تَأْخُذُهُ وَهُوَ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتلے سے سوائے بجلی کے دے نہ لیا کرے۔
ذکر خدا کرتا ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أُدَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَجَلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ السَّوَاعِقُ لَا تُصِيبُ ذَا كِرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الذَّاكِرُ؟ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ:

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے ذکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذکر کون فرمایا جو قرآن کی سورتیں پڑھے۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَقِصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ مِثْقَلِ الْمُؤْمِنِ، قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِثْقَلِ إِبْرَةٍ إِلَّا الصَّاعِقَةَ وَلَا تُصِيبُ ذَا كِرٍّ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۔ ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے موت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتلے سے سوائے بجلی کے، عمارت کرنے سے زندہ رکھا جائے گا۔ اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرنے والا ذکر کرنے والا۔

چوبیسواں باب

ذکر خدا میں مشغولیت

((باب ۲۴))

﴿الْأَشْيَاءُ بِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام:

قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ شَغَلَ يَدَ كُرْبِي عَنْ مَسْأَلَتِي أُعْطِيَته أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ مَنْ سَأَلَنِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے سوال نہیں کرے یا تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَمُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْدًا بِالْإِثْنَاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَسْأَلَ حَاجَتَهُ فَيَقْضِيهَا اللَّهُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَ إِثْنَاءً .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود کے ساتھ ابتدا کرے اور اپنی حاجت بھول جائے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

پچیسواں باب ذکر خدا خفیہ کرنا (باب ۲۵)

﴿ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ عَنْ ذَكْرَوْنَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي سِرًّا أَذَكَّرْتُهُ عِلَانِيَةً .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا۔ میں اس کا ذکر علانیہ طور سے کروں گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَمِيعِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ الْحَمَّاسِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ فَقَدْ ذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عِلَانِيَةً وَلَا يَذْكُرُونَهُ فِي السِّرِّ ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : هَؤُلَاءِ النَّاسُ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلْبَانِيَةً

۲۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا۔ منافقین ظاہر میں

تو اللہ کا ذکر کرتے تھے مگر باطن میں نہیں۔ خدا نے فرمایا وہ لوگوں کو دکھائے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت سمجھوا کرتے ہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قَسَّالٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عِيسَى أَذْكُرُنِي فِي نَفْسِكَ أَذْكُرُنِي وَأَذْكُرُنِي فِي مَلَأِ [إِي] أَذْكُرُنِي فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَأِ الْآدَمِيِّينَ ، يَا عِيسَى أَلِنْ لِي قَلْبَكَ وَأَكْسِرْ دِرْكَرِي فِي الْخَلَوَاتِ وَأَعْلَمْ أَنَّ سُرُورَ أَنْ تُبْصِصَ إِلَيَّ وَكُنْ فِي ذَلِكَ حَيًّا وَلَا تَكُنْ مَيِّتًا .

۳۔ اللہ نے حضرت عیسیٰ سے کہا تم مجھے اپنے دل میں یاد کرو، میں تمہیں مخفی طور پر یاد کروں گا اے عیسیٰ تم اپنے دل کو نرم کرو اور تنہائی میں میرا ذکر زیادہ کرو اور یہ جان لو کہ میری خوشی اس میں ہے کہ تم تلقین کے ساتھ میری طرف آؤ، اسی حالت میں زندہ رہو اور مردہ نہ بنو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ رِزْدَاقٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَكْتُفِي الْمَلِكُ إِلَّا مَا سَمِعَ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : دَوِّدُ كُرْبَتِكَ فِي نَفْسِكَ تَصْرَعُ عَا وَخَيْفَةً، فَلَا يَعْلَمُ ثَوَابَ ذَلِكَ الذِّكْرِ فِي نَفْسِ الرَّجُلِ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَظَمَتِهِ .

۴۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا۔ فرشتہ نہیں لکھتا مگر جو ستمند ہے۔ خدا فرماتا ہے اپنے رب کا ذکر دل میں خصوصاً وحشوع کے ساتھ کرو۔ خدا کے سوا اس خفیہ ذکر کے عظیم ثواب کا ذکر کوئی نہیں جانتا۔

چھبیسواں باب

اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں

((باب)) ۲۶

﴿ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الذَّاكِرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُعَاقِلِ فِي الْمَحَارِبِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے دشمنانِ دین سے لڑنے والا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ذَاكِرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَائِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِسِ وَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِسِ لَهُ الْجَنَّةُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غائلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور قرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے ۔

تائیسواں باب تحمید و تمجید

۲۷ (باب)

۵ (التَّحْمِيدُ وَالتَّمْجِيدُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَاطِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ جَامِعاً ، فَقَالَ لِي : أَحْمَدُ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى أَحَدٌ يَسْأَلِي إِلَّا دَعَاكَ ، يَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

۱۔ مفصل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شرائط اجابت کی جامع ہو۔ اللہ کی حمد کر، کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعائیں نہ کہتا ہو اللہ اپنے حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَحْمَدَهُ ،

۲۔ راوی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا یہ کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ النَّبَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْمَدُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَبِشْتَيْنِ مَرَّةً ، عَدَدَ عُرُوقِ الْجَسَدِ ، يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيرًا عَلَى كُلِّ خَالٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، رسول اللہ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار مطابق عروق جسدِ محمد خدا کرتے تھے اور فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین کثیراً علی کل حال۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ نَجْبٍ ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْمَنِيِّ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ فِي ابْنِ آدَمَ ثَلَاثًا مِائَةً وَبِشْتَيْنِ عَرَفًا ، مِثْبَا مِائَةٍ وَتَمَانُونَ مَسْرِيَّةً ، وَمِنْهَا مِائَةٌ وَتَمَانُونَ سَاكِئَةً ، فَلَوْ سَكَنَ الْمُتَحَرِّ كُ لَمْ يَسْمُ وَلَوْ تَحَرَّ كُ الشَّاكِرُ لَمْ يَنْمُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : اُحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيرًا عَلَى كُلِّ حَالٍ - ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِشْتَيْنِ مَرَّةً - وَ إِذَا أَمْسَى قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ .

۳۔ راوی کہ کتاب میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اولادِ آدم کے اندر تین سو ساٹھ رگیں ہیں ان میں ایک سو اسی ساکن ہیں اگر ان میں سے سکون والی متحرک ہو جائیں تو آدمی سو نہیں سکتا اور اگر متحرک رگیں ساکن ہو جائیں تو بھی نہیں سو سکتا اور رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ ہر صبح کو فرماتے۔ الحمد للہ رب العالمین کثیراً علی کل حال تین سو بار اسی طرح شام کو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَقْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَقَدْ آذَى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى فَقَدْ آذَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جو صبح کو چار بار کہے الحمد للہ رب العالمین تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو اسی طرح شام کو کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ دُعَاءٍ لَا يَكُونُ قَبْلَهُ تَحْمِيدٌ فَهُوَ أَبْتَرُ ، إِنَّمَا التَّحْمِيدُ ثُمَّ الشَّاءُ ، قُلْتُ : مَا أَدْرِي مَا يُعْزِي مِنَ التَّحْمِيدِ وَالْتَّمَعِيدِ ، قَالَ : يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس کی دعا کے پہلے حمد نہ ہو وہ ابتر ہے اول حمد ہو پھر ثنا ہو میں (راوی نے

ہا تحمید و تحمید کیونکر کی جائے۔ فرمایا کہ تو ادر ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شے نہیں، تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے

۷۔ وَبِهَذَا الْأُسْنَادِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَدْنَى مَا يُجْرِي مِنَ التَّحْمِيدِ ؟ قَالَ : تَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا قَهْرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ قُدْرَةُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ فَخْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي [يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَ] يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیلئے فرمایا کہو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک و قادر ہے حمد ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اٹھائیسواں باب استغفار

(بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ) ۲۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ الدُّعَاءِ الْإِسْتِغْفَارُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَيِّبٍ . عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رِزَاةٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَثُرَ الْعَبْدُ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ زُوِّغَتْ مَجِيفَتُهُ وَهِيَ يَتَلَاؤُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفہ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ نَائِرٍ ؛ عَنِ الرَّيِّضِيِّ قَالَ : مَثَلُ الْإِسْتِغْفَارِ مَثَلُ وَرَقٍ عَلَى شَجَرَةٍ تُحْرَقُ فَيَتَنَازَرُ ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِمَّنْ دَسَبَ وَيَفْعَلُهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهِ .

انتی سوال باب

تسبیح، تہلیل و تکبیر

(باب) ۲۹

(التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَأَبِي أُتُوبٍ الْخَلَعِيِّ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَشَبَّهُونَ قَوْلَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ أَهْمُ مَا يَغْنَمُونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَحْجُونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَنْصَدُونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَخَامِدُونَ وَ لَيْسَ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَبَّرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَكَانَ أَفْضَلَ مَنْ يَنْقُ مِائَةَ رَقِيبَةٍ وَمَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَكَانَ أَفْضَلَ مِنْ سَبَّاحٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَكَانَ أَفْضَلَ مِنْ حَامِدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ يَمْزُجُهَا وَأَوْجَعُهَا وَرَكَعُهَا وَمَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ يَكُنْ أَفْضَلَ النَّاسِ عَمَلًا ذَلِكَ الْيَوْمَ، إِلَّا مَنْ زَادَ : قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ الْأَغْنِيَاءَ فَمَسَعَوْهُ، قَالَ : فَقَادُوا الْفُقَرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغَ الْأَغْنِيَاءَ مَا فَكَتَ فَمَسَعَوْهُ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کچھ فقراء رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ مالدار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں ہم محروم ہیں وہ حج کرتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں وہ عسکر دیتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں، وہ چساک کرتے ہیں ہمارے لئے ممکن نہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ بہتر ہوگا سو غلام آزاد کرنے سے اور جس نے سو مرتبہ اللہ سوا بار تہذیب بہتر ہے سو قربانی کے۔ اور اس نے جانے سے اور جس نے الحمد للہ سوا بار کہا تو یہ بہتر ہے سو گنہگار سے ایسے راہ خدا میں چساک کرنے والوں کے لئے فراہم کرنا جس پر زمین کسی بوجہام ہو کر کامیں ہوں اور جس نے لا الہ الا اللہ سوا بار کہا تو وہ شتمن اس لئے اہل افضل الناس ہوگا سو اس کے جس سے زیادہ کہے۔ جب اغنیاء کو یہ خبر ملی تو انھوں نے ایسے ہی کیا فقرائے یہ خبر رسول اللہ سے بیان کی حضرت نے فرمایا یہ حد اکا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِثْمِ بْنِ عَنَنْ فَضِيلٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليہ السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَكْثَرُ وَأَمِنُ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ

أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے فرمایا کہ تہلیل و تکبیر کو زیادہ کرو، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تہلیل و تکبیر ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ : عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام النَّبِيحُ النَّسَبِيُّ نَصَبُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَعْلَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

۳۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے نبیح نے میزان ہے یعنی در قیامت میزان اعمال کے نصف پل کو پُر کرنے والی ہے اور اللہ و بکر کی عظمت سے آسمان و زمین کا درمیان فی حصہ بڑھتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ : عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمِيَّةٍ ، عَنْ سُرَيْشِ بْنِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يَغْرِسُ غَرْسًا فِي حَائِطٍ لَهُ فَوَقَّعَ لَهُ وَقَالَ : إِنَّكَ عَلَى غَرْسِ آلِيكَ أَصْلًا وَأَسْرَجَ إِيْمَانًا وَأَطْمَبَ تَمَرًا وَأَنْشَأَ نَجْمًا . قَالَ : تَلْمِذِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّ ذَلِكَ إِنْ قُلْتَهُ يَكُنْكَ نَسِيجَةً عَشْرَةَ جَرَاتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أَنْوَاعِ الْعَالِيَةِ وَهَنْ مِنْ أَلْبَابِ الصَّالِحَاتِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ : قَاتِلِي أَشْرَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ حَائِطِي هَذَا مَدَقَّةٌ مَقْبُوضَةٌ عَلَى فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَهْلَ الْمَدَقَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ : وَأَقَامَ أَهْلُ الْعَمَلِ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَتَسَيَّرَ لَهُ لِيُسْرَى ۝

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ایک شخص کی طرف سے گزرسے جو اپنے باغ میں درخت لگا رہا تھا حضور وہاں کھڑے ہوئے اور اس سے فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسا درخت بناؤں جس کی جڑ مقبوضہ ہو جلدی سے پھل دے گئے اس کا ثمر خوش ذائقہ اور دیر پا ہو اس نے کہا یا رسول اللہ ضرور تیرے فرمایا۔ صبح و شام کہا کرو سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اگر تو ایسا کچھ گا تو ہر تہجد کے بعد تجھے جنت میں ایسے درخت ملیں گے جن کے پھل مختلف ذائقوں کے ہوں اور وہ تیرے لئے باقیات العالیات سے ہوں گے امام نے فرمایا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ میرا باغ آج سے ہر روز مقبوضہ ہے فقراء مسکین پر جو مستحق حد تک ہوں خدا نے یہ آیت نازل کی جس نے راہ خدا میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھا صدقہ دیا ہم جلدی اس کو مستطیع بنادیں گے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے بہترین عبادت لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔

تیسواں باب

اپنے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا

(باب) ۳۰

﴿الدُّعَاءُ لِلْإِخْوَانِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْشَكَ دَعْوَةَ وَأَسْرَعَ إِجَابَةً دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو پر شہیدہ طور پر برادر مومن کے لئے کی جائے

اگر اس میں ریا کا شائبہ نہ ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَيَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ يُدْرِكُ الرِّقَّ وَالْمَوْتَ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خفیہ طور پر برادر مومن کے لئے دعا کرنا رزق کو کھینچنے سے اور امر مکر وہ کو دفع

کرتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ قَسْرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَالِي سِرًّا لِيَعْلَمُوا أَنَّهُمْ لَا يُغْنِيهِمْ عَنْهُ زُلْفَةُ أُولِي الْأَرْحَامِ وَيُرِيدُ اللَّهُ مَنِ الْغَيْبِ قَالَ: هُوَ الْمُؤْمِنُ يَدْعُو لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ يَدْعُو لِمَنْ لَا يَرَاهُ وَلَا يَلْقَاهُ وَلَا يَمُوتُ لَهُ الْعَرَبُ الْجَبَّارُ: وَلَكَ مِنَّا مَا سَأَلْتَ وَقَدْ أُعْطِيَ مَا سَأَلْتَ إِخْوَانِي.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق، وہ دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان

لایا اور عمل صالح کرتے ہیں اللہ اپنے فضل سے اس کے رزق میں زیادتی کرتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ بندہ مومن ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین اور خدا فرماتا ہے جو تو نے برادر مومن

کے لئے مجھ سے مانگ لے اس کا دونا تیرے لئے ہے چونکہ تجھے اپنے بھائی سے محبت ہے اس لئے جو سوال تو نے کیا ہے میں نے اسے پورا کیا۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ
دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَسْصُودٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يَمِينًا : أَسْرَعَ الذَّعَاءُ نَجْحًا لِلرَّجُلِ
دُعَا الْأَخِ لَا خَيْرَ يَهْطُرُ الْعَيْنُ يَمْدًا بِالذَّعَاءِ لَا خَيْرَ فَيَقُولُ لِمَ مَنَنْتَ مَوْكَلًا بِمِثْلِي وَأَمَّا وَلَيْتَ وَمَا لَكَ

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو اپنے کسی بھائی کے لئے خفیہ طور پر کی جائے جب وہ دعا شروع کر لے گا تو اس پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ تیرے لئے اس سے دونا ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ عَازِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ دَعَا لِمُؤْمِنٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَلَّفَ اللَّهُ تَرَةً وَحَلَّ عَلَيْهِ مِنْ أَلَدِي دَعَا لَهُ مِنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مِثْلَ مَنْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَوْهَرَاتِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الشَّرِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُسْحَبُ فَيُذَوَّلُ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ : يَا رَبِّ هَذَا الَّذِي كَانَ يَدْعُو لَأَوْشِقَتِهِمَا فِيهِ قِشْقِيَةُ نَارٍ وَحَلَّ بِهِ قِشْقَرُ .

۵ سفر یا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ فرمایا جو کوئی دعا کرتا ہے مومنین و مومنات کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی دیتا ہے جس کی اس نے دعا کی ہے ہر اس مومن کی طرف سے جو دنیا کی ابتدا سے اب تک ہو چکے ہیں یا قیامت ہونے والے ہیں اور روز قیامت ایک بندہ کو کھینچتے ہوئے دو رخ کی طرف لے جائیں گے۔ پس مومنین و مومنات کہیں گے اے ہمارے رب یہ وہی ہے جس نے ہمارے لئے دعا کی تھی پس اس کے بارے میں ہماری سفارش قبول کر، خدا قبول کرے گا اور نجات دے گا۔

٦ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُنْدَبٍ فِي الْمَوْقِفِ قُلُومًا مَرْقُوفَةً كَأَنَّ أَحْسَنَ مِنْ
مَوْقِفِهِ مَا زَالَ مَا زِلَ إِلَى السَّمَاءِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ حَتَّى يَبْلُغَ الْأُصْبَحَ قُلُومًا مَمْدُودَةً
قُلْتُ لَهُ يَا أَبَا جَهْمٍ مَا رَأَيْتُ مَوْقِفًا نَظَرْتُ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِكَ قُلْتُ : وَاقِلْهُ مَا رَأَيْتُ إِلَّا خَوَافِي وَرَأَيْتُ أَنَّ
أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ خَيْمٍ يَطْبِئُ الْعَبَّاءَ يُودِي مِنَ الْعَرْشِ : قَوْلَكَ يَا أَبَا
جَهْمٍ ، فَكَيْفَ هُنَّ أَنْ أَرَى مَائِدَةَ الْبُحْبُوحَةِ لَوْ أَحَدَهُ لَا أَدْرِي تَسْتَحْضِرُ أَمْ لَا

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے عبد اللہ بن جندب کو عرفات میں دیکھا۔ میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے کہ زمین تر ہو گئی جب لوگ ہنٹ گئے تو میں نے کہا اے ابو محمد میں نے کسی کا مقام تیسرے مقام سے بہتر نہیں پایا۔ اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی۔ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش ہے۔ خدا آتی ہے کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند کر لیا کہ ایک لاکھ اپنی اس دعا کے لئے چھڑ دوں جس کے متعلق معلوم نہیں کہ قبول ہوگی یا نہیں۔

۷۔ يَدُّ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ . وَعَلِيٍّ بْنِ اِبْنِ اَحْمَدَ . عَنْ اَبِيهِ . حَمِيْدُ . عَنْ اَبِي مَحْبُوْبٍ . عَنْ اَبِي رَافِعٍ . عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ . عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : يَا اَيُّهَا الْمَلَائِكَةُ اِذَا سَمِعْتُمُو الْمُؤْمِنَ يَدْعُوْا خَيْرَ الْمُؤْمِنِ بِطَبْرِ الْعَرْشِ اَوْ يَدْكُزُهُ بِخَيْرٍ فَلَوْ اَنَّكُمْ تَعْمَلُوْنَ اَنْتَ لَا خَيْرَ لَكَ تَدْعُوْهُ بِالْخَيْرِ وَهُوَ عَاشَتْ عَنْكَ وَتَدْكُزُهُ بِخَيْرٍ . فَقَدْ عَطَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلِي مَا سَأَلْتَ لَهُ . وَاسْتَشَى عَلَيْكَ مَا اسْتَمْتَّ عَلَيْهِ . وَلَكَ الْفَتْحُ عَلَيْهِ . وَإِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَدْكُزُ اَخَاهُ يَسُووْهُ وَيَدْعُوْهُ عَلَيْهِ قَالُوا لَهُ : يَا اَيُّهَا الْاَخُ اَنْتَ لَا خَيْرَ لَكَ كُنْتَ اَيُّهَا الْمُسْتَرْ عَلَى ذُنُوْبِهِ وَعَوْرَتِهِ وَارْتَمَعَ عَلَى نَفْسِكَ وَاحْمَدَ اللهُ الَّذِي سَتَرَ عَلَيْكَ وَاعْلَمْ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْلَمُ بِعَبْدِهِ مِنْكَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا کہ ملائکہ جب بھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر کرتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے تو غالباً اس کے لئے دعا خیر کرنا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے ساتھ کرتا ہے اللہ نے مجھے اس سے دنا دیا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا اور تیری تعریف اس سے دنی کرنا ہے جتنی تو نے اس کی ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بد دعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا بُرا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور حمد کو اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تجھ سے زیادہ اپنے بندے کا حال جاننے والا ہے

اکیسواں باب

کس کی دعا قبول ہوتی ہے

(باب ۳۱)

﴿مَنْ تَسَجَّاتْ دَعْوَتُهُ﴾

۱۔ تَحْمِلُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَةٌ : الْحَاجُّ ، فَانْظُرْ وَكَيْفَ تَخْلُقُونَهُ ، وَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَانْظُرْ وَكَيْفَ تَخْلُقُونَهُ ، وَالْمَرْبُوعُ فَلَا تَعْطِطُوا وَلَا تُضْجِرُوا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تین شخصوں کی دعا قبول ہوتی ہے پہلے حج کرنے والے کی اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کا خیال رکھو ، دوسرے خدا کی راہ میں بہادری کرنے والے کی ، تیسری اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کے لئے نہ ہو ، تیسرے مریض کی اسے ختم آواز اور دل گرفتہ نہ کر دو۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشَّارِيُّ ، عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : خَمْسُ دَعَوَاتٍ لَا يُجَبَّنُ عَنْ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : دَعْوَةُ الْإِمَامِ الْمَقْصُوطِ ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا تَقْصِمَنَّ لَكَ وَلَوْ بَعْدَ جِبْنٍ ، وَدَعْوَةُ الْوَلَدِ الصَّالِحِ لِوَالِدَيْهِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ الصَّالِحِ لِوَلَدِهِ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِ لِأَخِيهِ بِنَهْضِ الْعَيْبِ ، فَيَقُولُ : وَلَكَ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے والد ماجد فرماتے تھے پانچ دعائیں بارگاہِ الہی سے رد نہیں ہوتیں اول امام عادل کی دعا، دوسرے مظلوم کی دعا، خدا کے لئے تیرا بدزلوں کا چابوے دیر سے ہو ، تیسرے نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں ، چوتھے نیک والدین کی دعا اولاد کے حق میں اور بس کی دعا خفیہ طور پر اپنے بھائی کے حق میں خدا کے پاس تیرے لئے اس کی شن ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِذَا كُمْ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تَرْفَعُ فَوْقَ السَّحَابِ حَتَّى يَنْظُرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا فَيَقُولُ : أَمْعُوهُمْ حَتَّى أَسْجِبَ لَهُمْ ، وَإِذَا كُمْ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ فَإِنَّهَا أَحَدُ مَنَسَبِ

۳۔ رسول اللہ نے مشر یا مظلوم کی بددعا سے بکھودہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بددعا سے بچاؤ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔

۴۔ عَمْرِو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَجْبَدِ الْحَسَنِ، عَنْ رُزَّةَ، عَنْ شَمْعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ: اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں چالیس مومنوں کو مقام رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَسَمَ زَعِيمٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ دَعَا سَجِيئًا

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مہرہ دار فرماتے تھے ظالم سے بچو کیونکہ ظالم کی دعا آسمان تک بلند ہوتی ہے۔

۶۔ عَمْرِو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تَفْتَحَ لَهُمُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ: الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ، وَالضَّائِمُ حَتَّى يُقْطَرَ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اول باپ کی دعا بیٹہ کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بددعا ظالم کے لئے، تیسرے عمرہ کرنے والے کی دایسی تک چوتھے روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِعَائِبٍ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : دَعَاؤُوسَى عليها السلام وَأَمَّنْ هَارُونَ عليه السلام وَأَمْسَتْ أَلَمَ لَيْكَةِ عليها السلام فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقْبِمَا ، وَمَنْ غَرَفَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اسْتُجِيبَ لَهُ كَمَا اسْتُجِيبَ لَكُمْ أَيَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سوسى نے دعا کی اور ہارون نے آمین کہی پھر لایکہ نے آمین کہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہم دونوں کی دعا قبول ہوئی پس اپنے موقوف پر قائم رہو اور جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا تو اس کی دعا بھی اسی طرح قبول ہوگی روز قیامت جس طرح تمہاری دعا قبول کی گئی ہے ۔

بئیسواں باب کس کی دعا قبول نہیں ہوتی

(بَابُ ۱۳۳)

(مَنْ لَا يَسْتَجَابُ دَعْوَتُهُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : صَحِبْتُهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَبَاءَ سَائِلٌ فَأَمْرَانِ يُعْطَى ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَأَمْرَانِ يُعْطَى ، ثُمَّ جَاءَ الْوَالِيعُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يُشْبِعُكَ اللَّهُ ، ثُمَّ انْفَتَحَ الْبَيْتُ فَقَالَ : أَمَا إِنْ عِنْدَنَا مَا نَعْطِيهِ وَلَكِنْ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ كَأَحَدِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ : رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَا يَنْفَعُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُ وَرَجُلٌ يَدْعُو عَلَى أَمْرٍ آتٍ أَنْ يُرِيحَهُ مِنْهَا وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرَهَا إِلَيْهِ وَرَجُلٌ يَدْعُو عَلَى جَارِهِ وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّبِيلَ إِلَى أَنْ يَتَحَوَّلَ عَنْ جَوَارِهِ وَيَبِيعَ ذَارَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں صادق آل محمد کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا ایک ۔ اہل آیا اس نے حکم دیا کہ اسے دیا جائے پھر دوسرا آیا فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر تیسرا آیا فرمایا اسے بھی دیا جائے پھر چوتھا آیا فرمایا اللہ تجھے سیر کرے اور سہم سے مخاطب ہو کر فرمایا ہمارے پاس ابھی دینے کے لئے بہت تو مگر مجھے یہ خوف تھا کہ کہیں ہم ان میں سے نہ ہوں جاویں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی پہلے وہ جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کو غیر مستحق امور میں حشر کر دے اور پھر خدا سے دعا کرے کہ مجھے رزق دے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی ۔ دوسرے وہ جو اپنی بیوی کے لئے دعا کرے کہ وہ ہلاک ہو جائے

حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بد دعا کرے حالانکہ اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کی ہر سبکی چھوڑ دے اور اپنا مکان بیچ دے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَرْبَعَةٌ لَا تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ : رَجُلٌ خَالِسٌ فِي بَيْتِهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالطَّلَبِ ؟ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَدَعَا عَلَيْهَا فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ ؟ وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَفْسَدَهُ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي ، فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالْإِقْتِصَامِ ؟ أَلَمْ أَمُرْكَ بِالْإِصْلَاحِ ، ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَدَانَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ ؟

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي غَالِصٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی ۱۔ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوند مجھ پر رزق دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا اور ۲۔ جو اپنی عورت کے لئے بد دعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی اور ۳۔ وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میاں و رسی کا حکم نہیں دیا تھا اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا اور ۴۔ وہ شخص جسے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

عمر بن غاصم سے ایسی ہیں حدیث اور ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ دَعْوَتُهُمْ : رَجُلٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا فَأَنفَقَهُ فِي تَمَسِيرِ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ ارْزُقْنِي ، فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَرْزُقْكَ ؟ وَرَجُلٌ دَعَا عَلَى امْرَأَتِهِ وَهُوَ لَهَا غَالِمٌ فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ ؟ وَرَجُلٌ سُبَّسَ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيَقَالَ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إِلَى طَلَبِ الرِّزْقِ ؟

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین آدمیوں کی دعا ٹھکرتی رہتی جاتی ہیں ۱۔ جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے خرچ کر کے پھر روزی طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے رزق

نہیں دیا تھا ۲۔ جو اپنی عورت کی ہلاکت کے لئے بددعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے اس کی طلاق کا اختیار تجھے نہیں دیا ہے ۳۔ جو اپنے گھر میں بیٹھا بیٹھا رزق طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلب رزق کی صورتیں تجھے نہیں بتائیں۔

تیسواں باب دشمن کے لئے بددعا

(باب ۳۳)

﴿الدُّعَاءُ عَلَى الْعَدُوِّ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : شَكَّوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَارَ أَبِي وَمَا لَقِيتُ مِنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : ادْعُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَفَعَلْتُ فَلَمْ أَرَشِيئًا فَعَدْتُ إِلَيْهِ فَشَكَّوْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : ادْعُ عَلَيْهِ قَالَ : فَعَلْتُ : جُمِلْتُ فِدَاكَ قَدْ فَعَلْتُ فَلَمْ أَرَشِيئًا ، فَقَالَ : كَيْفَ دَعَوْتُ عَلَيْهِ ؟ فَعَلْتُ : إِذَا لَقِيتُهُ دَعَوْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ : ادْعُ عَلَيْهِ إِذَا أَدْرَدَ [إِذَا] اسْتَدْبَرَ فَفَعَلْتُ فَلَمْ أَلِثْ حَتَّى أَرَاكَ اللَّهُ مِنْهُ .

۱۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے ایک پڑوسی کے ظلم کی شکایت کی فرمایا اس کے لئے بددعا کر میں نے کی لیکن کچھ اثر نہ ہوا میں پھر حضرت کے پاس آیا اور شکایت کی، فرمایا بددعا کر، میں نے کہا کہ تھی کوئی اثر نہ ہوا۔ فرمایا کیسے کی تھی میں نے کہا جب وہ ملا میں نے اس پر نفرین کی۔ فرمایا جب دوسری طرف سے پشت پھرنے لگے تب نفرین کر۔ اور جب پیٹھ پھیر لے تب نفرین کر میں نے ایسا ہی کیا مجھے اس سے نجات مل گئی۔

۲۔ وَرَوَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ عَلَى أَحَدٍ قَالَ : اللَّهُمَّ اطْرُقْهُ بِبَلِيَّةٍ لَا تُحْتَ لَهَا وَابْحَ حَرَبَةٍ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی کسی کے لئے بددعا کرے تو کہے خدا یا اس کی سرکوبی ایسی بلا سے کر جس کا مثل نہ ہو اور اس کی ملکیت کو فنا کر دے۔

۳۔ يَهْدِيَنَّ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ لِي جَارٌ أَمِنْ قَرْبِي مِنْ آلِ عُمَيْرٍ قَدْ نَوَّهَ بِيَسْمِي

وَشَهَرَنِي، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ: لَعْنَةُ الرَّافِضِيِّ يَحْمِلُ الْأَمْوَالَ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَقَالَ لِي:
فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فِي السَّجْدَةِ الْخَيْرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
فَاَحْمِدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَجِّدْهُ وَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٌ قَدْ شَهَرَنِي وَتَوَّعَبِي وَعَظَمَنِي وَعَرَضَنِي
لِلْمَكَارِهِ، اللَّهُمَّ اضْرِبْهُ بِسَهْمٍ عَاجِلٍ تَشْغَلُهُ بِهِ عَنِّي اللَّهُمَّ وَقَرِّبْ أَجَلَهُ وَاقْطَعْ أَثَرَهُ وَعَجِّلْ ذَلِكَ
يَا رَبِّ السَّاعَةِ السَّاعَةِ، قَالَ: فَلَمَّا وَقَعْنَا الْكُوفَةَ وَقَعْنَا لِيْلًا فَسَأَلْتُ أَهْلَانَا عَنْهُ قُلْتُ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟
فَقَالُوا: هُوَ مَرِيضٌ، فَمَا أَنْقَضَى آخِرُ كَلَامِي حَتَّى سَمِعْتُ الصَّبَاحَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَقَالُوا: قَدِمَاتِ.

۳۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسم حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش کے آل حمزہ سے ہے مجھے بدنام کرنا اور طعن آمیز باتیں کرتا ہے جب میں اس کی طرف سے گزرتا ہوں کہتا ہے یہ رافضی ہے اپنے احوال کو جعفر بن محمد تک پہنچا دے فرمایا اس کے لئے بد دعا کر جب تم نماز شب کے سجدہ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہو۔

یا اللہ فلاں بن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے غیظ میں لایا ہے اور مجھے مصیبتوں میں پھنسانا چاہا ہے خداوند اے خداوند اے اپنے عذاب کا ایسا تیرا مار کہ یہ میری طرف سے ہے پر واد ہو جائے خداوند اے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو فطن کر اور اسے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کو نہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا ماں پوچھا انھوں نے کہا۔ وہ مریض ہے ابھی میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْكُوفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ حِينَئِذٍ عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ: إِنَّ فُلَانًا يَقْعَلُ بِي وَيَقْعَلُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هَذَا ضَعْفُكَ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاكْنِي أَمْرَ فُلَانٍ بِمِثْلِ شَيْءٍ وَكَيْفَ شَيْءٍ وَ [مِنْ] حَيْثُ شَيْءٌ وَأَنْتَ شَيْءٌ.

۴۔ یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا علواء کا بل نہ کر حضرت سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ فرمایا یہ تیری کمزوری ہے (معذرت خدا میں کہ خود نہیں کہتا)۔

کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں، پس فلاں کے معاملہ میں میری مدد کر جسے تو چاہے جس جنتیت سے چاہے اور جہاں چاہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْمِسْمَعِيِّ قَالَ : لَمَّا قَتَلَ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْلَى بْنَ خُنَيْسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا دَعْوَانَ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ مَوْلَايَ وَأَخَذَ مَالِي ، فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ : إِنَّكَ لَتَهْدِي دُنْيِي بِعَيْنِكَ ، قَالَ حَمَّادٌ : قَالَ الْمِسْمَعِيُّ : فَحَدَّثَنِي مُعْتَبَرٌ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لَمْ يَزَلْ لَيْلَتَهُ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَلَمَّا كَانَ فِي السَّجْدِ سَمِعَهُ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ : وَاللَّهِ إِنِّي أَشَأْلُكَ يَقُوتُكَ الْقُوَّةُ وَبِجَلَالِكَ الشَّدِيدُ الَّذِي كُلُّ خَلْقِكَ لَهُ دَلِيلٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَأْخُذَهُ الشَّاعَةِ الشَّاعَةِ ، فَمَارَقَ رَأْسَهُ حَتَّى سَمِعْنَا الصَّحْبَةَ فِي دَارِ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام رَأْسَهُ وَقَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ يَدْعُوهُ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مَلَكًا فَضَرَبَ رَأْسَهُ بِمِرْقَبَةٍ مِنْ حَدِيدٍ انْشَقَّتْ مِنْهَا مِائَتَةُ فَمَاتَ .

۵۔ سمعی سے مروی ہے کہ داؤد بن علی نے جب معل بن خنیس کو قتل کیا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے غلام کو قتل کیا ہے میں خدا سے اس کے لئے بد دعا کروں گا داؤد بن علی نے کہا کیا آپ مجھے اپنی بددعا سے ڈراتے ہیں سمعی نے کہا مجھ سے معتبر نے بیان کیا کہ حضرت رات بھر رکوع و سجود کرتے رہے جب صبح ہوئی تو آپ نے سجدہ میں فرمایا۔

فداؤند! میں تیری سب سے بالاتر قوت سے سوال کرتا ہوں اور تیرے اس عظیم نشانِ اجلال سے

جبر کے سامنے میری ہر مخلوق ذلیل ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے دشمن کو جلد سے جلد بکڑے۔

ابھی حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا تھا کہ داؤد بن علی کے گھر سے رونے پینے کی آواز آنے لگی حضرت نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا، میں نے اللہ سے دعا کی خدا نے ایک فرشتہ کو بھیجا اس نے لوہے کی ایک سلاخ اس کے سر پر ماری جس سے اس کا شانہ بھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

پوچھنیوال باب

مباہلہ

(بَابُ الْمُبَاهَلَةِ) ۳۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا نَكَلِّمُ النَّاسَ فَتَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : دَاطِعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ دَاوَنِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، فَيَقُولُونَ : نَزَلَتْ فِي أَمْرٍ أَوِ الشَّرَايَا ، فَتَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ وَيُولِعُ عَزَّ وَجَلَّ :

وَأَشْمَأَزَلْتُكُمْ إِلَهُهُ رَسُولُهُ إِلَى آخِرِ آيَةٍ يَقُولُونَ : نَزَلَتْ فِي الْمُؤْمِنِينَ ، وَنَحْنُ عَلَيْهِمْ
 يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَجَلَّ : وَقُلْ لَا أَشْأَلُكُمْ عَلَيْهِمْ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى : يَقُولُونَ : نَزَلَتْ فِي قُرْبَى
 الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَلَمْ أَدْعُ شَيْئًا مِمَّا مَضَى لِي فِي كُرْهُ مِنْ هَذِهِ وَشَيْءٌ إِلَّا كَرِهْتُهُ فَقَالَ لِي : إِنْ كَانَ
 ذَلِكَ فَادْعُهُمْ إِلَى الْمَبَاهِلَةِ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَصْلِحْ نَفْسَكَ تِلْكَ وَأَطِئْهُ قَالَ : وَصُمْ وَ
 اغْتَسِلْ وَابْرَأْنِي وَسُوءَ إِلَى الْجَنَّةِ فَتَشَبَّهْتُ أَصَابِعَكَ مِنْ يَدِكَ الْيُمْنَى فِي أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ أَصَفَّهُ وَابْدَأَ
 بِتَفْصِيكِ وَقُلْ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ
 الرَّحِيمُ ، إِنْ كَانَ أَبُو مُسْرُوفٍ جَدَّ حَقًّا وَادَّعَى بِاطِلَا فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَابًا
 الْبَيَّاهُ ثُمَّ رَدَّ الدَّعْوَةَ عَلَيْهِ فَقُلْ : وَإِنْ كَانَ فَلَانٌ جَدَّ حَقًّا وَادَّعَى بِاطِلَا فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ
 السَّمَاءِ أَوْ عَذَابًا أَلِيمًا ، ثُمَّ قَالَ لِي : فَإِنَّكَ لَا تَلْبِثُ أَنْ تَسْرَى ذَلِكَ فِيهِ ، فَوَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ خَلْقًا
 يُجِبُّنِي إِلَيْهِ

۱۔ ابو مسرور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم اپنے مخالفوں کو باطل پر ثابت کرنے کے لئے ہیں اس سے
 طبعی اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اور اول الامر میں کہے۔ تو وہ کہتے ہیں اول الامر سے مراد ہمارے سرایا ہیں پھر حجت اللہ میں انما ربکم
 اللہ ورسولہ الخ یہ تو وہ کہتے ہیں یہ عام مومنین کے بارے میں ہے۔ ہم دلیل لائے ہیں آئیہ صودت سے تو وہ کہتے ہیں اس سے
 مراد مومنین کے درشتہ وار ہیں مجھے معلوم تھا اس قسم کی آیات وغیرہ کے تعلق میں بیان نہیں کر دینا بلکہ حضرت نے فرمایا
 جب یہی سورت میں آئے تو ان کو مبارک رکعت دعوت دینا میں نے کہا مبارک رکعتیں کروں فرمایا ہے میں روز اپنے نفس کی اصلاح
 جو بات ہے کہ اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ منہ رکعت، غسل کرو اور تورا اور تیرا مخالف دو وقت ایک بلند مقام پر جائیں اس
 کے بعد اپنے اپنے اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال پھر انصاف سے کام لے، یعنی اپنی طرف سے کہنا شروع کر، اسے خدا آسمان
 زمین کے پروردگار اسے خدا پر و غائب کے جاننے والے، اسے نفس و جسم، اگر انسان شہسب نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی
 ہے تو اس پر پورا پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا درونک بل میں مبتلا کر پھر کسی الفاظ اپنے مخالف سے کہلو اگر اگر فلاں
 شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل کر یا درونک بل میں مبتلا کر، پس تو یہ تاخیر اس کر
 بل میں مبتلا دیکھ کہ خدا کی قسم میں نے جب کسی سے مبارک کرنا چاہا تو اس نے قبول نہ کیا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِزْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الشَّكْرِ
 عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ يَصِفُ قَالَ : السَّاعَةُ الْيَوْمَ يَبْهُلُ فِيهَا مَائِيْنَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى
 طُلُوعِ الشَّمْسِ

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُخَلَّدِ أَبِي الشُّكْرِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، مَثَلَةٌ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مسالہ کا وقت طلوع سورج سے غروب آفتاب کے درمیان ہے۔
(ایک دوسری روایت میں بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی روایت ہے۔)

۳۔ أَحْمَدُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ : لَيْتَكَ أَصَابَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ :
«اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فَلَانُ جَدَّ حَقًّا وَأَقْرَبَ بِبَابِلَ قَاصِبُهُ يُحْسِبَانِ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ» - وَتَلَاَعُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً .

۳۔ ہمارے بعض اصحاب نے مباہلہ کی یہ صورت بیان کی ہے کہ مخالف کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر کہو خدا وندا اگر فلاں شخص منکر حق ہے تو آسمان سے پورا پورا عذاب اس پر نازل کر یا اپنی طرف سے سبھی ہوتی کسی بلا میں مبتلا کر پھر ستر بار اس پر سن کر۔

۴۔ مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ : لَيْتَكَ أَصَابَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فَلَانُ جَدَّ حَقًّا وَأَقْرَبَ بِبَابِلَ قَاصِبُهُ يُحْسِبَانِ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ» . وَتَلَاَعُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً .

۴۔ ترجمہ اور تکرار۔

۵۔ مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : إِذَا جَدَّ الرَّجُلُ الْحَقَّ فَإِنْ أُرِيدَ أَنْ تَلَاَعُهُ قُلِ : «اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنْ كَانَ فَلَانُ جَدَّ الْحَقَّ وَكَفَرِيهِ فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَابًا أَلِيمًا» .

۵۔ بعض اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی امر حق سے انکار کرے اور اس کو لعن کرنا چاہے تو کہے اے سات آسمانوں اور سات زمینوں کے رب ، اے عرش کے رب اگر فلاں منکر حق ہے اور کفر پر ہے تو اس پر پھر پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا کسی دردناک بلا میں مبتلا کر۔

پینتیسواں باب

تحمید باری تعالیٰ

(باب ۳۵)

﴿ مَا يَمْتَعِدُ بِهِ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّانٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي اللَّيْلِ وَثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي النَّهَارِ يَمَجِّدُ فِيهِنَّ نَفْسَهُ ، فَأَوَّلُ سَاعَاتِ النَّهَارِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ هَذَا الْخَائِبَ عَنِّي مِنَ الْمَشْرِقِ وَقَدَارُهَا مِنَ الْمَصْرِ يَعْنِي مِنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الثَّلَاثَةِ الْأُولَى وَأَوَّلُ سَاعَاتِ اللَّيْلِ فِي الثَّلَاثِ الْبَاقِي مِنَ اللَّيْلِ إِلَى أَنْ يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ يَقُولُ : إِبْنِي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْخَمُورُ الرَّحِيمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ لَمْ أَدَلْ وَلَا أَدُلْ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ خَالِقُ الْخَبَرِ وَالْكَفَرِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ خَالِقُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ سَيِّدُ كُلِّ شَيْءٍ يَدْرِي يَعُودُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الرَّاحِدُ الْقَدَمُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ غَالِمُ الْقَبْرِ وَالشَّهَادَةِ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُونَ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ، لِي الْأَسَاءَةُ الْخَسَنَى ، إِبْنِي أَنَا اللَّهُ الْكَبِيرُ السَّمْعَانُ قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَنْ سَمِعَهُ وَالْكَبِيرُ يَأْمُرُ بِرَأْوِهِ حَتَّى تَارَعَهُ شَيْئَاتُ ذَلِكَ أَكْبَهُهُ ثُمَّ قَالَ : مَنْ سَمِعَهُ تَبَيَّنَ مَقُودٌ وَدَعُوهُمْ مُبْدِلًا قَسَةً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا أَقْصَى حَاجَتَهُ ، وَلَوْ كَانَ شَيْئًا رَجَوْتُ أَنْ يَحُولَ سَعِيدًا

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ رات کی تین ساعتیں اور دن کی تین ساعتیں ایسی ہیں کہ میں اللہ اپنی حمد و ثنا کرتا ہے۔ اول ساعات نہار وہ ہے جب سورج مشرق سے طلوع ہو اور اس کی مقدار عصر سے یعنی مغرب سے اول صبح ہے اور اول ساعات شب تین تہائی رات باقی رہنے سے صبح کے طلوع ہونے تک ہے۔ فرمایا ہے۔

میں اللہ رب العالمین ہوں میں اللہ بزرگ برتر ہوں۔ میں اللہ عزت والا اور حکمت والا ہوں میں غفور و رحیم ہوں میں رحمن و رحیم ہوں میں روز قیامت کا مالک ہوں میں ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ نہیں ہوں گا میں خالق خیر ہوں میں خالق جنت و نار ہوں میں اللہ ہوں میرے ہاتھ میں ہر شے اور میرے (زبان) ہر شے کو تو کہتا ہے میں دعا و حمد ہوں غائب و حاضر کا جاننے والا ہوں ملک اللہ میں ہوں السلام اوسن العین عن ابی جابر اسلم

ہوں میں خالق باری و منور ہوں، میرے اسماء حسنی ہیں میں سب سے بزرگ برتر ہوں۔

پھر امام نے اپنی طرف سے فرمایا کہ جس کو اردا ہے جو اس میں اس حد قابل کرے گا وہ اس کو اذن دے منہ جہنم میں دھکیل دے گا پھر سترمایا جو بندہ مومن مذکورہ بات پھر اپنی کے ساتھ دعا پڑھ کر دے گا یہ ایک اس کے دل کو رجوع اللہ کی طرف ہو تو اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی اگرچہ وہ شقی ہیں میں امید کرتا ہوں وہ سیدہ بن جلسے گا۔

۱۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبْرِ ، عَنْ أَبِي قَعْنَبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَمَجِّدُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَمَنْ مَجَّدَ اللَّهَ يَمَجِّدْهُ نَفْسَهُ ثُمَّ كَانَ فِي حَالِ شَفَاعَةٍ حَوْ لَهَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى سَعَادَةٍ يَقُولُ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَا لَكَ يَوْمَ الْيَوْمِ ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ بِرَحْمَتِكَ الْحَكِيمُ ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَمَا لَكَ يَوْمَ الْيَوْمِ ، أَنْتَ اللَّهُ [الَّذِي] لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَرَى الْأَمْوَالَ ، أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَالِقُ الْخَبَرِ وَالشَّيْءِ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَالِغُ أَحَدِهِمُ الشَّيْءِ ، أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ؛ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْنِيكَ مِنْ الْفَقْرِ وَالْمُتَكَبِّرِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ، هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ذَا الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى يَسْتَبِغُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْمَوَالِكُ بِرَحْمَتِكَ إِلَهِي أَهْلُ الْبَرِّ وَالنَّارِ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ ، وَالْكَبِيرُ يَأْمُرُ دَاوُدَ .

فرمایا ابوالاعلیٰ اشرف علیہ السلام نے خداوند عالم اپنے نفس کی تعریف ہر رات اور دن میں تین بار کرتا ہے۔ میں جو

تو ایک تعجب اس طرح کرے گا جیسے میں نے خود کو دیکھا ہے اور وہ شقی ہوگا تو اس کی شفاعت کو سعادت میں بدل دے گا کہجے:-

تو اللہ ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو لازم عالموں کا پالنے والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو رحمن و رحیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو عزت والا اور بزرگی والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قیامت کے دن کا مالک ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو عفو و رحیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو عزت والا اور حکمت والا ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، خلق کی ابتداء بھی تجھ ہی سے ہے اور انتہا بھی تجھی سے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہمیشہ رہے اور ہمیشہ رہے گا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہے تو

اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جنت و دوزخ کا خالق ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا نہ تو کسی سے، تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بادشاہ ہے تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا، عزت و جبروت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو مسرت دینے والا ہے تیرے اچھے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں تو عزیز و حکیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بزرگی والا ہے تیری رداً کبر ہے۔

چھتیسواں باب جو لا الہ الا اللہ کہے

(بائیں) ۳۶

﴿مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَسْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ، عَنْ تَقِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْقَيْسِ، عَنْ أَبِي سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَكْثَمُ ثَوَابًا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمْدِلُهُ شَيْءٌ وَلَا يَنْشُرُ كَذِبًا فِي الْأُمُورِ أَحَدٌ.

۱۔ ابو حمزہ نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ اگر کسی نے تو اب کوئی چیز لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں۔ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ، الْمَدَنِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتٍ حُمْرَاءَ مِثْنَبِهَا فِي وَسْطِ أَبِيضٍ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ، وَفِيهَا أَمْنَالٌ تُدْنِي الْأَبْكَارَ، تَعْلُو عَنْ سَبْعِينَ حُلَّةً.

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَقَالَ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْإِسْتِغْفَارُ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: وَقَالُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ،

انتالیسواں باب

جو کوئی دس بار لا اِلهَ الا اللہ لا شریک له کہے

نات ۳۹

﴿مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَوَعَدَهُ لَإَشْرَافِكَ لَهُ: عَشْرًا﴾

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ لَيْثُ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ عَشْرَةَ رَأَيْتَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُخْبِي وَهُوَ خَيْرُ الْأَشْيَاءِ ، يَبْدُوهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَابِضٌ ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِسُوءِ رَأْيِكَ الْيَوْمَ .

اگر فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قس علیہ ان کتاب اور میں غروب کچھ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اس کا ہے، اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

٢ - مُحَمَّدٌ يُحْيِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُجَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْعِدَّةَ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ رُكْبَتَهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَأُنْسُ وَيُحْيِي (وَهُوَ حَتَّى لَا يَمُوتَ) بِبَيْتِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِنْهَا، لَمْ يَلْقَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ أَوْجَلُ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبید اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی صبح کو نماز کے بعد نہ اُٹھے پہلے دس بارکہ اللہ الا للہ وجہدہ ناشرک باللہ۔ لہذا الملک در لہ الحمد و سبکی و تمجیت و بحیثیت و بچی رہ چکی ناموسوت سیدنا الخیر و ہر علی کل شئی قدیر اور اس طرح مغرب کے وقت کہے تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے ملے مگر وہی جس نے اس جیساً عمل کیا ہو۔

چالیسواں باب

جو کوئی شہداءِ الہیہ لایا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ کہ

(باب ۴۰)

«مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ»

۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَنِيِّ، عَنْ أَبِي حَمَازٍ، قَالَ: قَالَ: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ

اور یا کوئی جو شہداءِ الہیہ لایا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ خدا

کے واسطے اس پر ایک ہزار اسی ہزار

چالیسواں باب

جو کوئی باہر پروردگار شہداءِ الہیہ لایا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ خدا

(باب ۴۱)

«مَنْ قَالَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ كُلِّ يَوْمٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَحْدَهُ لَا يَأْتِيهِ الْإِلَهَاءُ وَحْدًا»

«(أَحَدًا صَدَدًا، ثُمَّ يَتَخَذُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا)»

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّانٍ، عَنْ أَبِي نَعْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْبَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَقَا، قَالَ: مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ أَيَّامٍ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَحْدَهُ لَا يَأْتِيهِ الْإِلَهَاءُ وَحْدًا، ثُمَّ يَتَخَذُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ

وہی پڑھتا رہے کہ نہ کسی اور کے برابر نہ ہو اور نہ کسی اور کے برابر نہ ہو نہ کسی اور کے برابر نہ ہو نہ کسی اور کے برابر نہ ہو

۲۔ ابو عبد اللہ محمد عبد السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز دس بار یہ کلمات کہے شہداءِ الہیہ لایا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد عبدہ و رسولہ خدا

واحداً واحداً لم یخف صاجبت دلا ویدار تو اللہ تعالیٰ اس کے نام لکھتے ہیں تیس ہزار نیکیاں اور مٹا ہے ۵۴ ہزار برائیاں اور بلند کر لیتے اس کے ۵۴ ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات جو پڑھتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

بیالیسواں باب

جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے

باب ۴۲

«مَنْ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ -»

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَرِّ أَخِي أَدِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قِيلَ لَهُ : لَبَّكَ مَا حَاجُكَ .

۱۔ انور حضرت امام ابو سعید خدری علیہ السلام نے فرمایا کہ دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جا کہ لبیک میری حاجت کیا ہے

تیسواں باب

جو لا الہ الا اللہ حقاً کہے

باب ۴۳

«مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا»

۱۔ عَنْ عَبْدِ وَنِ أَمْحَانِيَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَمْرٍو،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ غُورِيَّةً وَرَقًا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا، أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى

يَدْخُلَ الْجَنَّةَ .

۱۔ فرمایا ابو سعید خدری علیہ السلام نے جو ہر روز یہ کلمات کہے لا الہ الا اللہ حقاً لا الہ الا اللہ غوریتہ و رقتہ

لا الہ الا اللہ ایماناً و صدقاً تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ کر لیتے اور اس سے روگردانی نہیں کرتا یہاں تک کہ

وہ جنت میں داخل ہو۔

چوالیسواں باب

جو یارب یارب کہے

(باب) ۴۴

«مَنْ قَالَ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ»

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي دُرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَبْلَ لُحُوقِ لَبِّكَ مَا حَاجَّتْكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دس بار یارب یارب کہے تو اس سے کہا جاتا ہے تیری کیا حاجت ہے۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَانَ قَالَ : سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قُلْ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ عَشْرَ مَرَّاتٍ - فَإِنَّ مِنْ ذَلِكَ نُجُودِي لَبِّكَ مَا حَاجَّتْكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ اسماعیل بن ابو عبد اللہ علیہ السلام بیمار ہوئے تو حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ یارب یارب دس بار جو کوئی ایسا کہے گا اس سے کہا جائے گا ہاں جو حاجت ہو بیان کر۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ - حَتَّى يَنْقُطَ نَفْسُهُ قَبْلَ لُحُوقِ لَبِّكَ مَا حَاجَّتْكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ایک سو بار یارب یارب یا اللہ کہے اس سے کہا جائے گا بیان کر تیری کیا حاجت ہے۔

پینتالیسواں باب

جو لا الہ الا اللہ غلو سے کہے

((باب)) ۴۵

«مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصاً»

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَعْمَانَ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ الْوَسَّاءِ

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَزَازٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الشَّوَاقِ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ تَعْلَبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَانُ إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَأَرَوِ هَذَا الْحَدِيثَ : مَنْ شَرِدَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا وَحِيدًا لَهُ الْجَنَّةُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ يَأْتِينِي مَنْ كُلُّ صَنَفٍ مِنَ الْأَصْنَافِ أَفَارَوِي لَهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَانُ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجُمِعَ إِلَهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُسَلِّطَ لِإِلَهِ الْإِلَهِ وَهُمْ الْآمَنُ كَانَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ

اسفرمایا حضرت صادق آل محمد نے اسے ابان جب تم کو نہ جاؤ تو یہ حدیث بیان کرنا جس نے خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہا جنت اس پر راجب ہے میں نے کہا میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیا میں سب سے بیان کروں فرمایا ہاں اسے ابان روز قیامت جب خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا تو ان سے لا الہ الا اللہ کو سلب کر لیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو امامت کو ماننے والے ہیں ۔

حضرت لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہیں جب تک اقرار امامت نہ ہو امام رضا علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کر فرمایا تھا کہ یہ شبہ فلسفہ و شروط ہے اور امامت شریعت و طہا یعنی جنت اس پر امامت و شریعت و طہا اور امامت شریعت و طہا کی بنا پر ہے ۔

بجھیا یسواں باب

جو ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے

(باب) ۴۶

﴿مَنْ قَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾

۱۔ تَعْلَبُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَا إِلَى شَيْءٍ فَقَالَ بَعْدَ مَا دَعَا : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اسْتَبَلَّ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ لِأَمْرِي أَفْضَوْا حَاجَتَهُ .

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو خدا فرماتا ہے میرے

سے استعانت فرما کر دعا کرنا اور میرے امر کو اپنا معاملہ سمجھ کر دیا ہے اسے اور کہہ اس کی حاجت برآورے ۔

۲۔ تَعْلَبُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - سَبْعِينَ مَرَّةً ، صَرَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ

تَوَعَّسَ مِنْ أَتَوَاعِ الْبَلَاءِ أَسْرَ ذَلِكَ الْعَرِيُّ . فَلَمَّ جُمِلْتُ بِذَلِكَ وَمَا الْحَبِيقُ . قَالَ : لَا يَعْثُلُ بِالْجَبُونِ وَيَجْتَنِقُ .

۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی ستر بار ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اس سے مختلف قسم کی ستر بلائیں زد گردی جاتی ہیں جن میں سب سے کم درجہ سختی یہ راوی نے کہا میں آپ پر خدا ہوں کہ نسبت فرمایا وہ جنوں کے عارضہ میں گھوڑے تہہ ہو گا۔

سینتالیسواں باب

جو کوئی استغفر اللہ الذی لا الہ الا اللہ هو المحی القیوم ذو الجلال الاکرام و اقنوب الیہ کہے

(باب ۴۷)

« (مَنْ قَالَ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ) :
(وَأَقْنَبُ إِلَيْهِ) .

۱- عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى . عَنْ نَبِيِّ الْقَمَرِ . عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمَّادٍ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ^ع قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُرِّ مَلَأُوا الْقَرْيَةَ قَبْلَ أَنْ يَنْتَبِئَ : حَلَمُوا : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَقْنَبُ إِلَيْهِ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . غَفَرَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ رَبْوِ الْبَحْرِ .

اسنہد یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بعد فریضہ نماز اپنا زانوں بدلنے سے پہلے یہ کلمات تین بار کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ کفو دریا کی شن ہوں۔

ارتما یسواں باب

صبح و شام کی دعا

(باب ۴۸)

« (الْقَوْلُ عِنْدَ الْإَصْبَاحِ وَالْإِمْلَاءِ) .

۱- عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَصْبَاطٍ . عَنْ غَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

عَلَيْهِمَا فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَظِلَّالَهُمْ بِأَلْغُودِ وَالْأَصَالِ قَالَ خِرَالِدُ عَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَهِيَ سَاعَةٌ إِجَابَةٌ

۱۔ آئینہ وظلالہم بالغدود والاصال کے متعلق، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد علیہ صبح و شام کی قبل طلوع شمس اور قبل غروب اور یہی ساعت اجابت ہے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ إبْلِسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ بَنَى جُنُودَ اللَّيْلِ مِنْ حَيْثُ تَغَيَّبَ الشَّمْسُ وَتَطْلَعُ ، فَأَكْبَرُوا دِكْرَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَاتَيْنِ السَّاعَتَيْنِ وَتَعَوَّدُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّ إبْلِسَ وَجُنُودِهِ وَعَوَّدُوا صِدْقَكُمْ فِي بَيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا سَاعَتَا عَقَلَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اے ایس لعنة الله علیہ غروب شمس اور طلوع شمس کے وقت اپنے لشکر کو بھیجتا ہے پس ان دونوں میں اپنے چھوٹے بچوں کو بکھانے کے لئے پناہ مانگو کیونکہ یہ دو گھنٹیاں غفلت کی موتی ہیں۔

٢- عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمْعُهُمَا عَنْ
إِبْنِ أَبِي عَمْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمِيقة، عَنْ زَيْنِ صَاحِبِ الْأَنْبَاطِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : مَنْ قَالَ :
اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ مَا لَيْكَكَ الْمُقَرَّبِينَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفِينَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنَّ فُلَانًا بَنِي فُلَانٍ إِمَامِي وَوَلِيِّي وَأَنَّ أَبَاكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ وَفُلَانًا وَفُلَانًا حَقَّقَنِي بِسَيِّبِي إِلَهُهُ أَتَمَّي وَأَوْفَى بِنَبِيِّي عَلَى ذَلِكَ
أَحْيَا عَلَيْهِ مَوْتُ وَعَلِيًّا بِمَوْتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَبْرَأَنِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا فُلَانًا فِي أَمَلِي وَخَلَّ الْجَنَّةَ .

۳۔ راوی نے بیان کیا کہ امام محمد باقرؑ اپنا نام جعفر صادق علیہ السلام نے منہ پایا جو کوئی کہے خداوند امین ہے تجھے اور تیرے مقرب ملائکہ اور برگزیدہ حاملان عرش کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو رہمن درحیم ہے اور محمدؐ تیرے عہد و رسول ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت حجت بن الحسن علیہ السلام میرے امام و ولی ہیں اور ان کے آبا و اجداد حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور فلاں فلاں تا انیکہ امام حسن عسکریؑ تک پہنچے۔ یہ میرے امام میرے اولیاء ہیں۔ میری زندگی میری موت اور روز قیامت میرا اٹھنا انہی سے وابستہ ہے اور میں فلاں فلاں فلاں سے بیزار ہوں اگر یہ کہنے والا اسی رات کو مر جائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَبَّالِ، وَبَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّعِيرِيِّ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَثْمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ: أَصْبَحْتُ بِاللَّهِ مُؤْمِنًا عَلَى دِينِ نَبِيِّهِ وَسُنَّةِ وَدِينِ عَلِيِّهِ وَسُنَّةِ وَدِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ، آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَوْصِيَاءِ وَأَرْغَبُ إِلَى اللَّهِ فِيمَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے اس زمان سے صبح کی دین محمد اور ان کی سنت پر اور دین علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر میں ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور علانیہ باتوں پر اور ان کے حاضر پر اور ان کے غائب پر اور پناہ مانگتا ہوں خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راغب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راغب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ تَقِيٍّ مَسْلَمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: «أُبَدِّئُ يَوْمِي هَذَا بِعَيْنِ يَدَيَّ بِسْمِ أَبِي وَعَلِيِّ وَبِأَسْمَاءِ اللَّهِ» فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ أَلَمَّ بِأَجْرَاءِ مَعَا لَيْسِي فِي يَوْمِي.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو فرمایا کرتے تھے میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھونٹے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کوئی ایسا کہے گا تو اللہ اس دن سے یاد دل دے گا ہر اس بات کو جو بھوں کیا ہو گا۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُهَابٍ وَسَلِيمِ الْقُرَظِيِّ، عَنْ زُحَلِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ هَذَا جَعَلَ يَوْمِي حَقًّا يَحْسُجُ مِنْ أَجْنَحَةِ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَصْبَحَ: «أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ الْعَلَمِيَّ الْأَعْلَى الْجَبَلِ الْعَظِيمَ نَفْسِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ» أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ نَفْسِي الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُنْتَصِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا تو جبرائیل صبح تک اس کے اوپر اپنے پر دل کا سایہ کئے رہیں گے۔

بلند و برتر جلیں و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف میں ڈالتا ہے ادا اللہ کے

سپر کرتا ہوں اپنے خائف نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، رَأَى عَلِيَّ بْنَ الْأَشْعَثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ وَغَالِبِ بْنِ عُلَّاسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَمْسَبْتَ قُلْتَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِنْدَ إِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَخَضِرِ بَلَدِكَ وَأَسْأَلُكَ دُعَاؤَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَادْعُ بِمَا أَحْبَبْتَ».

۷۔ منہمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے شام ہو تو کہو خدا یا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن کے جاتے وقت اور لوگ جب تیری نمازیں حاضر ہوں اور تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اس کے بعد دعا کر جو چاہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ حَقِّقِ بْنِ نَجَّيٍّ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي الْفَتْحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ بَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَالَتْ ذَلِكَ الْيَوْمَ: يَا آدَمُ أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، فَقُلْ فِي خَيْرٍ أَوْ أَمَلٍ فِي خَيْرٍ أَتُكَلِّمُكَ بِهِ يَوْمَ الظَّاهِرِ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُرَافِقَ ابْنِ آدَمَ عِدَّةً أَوْ دَأً» قَالَ: «وَكَانَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَلْمَسَ يَقُولُ: «رَحِبْنَا بِالْمَلِئِ الْجَدِيدِ وَالْكَاتِبِ الشَّهِيدِ» أَكُنَّا عَلَى أَسْمِ اللَّهِ ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ».

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آدمی کے لئے جو دن آجیت یا گزرتا آجیت اسے دن آدم میں نیا دن ہوں اور تیرے ادب کو گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر پس بات کہو اور نیک عمل کرنا، اور دنیا سے تیری گواہی دوں گا تو اس کے بعد مجھے کہی نہ دیکھو کہ حضرت علی علیہ السلام ہر شام کو کہتے تھے شاہان تیرے لئے نئی رات اور کتاب و فرشتہ حاضر ہے وہ کائنات کے رکھنے والے ہے پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَالِجِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُشَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ شَهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا تَغَيَّرَتِ الشَّمْسُ فَأَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتُ مَعَ قَوْمٍ يَشْعَلُونَكَ فَعَمَّ وَادْعُ».

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو اللہ تو یاد کرو اور اگر تمہیں روکنا چاہیں تو اسٹھ کھڑے ہو اور غلوت میں دعا کرو۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ عَنْ الْقَعْلِيِّ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَجَلَةَ قَالَ : ثَلَاثُ أَشْجَاةٍ الْأُولَى مَنْ أَدَمَ إِلَهُ حَتَّى وَصَلَ إِلَى سَوَابِ اللَّهِ وَالثَّانِي مَنْ كَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا دَانَ النَّاسُ بِوَقْفِي وَبِقِيَامِي حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا مَا كَسَبْتُ لِي وَرَضِي بِي مَا قَسَمْتَ لِي» وَالثَّالِثُ مَنْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَرَأَى فِيهِ : «حَتَّى لَا يَأْتِيَ أَحَدٌ مِنْ جَمَلٍ مَا أَخْبَرْتُ وَلَا تَأْخِيسُ مَا عَجَلْتُ يَا حَتِّي يَا قَبْتُومُ بِرَحْمَتِكَ أَشْفَعِي ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین کلمات ایسے ہیں کہ میراث میں پہنچے ہیں انبیاء کو آدم سے حضرت رسول اکرمؐ تک، آنحضرتؐ صبح کو فرماتے تھے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان کا تاکہ تو طاعات کرے اس کی وجہ سے میرے دل سے اور سوال کرتا ہوں یقین کا تاکہ میں جانوں کہ جو مصیبت آتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے اور تجھ سے طلب تو فرمیں کرتا ہوں راہی ہونے کے لئے اس چیز پر جو تو نے میری قسمت میں لکھ دی ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ اضافہ کیا ہے وہاں تک کہ میں جلدی نہ کروں اس امر میں جس میں تو نے تاخیر کی ہے اور نہ تاخیر کروں اس میں جس میں تو نے جلدی کی ہے لے گی و قیوم میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پوری حالت کی پوری پوری اصلاح کر اور تو فرمیں دے کہ میں اپنے نفس پر کان داعدے لے کبھی اعتماد نہ کروں اور اللہ کی رحمت ہو محمدؐ اور آل محمدؐ پر۔

۱۱۔ [رَوَى] عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمْسَحَنَا وَالْمَلِكُ لَهُ وَأَصْبَحْتَ عَبْدَكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمِيكَ فِي قَبْسِكَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَرِزْقًا مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ وَأَحْفَظْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْفَظُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْفَظُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْ لِي حَاجَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ الْبَسْنِي الْإِمَامَةَ وَالرِّقَابَةَ عَلَيَّ الشُّكْرَ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَدَّاقَ اللَّهِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا مَالِكَ الْمُلِكِ وَرَبِّ الْأَرْبَابِ وَبَنِي السَّادَاتِ يَا اللَّهُ [يَا] لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اشْفَعْ بِي بِشَفَاعَتِكَ مِنْ كُلِّ ذَا وَنُفْعٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَنَا عَبْدُكَ فِي قَبْسِكَ» .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حمد ہے خدا کی اس پر کہ ہم نے صبح کی، مالک اسی کا ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہو، تیری کنیز کا فرزند ہوں تیرے قبضہ قدرت میں ہوں خدا یا اپنے فضل سے مجھے لذت دے جہاں

سے ملنے کا مجھے گمان ہو اور جہاں سے ملنے کا نہ ہو میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں خدا نے مجھے اپنے فضل سے رزق دے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا، خدا یا مجھے صحت و عافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے، اے واحد اے احد اے اللہ جس درجیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہر در کی شفا تو ہی ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں۔

۱۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي وَهَذَا النَّهَارُ خَلَقَانِي مِنْ خَلْقِكَ ؛ اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِنِي بِهِ ، اللَّهُمَّ وَلَا تُؤْخِرْ مِنِّي حُرَّةً عَلَى مَعَاصِيكَ وَلَا رُكُوبًا لِمَخَارِمِكَ ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ وَالْأَلَا وَالْأَلَا وَالْبَلَوَى وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَمَنْظَرَ السُّوَى فِي نَفْسِي وَمَالِي » .

قَالَ : وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُنْفِخُ : « رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ بِلَاغًا وَبِعَلِيِّ إِمَامًا » - ثَلَاثًا - إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

قَالَ : وَ كَانَ يَقُولُ عليه السلام إِذَا أَمْسَى : أَصْبَحْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلَّهِ خَامِدِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ ، قَالَ : وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : « أَمْسَيْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَصْبَحْنَا لِلَّهِ خَامِدِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَصْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ » .

۱۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوندانہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندانہ اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے جس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شہادت اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمد کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر یمن باری تو خدا سے عزت و جبار کے لئے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہا اور جب شام ہو تو فرماتے ہیں صبح کی دعاں لیکہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی دعاں لیکہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں۔

اور جب صبح ہوئی تو فرماتے ہیں شام کی شکر گزاری میں صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی

میں جب سے پناہ مانگتا ہوں عزرا بن قیس سے اور رات اور دن میں مصیبتوں کے حملوں سے، اے مشعر الحرام کے رب، اے حرمت والے شہر کے رب، اے مقام محل و حریم کے رب میرا سلام محمد و آل محمد تک پہنچا دے، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری مستحکم زرہ میں، اور ان اسماءِ حسنیہ میں جو تو نے جمع کئے ہیں اپنے خاص بندوں میں، مجھے غرق ہو کر مرنے سے بچانا اور جل کر مرنے سے یا حلق میں کوئی چیز اٹکنے سے یا قفاص یا مجبوس ہو کر مرنے سے یا زہر دینے جلنے یا کنوئیں میں گر کر مرنے یا درندے کے بھاڑ کھانے یا ناگہانی موت یا کوئی اور بُری موت سے تو مجھے میرے بستر پر موت دے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں۔

اور بنو خطا کی حق تک پہنچنے والا ہوں اور مجھے اس صف میں داخل کر جس کی تعریف تو نے اپنی کتاب میں یوں فرمائی گویا یہ بھلائی ہوئی، دیر ایں ہیں۔ میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو اور اس کلام کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جو میرے رب کا ہے قل اعوذ برب الناس تا آخر سورہ اور فرماتے تھے خدا کی حمد ہے بقدر اس کی تمام مخلوق اور مثل اس چیز جو اس نے پیدا کیا اور اللہ کی حمد ہے بقدر اس مخلوق کے جس نے روئے زمین کو بھر دیا اور اس کی حمد ہے بقدر اس کے کلمات کی سیاح کے اور اس کی حمد ہے بقدر وزن عرش اور اس کی حمد ہے اس کی رسل کے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے وہ آسمانوں اور زمینوں والوں کا پالنے والا ہے پاک ہے وہ ذات وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شفاعت اور دشمنوں کی شتمت سے اور پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور گراں گشتی جو حق بات کو نہ سمجھے اور پناہ مانگتا ہوں کسی بُری حدیث کے پیش آنے سے، فائدہ ان والوں میں مال میں یا اولاد میں اور پھر حضرت دوس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجتے رہتے۔

۱۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ أَحْمَدَ بْنِ نَعْمَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيْعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ : «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصْبَلًا وَالْمُحَمَّدُ رَبُّ الْعَالَمِينَ كَثِيرًا ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ إِلَّا ابْتَدَأَهُ مَلَكٌ وَجَعَلَ لَهُ فِي جَوْفِ حَنَاجِهِ وَصَعِدَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ : مَا مَعَكَ ؟ فَيَقُولُ : مَعِيَ كَلِمَاتٌ قَالَهُنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللَّهُ مَنْ قَالَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَعَقَرَهُ لَهُ قَالَ : وَكَلِمَاتٌ مَرَّةً بِسْمَاءٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَمِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللَّهُ مَنْ قَالَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَعَقَرَهُ لَهُ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى حِمْلَةِ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ مَعِيَ كَلِمَاتٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللَّهُ هَذَا الْعَبْدَ وَعَقَرَهُ أَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى حَفَظَةِ كُنُوزِ مَقَالَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ كَلِمَاتُ الْكَثَرِ حَتَّى تَكْتُبَنَّهُ فِي دِيْوَانِ الْكُنُوزِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب طلوع سے پہلے کوئی بندہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور صبح و شام کہتا ہے سبحان اللہ اور بہت زیادہ الحمد للہ رب العالمین لا شریک لا کہتا ہے اور روز و رات کہتا ہے محمد و آل محمد پر تو ان کلمات کو ایک فرشتہ اپنے پر مل کے درمیان لے لیتا اور انھیں لے کر آسمان کی طرف صعود کرتا ہے ملائکہ کہتے ہیں یہ تیرے ساتھ کیا چیز ہے وہ کہتا ہے یہ وہ کلمات ہیں جن کو ایک مومن نے کہا ہے اور وہ ایسے ایسے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے اور اس کی خطاؤں کو بخش دے، امام نے فرمایا پس جس آسمان پر جلتے گا اسی طرح کہے گا اور وہ کہیں گے اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے یہاں تک کہ وہ حاملانِ عرش تک پہنچے گا اور ان سے کہے گا میرے پاس وہ کلمات ہیں جو ایک مرد مومن نے ایسے ایسے کہے ہیں وہ کہیں گے اللہ اس بندہ پر رحم کرے اور ان کے گناہ بخش دے ان کو لے جا مومنین کے اقوال کے خزانچے کے پاس کیونکہ یہ کلمات کنوز سے ہیں تاکہ وہ ان کو خزانوں کے دفین لکھ لے۔

۱۵۔ حَمْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا أَصْبَحْتَ فَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ وَذَرَأَتْ وَبَرَأَتْ فِي بِلَادِكَ وَعِبَادِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَحِلْمِكَ وَكَرَمِكَ كَذَا وَكَذَا» .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب صبح ہو تو کہو خدا یا میں پناہ مانگتا ہوں میں ان سب سے جن کو تو نے پیدا کیا ہے اپنے شہروں میں اور اپنے بندوں میں اور یا اللہ میں تیرے جلال و علم و کرم سے یہ سوال کرتا ہوں۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : «مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجَاءِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي اللَّيْلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزِّ مُلْكِكَ وَشِدَّةِ قُوَّتِكَ وَبِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِكَ . ثُمَّ سَلَّ حَاجَتَكَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب علی علیہ السلام صبح کو فرماتے تھے پاک ہے وہ اللہ جو مالک و قدوس ہے (میں بار خدا وند) میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور صحت و عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک تیرے عذاب سے اور بد بختی کے پانے سے اور گزشتہ اوقات میں جو برائی ہو چکی ہو اس سے خدا یا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری بادشاہت کی عزت کا واسطہ ہے تیری بے انتہا قوت سے تیری عظیم سلطنت و قدرت سے جو تجھے اپنی مخلوق پر

پر حاصل ہے پھر اپنی حاجت بیان کر۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: «وَأَذْكُرُكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ، عِنْدَ الْمَاءِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ يُحِبُّ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. قَالَ: قُلْتُ: يَبْدُو الْخَيْرُ؟ قَالَ: يَبْدُو الْخَيْرُ وَلَكِنْ فَلَنُكَمَا أَقُولُ [لَكَ] عَشْرَ مَرَّاتٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّمِيعِ الْعَلِيمِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغْرُبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود و کینہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ جلالت ہے اور مراتب سے، مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا بید الخیر بھی کہوں فرمایا بے شک اس کے ہاتھ میں تیرے لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (رس بار) اور کہو اعوذ باللہ السميع العليم طلوع و غروب آفتاب کے وقت رس بار۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ فَالِقِ الْأَصْبَاحِ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْبُشْرُ وَالْعَافِيَةُ، اللَّهُمَّ هَيِّئْ لِي سَبِيلَهُ وَبَصِّرْ بَنِي مَخْرَجَهُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ قَضَيْتَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ مَقْدَرَةً بِالسَّيْرِ فَحُدِّهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَكَفَيْهِ بِمَا شِئْتَ وَمَنْ حَيْثُ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ.

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر، حمد ہے صبح کو شگافہ کرنے والے خدا پر (زین بار) خدا وندا اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو خداوند میرے لئے اس کار راستہ ہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے تاکہ فضول خرچی نہ ہو۔ خدا اگر قضا و قدر میں یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو تو اس کو پکڑ لے اس کے سامنے سے اس کے پیچھے سے اس کے داہنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور مجھے پہچانے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ

السَّوَّاحِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ رَجُلٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُصْبَحْتُ فِیْ ذِمَّتِكَ وَجِوَارِكَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتُوْدِعُكَ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَذَنْبَیْ وَآخِرَتِیْ وَ اَهْلَیْ وَمَالِیْ وَاعُوْذُ بِكَ بِاَعْظَمِیْ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ جَمِیْعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یُیْلِسُ بِیْ اِبْلِیْسَ وَجُوْذُهُ ، اِذَا قَالَ هَذَا الْكَلَامَ لَمْ یَضُرَّهُ یَوْمَ ذَلِكَ شَیْءٌ وَاِذَا اَمْسَى فَقَالَ لَمْ یَضُرَّهُ بِتَاكُ اللَّیْلَةِ شَیْءٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی صبح کو کہے خدا یا میں نے صبح کی پہلی تیری حفاظت میں تیری قربت میں خداوند میں نے اپنے دین اپنے نفس اپنی دنیا اپنی آخرت اپنے اہل و مال کو تیرے سپرد کر دیا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے عظیم شان ذات تیری مخلوق کے شر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں، ابلیس اور اس کے دشمن کے فریب کاری سے۔ جب یہ کلمات کہے گا تو اس روز کوئی شے نقصان نہ دے گی اور اگر شام کو کہے گا تو انشاء اللہ اس رات کوئی شے اسے نقصان نہ دے گی۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرٍا ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَقُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ . سَبْعَ مَرَّاتٍ . فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ یُصِبْهُ جَذَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا جُنُونٌ وَلَا سَقَمٌ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ . قَالَ : وَتَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأُمْسَيْتَ : اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الصَّبَاحِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ لِفَالِقِ الْأَسْبَاحِ . مَرَّتَيْنِ . اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِیْ أَدْعَبَ اللَّیْلَ یَمُدُّدِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ بِرَحْمَتِهِ وَنَحْنُ فِیْ عَافِیَةٍ . وَیَقْرَأُ آیَةَ الْكُرْسِیِّ وَ آخِرَ الْحَشْرِ وَعَشْرَ آیَاتِ مِنَ الْمَافَاقَاتِ وَسُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِینَ تُمْسُونَ وَ حِینَ تَصْبُحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ عِشْنَا وَ حِیْنَ تُظْهِرُونَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَمِیْتِ وَ یُخْرِجُ الْمَمِیْتِ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِی الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبُّوحٌ رَّحْمَتُكَ عَصَبُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبِیْحَاتُكَ اِنِّیْ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاعْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ .

۲۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم مغرب یا صبح کی نماز پڑھو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم سات بار جو ایسا کہے گا تو اس کو نہ جذام نہ بربص نہ جنون نہ سقم نہ نوعاً سے انواع کے بلاء۔ قال: و تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأُمْسَيْتَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الصَّبَاحِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ لِفَالِقِ الْأَسْبَاحِ۔ مَرَّتَيْنِ۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِیْ أَدْعَبَ اللَّیْلَ یَمُدُّدِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ بِرَحْمَتِهِ وَنَحْنُ فِیْ عَافِیَةٍ۔ وَ یَقْرَأُ آیَةَ الْكُرْسِیِّ وَ آخِرَ الْحَشْرِ وَعَشْرَ آیَاتِ مِنَ الْمَافَاقَاتِ وَسُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِینَ تُمْسُونَ وَ حِینَ تَصْبُحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ عِشْنَا وَ حِیْنَ تُظْهِرُونَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَمِیْتِ وَ یُخْرِجُ الْمَمِیْتِ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِی الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبُّوحٌ رَّحْمَتُكَ عَصَبُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبِیْحَاتُكَ اِنِّیْ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاعْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

حمد ہے اس اللہ کی جس نے اپنی قدرت سے رات کو ہٹایا اور اپنی رحمت سے دن کو نکالا اور ہم خیر و عافیت سے ہیں پھر پڑھے آیتہ الکرسی اور سورہ حشر کی آخری آیات اور سورہ صفات کی دس آیتیں اور کہیں سبحان ربک رب العزۃ

عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ، پاک ہے وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں رات کو اور دن کو اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مردے کے بعد زمین کو بکھر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے اسی کی رحمت اس کے غضب سے پہلے ہے ، اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں قوت بل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے اور تجھ پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے ۔

۲۱۔ عَلٰی بْنِ اِبْرٰہِیْمَ ، عَنْ اَبِیْہٖ ، عَنْ اَبِیْ عَمْرِو ، عَنْ مُغَاوِیَہِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ **ؑ** : **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ وَاسْتَعِیْنُکَ وَاتَّقِ رَبِّیْ وَ اَنَا عِبْدُکَ ، اَصْبَحْتُ عَلٰی عِبْدِکَ وَ وَعِیْدُکَ وَ اَمِنْ بِوَعْدِکَ وَ اُوْفِیْ بِعَهْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ ، وَلَا اَسْـَٔوْلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِکَ لَہٗ وَ اَشْہِدُ اَنْ لّٰہَ عِبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ، اَصْبَحْتُ عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ کَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلِمَہٗ اِبْرٰہِیْمَ وَ دِیْنَ نَبِیْہٖ ، عَلٰی ذٰلِکَ اَخْبَاوْا اَمَوُوْا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ، اللّٰهُمَّ اَحْبِبْنِیْ مَا اَحْبَبْتَہِیْ بِہٖ وَ اَمْنِیْ اِذَا اَمْسَیْتُ عَلٰی ذٰلِکَ وَ اَبْعَثْنِیْ عَلٰی ذٰلِکَ ، اَنْتَ بِنِیْ اَبْنِیْ بِذٰلِکَ وَ شَرَّ اَمَلٍ وَ اَبْسَلِیْکَ ، اِلَیْکَ الْجَنّٰتُ مَلْبُوْرٰتٌ اِلَیْکَ قُوْصٰتُ اَمْرِیْ ، اَلْ اَمَلُ اَبْعَثْنِیْ اَسْـَٔلُ بِہٖ اَعْمَہٗ غَیْرِہُمْ بِہُمْ اَنْتُمْ وَ اِنَّا ہُمْ اَتُوْنِیْ وَ بِہِمْ اَقْتَدِیْ ، اللّٰہُمَّ اَحْمِلْہُمْ اَوْ لَیْسَ بِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَحْمِلْہِیْ اَوْ لَیْسَ بِیْ اَوْ لَیْسَ بِیْ اَعْدَاہُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَلْحَقْنِیْ بِالْمَقَالِیْحِیْنَ وَ اَنَامِیْ مَعَہُمْ ۔**

۲۱ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یوں دعا کر دے خدا یا حمد تیرے ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی اور تیرے وعدے پر ہوں اور تیرے وعدہ پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بجز تیرے عہد کو پورا کرنے والا ہوں مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے جو وعدہ لا شریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عہد و رسول ہیں ، میں فطرت اسلام ، کلمہ اخلاص ، ملت ابراہیم اور دین محمد پر ہوں انشاء اللہ اسی پر سزا جہنمیتا ہے اور اسی پر میرا مرنے کا ہے خدا یا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا ، میں تیری مرضی کا خواستگار ہوں اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میرا پشت پیادہ تو ہو ہے اور تیرے ہی سپرد میرا معاملہ ہے اے محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں انہی کی اقتدا کرتا ہوں خدا یا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے اور مجھے صالحین میں داخل کر میرے آبا و اجداد انہی کے ساتھ ہوں ۔

۲۲۔ اَبُو عَلِیِّ الشَّعْرَفِیْ ، عَنْ نَجَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ذِکْرَہٗ ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ

قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَلِمَنِي شَيْئاً أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَ إِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ : قُلْ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحَمِّدَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ ، اللَّهُمَّ ادْخُلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ ادْخَلْتَ فِيهِ عَمْدًا وَ آلَ عَمْدٍ وَ أَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ نَجْدًا وَ آلَ نَجْدٍ وَ صَلِّ اللَّهُ عَلَى عَمْدٍ وَ آلِ عَمْدٍ . »

۲۲۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا ایسی بتائیے کہ صبح و شام پڑھا کر دل فرمایا کہو حمد ہے اس خدا کے جو جو چاہتا ہے کر لے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لاتی ہے جس طرح وہ پسند کرے، حمد ہے اس خدا کے لئے جو اس کا اہل ہے۔ خداوند مجھے داخل کر ہر اس نیکی میں جس میں تو نے محمد و آل محمد کو داخل کیا ہے اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد و آل محمد کو نکالا ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ : عَنْ فَرَاتِ بْنِ الْأَحْتَفِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَهْمَا مَرَّكَتَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَتْرُكْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ : « اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَسْتَغْفِرُكَ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَ فِي هَذَا الْيَوْمِ لِأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَهْلِ لَعْنَتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ فِي هَذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانِهِمْ وَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ مِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ ، إِنْتُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسْقِيَنَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَا أُنْزِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَ فِي هَذَا الْيَوْمِ بَرَكَهَةً عَلَى أَوْلِيَائِكَ وَ عِاقِبَاءَ عَلَى أَعْدَائِكَ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَ عَادِ مَنْ عَادَاكَ : اللَّهُمَّ احْصِي لِي بِالْإِيمَانِ وَ الْإِيمَانِ كُلِّ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّنِي صَغِيرًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَ الْأَمْوَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَهُمْ وَ مَمَوَاتَهُمْ ، اللَّهُمَّ احْفَظْ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ الْإِيمَانِ وَ انصُرْهُ تَنْصُرَ عَزِيزًا وَ افْتَحْ لَهُ فَتْحًا سِيرًا وَ اجْعَلْ لَهُ وَلِيًّا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ، اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَ فُلَانًا وَ الْفِرْقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى رَسُولِكَ وَ وِلَاةِ الْأَمْرِ بَعْدَ رَسُولِكَ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ وَ شَبِيعَتِهِمْ وَ أَسْأَلُكَ الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِكَ وَ الْإِفْرَارَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ وَ التَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ وَ الْمُحَافَظَةَ عَلَى مَا أَمَرْتَ بِهِ لِأَنْتَ بِي بِهِ بَدَلًا وَ لَا أَشْتَرِي بِهِ ثَمًّا قَلِيلًا ، اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَ قَبِلْ كَرَّ مَا قَضَيْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكَ وَ تَعَالَيْتَ ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَ مَا تَقَرَّرْتُ بِهِ إِلَيْكَ مِنْ خَيْرٍ فَصَاعِفِي أَصْعَافًا [مُضَاعَفَةً] كَثِيرَةً وَ آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ [رَحْمَةً وَ] أَجْرًا عَظِيمًا ، رَبِّ مَا أَحْسَنَ

مَا ابْتَلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَا عَظَّمْتَنِي وَأَطْوَلَ مَا عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَمَّرْتَ عَلَيَّ ، فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلَهِي كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَيْهِ ، مِلَّةَ السَّمَاوَاتِ وَمِلَّةِ الْأَرْضِ وَمِلَّةَ مَا شَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لَوَجْهِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امورِ انسانہ میں سے کوئی بات چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن ہر صبح دشام یہ کہنا نہ چھوڑو یا اللہ اس صبح کو اور اس دن کو تجھ سے طلبِ مغفرت کرتا ہوں ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برأت ظاہر کرتا ہوں ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہم جن مشرکین کی سلطنت میں ہیں اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بد قوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خداوند اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر۔

خداوند دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خداوند اس صبح کے طلوع سے غروبِ آفتاب تک امن و امان کو ہمارے لئے قائم رکھے۔

خداوند امیرے والدین کو بخش دے اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انھوں نے یمین میں مجھ پر رحم کیا ہے اور بخش دے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خداوند انا کو جانستہاں کے پلٹے کر جلنے کی جگہ اور مقام کو خدا یا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلبہ والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسانی سے ان کو فتنہ دے اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مدد دیا ہوا بادشاہ دے۔

خداوند اسلافِ فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنھوں نے تیرے رسول کی اور رسول کے بعد اویمان امر کی مخالفت کی اور ان کے بعد جو آئندہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور جو تو نے حکم دیا ہے اس کی حفاظت کرتا ہوں میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا اور نہ اپنے ایمان کو تنھوڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

خدا یا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور بچالے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے فیصلہ کیا ہے اور تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ تیری ذات صاحبِ برکت و برتری ہے اے پاک ذاتِ تو بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی حاصل کی ہے اسے کئی گنا بڑھادے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجرِ عظیم، یا رب تو کتنا اچھلے وہ جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا اور کتنا گراں قدر ہے وہ عہدہ جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے

اشرکنا ہوں کو چھپا یا ہے اسے خدا تیرے لئے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جس کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لئے ہے۔

۲۴۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ : عَنْ حَقَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَالَ : «مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ» لَاحُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَمِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَصَلِّي أَوْ حِينَ لَمْ يَزَلْ يَوْمَهُ ذَلِكَ، شَبَّأَ بَكْرُهُ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

۲۵۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَدُبُرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ : «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَاحُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَمْوَنَهَا الرِّيحُ وَالْبَرَسُ وَالْجُنُونُ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا مُجِئًا مِنَ الشَّقَاءِ وَكُتِبَ فِي السَّعَادَةِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بِسْمِ اللہ الرحمن الرحیم لآ حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم خدا اس سے شر بلاؤں کو دور رکھتے ہیں جن میں کم از کم استقامت برص، جنون ہے اگر وہ مرد شقی ہوگا تو فوراً سرور اشیاء سے اس کا نام کاٹ کر شر و سعد میں داخل کر دے گا۔

۲۶۔ وَفِي رِوَايَةِ سُعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : أَمْوَنُهُ الْجُنُونُ وَالْجُدَامُ وَالْبَرَسُ وَإِنْ كَانَ تَمِيَّانَ جَوْتُ أَنْ يُخَوَّ لَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّعَادَةِ .

۲۶۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ان بیماریوں میں جنون و جذام برص ہے اگر وہ شقی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکوں میں داخل کرے گا۔

۲۷۔ عَنْهُ . عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَنِّمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُسَبِّحُ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُعْصِي لَمْ يَحْفَ شَيْطَانًا وَلَا سُلْطَانًا وَلَا بَرَصًا وَلَا جُدَامًا ، وَلَمْ يَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : وَأَنَا أَقُولُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ .

۲۷۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو اور تین بار شام کو کہجے اور اسے ششہزار سے ڈرے سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

۲۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ مَنَّانِ بْنِ عَمِيٍّ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْقَدَاةَ وَالْمَغْرِبَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » - سَبْعَ مَرَّاتٍ - فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُنُونٌ وَلَا جُدَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعًا مِنَ الْبَلَاءِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے گا اس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

۲۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْبَقِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَلَا تَسْطُرْ رَجُلَكَ وَلَا تَكَلِّمْ أَحَدًا حَتَّى تَقُولَ مِائَةَ مَرَّةٍ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْقَدَاةِ فَقَدْ قَالَهَا دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ مِائَةَ نَوْعٍ مِنَ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَذْنَى نَوْعٍ مِنْهَا الْبَرَصُ وَالْجُدَامُ وَالشَّيْطَانُ وَالسُّلْطَانُ .

۲۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو بغیر سر پہیلائے اور کسی سے کلام کئے سو مرتبہ کہو ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو ایسا کہے گا اللہ اس سے ایک سو بلاؤں کو دور رکھے گا جن میں گھٹیا ، برص و جذام اور شرعی سلطان و سلطان ہے۔

۳۰۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَتَقَرَّرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِذَا بَارَأَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَ لَا يُعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ : أَعُوذُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَبِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا دَرَأَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا نَحَتَّ الشَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ وَمِنْ شَرِّ مَا كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ أَبِي مُرَّةٍ وَمَا وَادَ وَمِنْ شَرِّ الرَّسَبِ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفْتَ وَمَا لَمْ أَصِفْ ، قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ذَكَرْتُ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنَ السَّعْيِ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ دُرَيْتِهِ ، قَالَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَمْسَحَ : « سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - ثَلَاثًا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ رَوَالِ

يُغْنِيكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ غَايَتِكَ وَمِنْ فَجَاءَةِ يَقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي الْكِتَابِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزِّ وَفَوْتِكَ وَبِعَظَمِ سُلْطَانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِكَ .

۳۰۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام کو جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، حمد ہے اس
خدا کی جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور حمد ہے اس خدا کے لئے جو ہر چیز کی ذات و صفات
کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو بیان نہیں کر سکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق علم نہیں رکھتا
وہ جانتا ہے دریدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں ہر
اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جو اوپر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے اور دن میں
ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور نہیں بیان کیا
اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے ۔

ان اسمائے الہی کا ذکر امان ہے درندہ سے اور شیطان رحیم سے اور اس کی ذریت سے، امام نے فرمایا امیر المؤمنین
علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے "سبحان اللہ الملک القدوس" (تین بار) خدا یا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے
اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اجاگ آئے سے اور اس شقاوت کے پانے سے جس کا ذکر کتاب
میں ہو چکا ہے خدا یا میں تیری عزت و سلطنت اور شدید قوت اور عظیم شان حکومت اور خلق پر تیری تدر سے سوال کرتا ہوں

۳۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام
قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ يَقُولُ :
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُغِيثُ وَيُنْجِي وَهُوَ حَيٌّ لَا
يَمُوتُ يَدُودِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَ يَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ
هَمِّ الزَّانِ السَّاطِعِينَ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ فَإِنْ نَسِيتَ فَصَبَّ كَمَا تَقْضِي الصَّلَاةَ إِذَا نَسَيْتَهَا .

۳۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے مع طلوع فجر اور
وقت مغرب کے کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، اسی کی بادشاہت ہے اسی کی حمد ہے وہ زندہ کر تپا ہے اور مارتا ہے
اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے (دس مرتبہ) اور کہو میں سمیع و عظیم خدا سے پناہ مانگتا
ہوں شیطان کے و ساد سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے آفتاب کے طلوع
اور غروب سے پہلے اور اگر سمجھوں جاؤ تو اسی طرح ادا کر دیجیے نماز سمجھوں جانے پر ادا کرتے ہو۔

۳۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «أَسْتَعِذُّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَحْضُرُونِي» ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَقُلْ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَقْرُوضٌ هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ مَقْرُوضٌ مَحْدُودٌ يَقُولُهُ وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنْ فَاتَكَ شَيْءٌ فَأَقْصِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطانِ رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے مارتا اور جلاتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرض محمد وہ ہے یہ کہو قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب دس بار اگر نہ کہا ہو تو کہورات میں یا دن میں (جب یاد آئے)

۳۳۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «إِنَّ مِنَ الدُّعَاءِ مَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يَقْضِيَهُ يَقُولُ بَعْدَ الْقَدَاءِ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُعْصِي وَيُخَيِّبُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ [كُلُّهُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَيَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ» - عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِذَا نَسِيَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے۔ صبح کو دس بار کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ

اور دس بار کہے اعوذ باللہ السميع العليم اگر بھول جائے تو اس دعا کو ادا کرے۔

۳۴۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ شَيْئًا مَوْطَنًا غَيْرَ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ الْعَجْرِ يَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَيَسْتَعِثُّ مَا شَاءَ تَطَوُّعًا .

۳۴۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح فاطمہ سے بہتر وظیفہ میں کوئی تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لا الملک ولا الحمد و ہوا علی کل شیء قدیر اس کے علاوہ

خوشنودی خدا کے لئے جو پامپر ہو۔

۳۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَالَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي [وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَصَلَّى عَلَى نَحْوِ وَآلِ نَحْوِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَسَبَّحَ حَمْسًا وَتَلَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَهَلَّلَ حَمْسًا وَتَلَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمْدَ اللَّهِ حَمْسًا وَتَلَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً لَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الصَّبَاحِ مِنَ الْغَافِلِينَ وَ إِذَا قَالَهَا فِي الْمَسَاءِ لَمْ يَكُنْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَافِلِينَ .

۳۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے

اور دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور ۳۵ بار الحمد للہ - تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

۳۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرِ الثَّانِي عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يَعْلَمَنِي دُعَاءَ فَكُتِبَ إِلَيَّ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَيْئًا ، وَإِنْ زِدْتَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَأَكَ فِي خَلْقِكَ فَهُوَ لِكُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى يَقَعْلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ .

۳۶۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے انھوں نے کہا صبح و شام کہا کرو

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَيْئًا

اگر اس پر کچھ زیادہ کرو تو بہتر ہے بھراؤنی حاجت بیان کرو، ہر شے اذن خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے

۳۷۔ الْحُسَيْنِ بْنِ نَحْوٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ دَاوُدَ التَّوْقِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَدْعُ أَنْ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَيْتَ : اللَّهُ اللَّهُ أَجْمَلُ فِي دَرْجَتِكَ الْحَبِيبَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ ، فَإِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ : هَذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَحْزُونِ .

۳۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے مت کو ترک اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو

اللہم اجعلنی فی درجۃ المحبۃ الی تجعل فیہا من تریہ
میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے یہ دعا خزانۃ الہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

۳۸۔ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَسَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِیدٍ الْمُکَارِبِی، عَنْ أَبِي حَازِمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا عَنَى بِقَوْلِهِ: «وَابْرَاهِیمَ الَّذِی وَفَّی»؟ قَالَ: کَلِمَاتٍ بَالِغَ فَبِیْرٍ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: کَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَرَبِّی مَحْمُودٌ أَصْبَحْتُ لَا أَشْرُکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا أَدْعُو مَعَهُ إِلٰهًا وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِیًّا۔ ثَلَاثًا۔ وَإِذَا أَمْسَى قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی کِتَابِهِ: «وَابْرَاهِیمَ الَّذِی وَفَّی»، قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِی نَوَاجٍ: «إِنَّهُ کَانَ عَبْدًا شَکُورًا»؟ قَالَ: کَلِمَاتٍ بَالِغَ فَبِیْرٍ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: کَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ أَشْهَدُکَ مَا أَصْبَحْتُ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَاقِبَةٍ فِی دِیْنٍ أَوْ دُنْيَا فَإِنَّ شَہَادَتِکَ وَحَدِّکَ لَا شَرِکَ لَکَ، فَلَمَّا أَلْحَمَدُ عَلَیْ ذَٰلِکَ وَلَکَ الشُّکْرُ کَثِیرًا، کَانَ یَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثًا، قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِی یَحْیٰی: «وَحَنَانًا مِنْ لَدُنْ وَرَکُوتٍ»؟ قَالَ: تَحَنُّنُ اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَلَغَ مِنْ تَحَنُّنِ اللّٰهِ عَلَیْهِ؟ قَالَ: کَانَ إِذَا قَالَ: یَا رَبِّ! قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِّکَ یَا یَحْیٰی.

۳۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔
فرمایا وہ چند کلمات تھے تو لایف الہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تھے فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے
میں نے صبح کی در آنحالیکہ میرا رب معبود ہے میں نے صبح کی در آنحالیکہ میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں اور نہ میں اس
کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (میں بار بار) اور جب شام ہوئی تو یہی تین بار کہتے
اس پر خدا نے فخران میں نازل کیا۔ و ابراہیم الذی وفی، میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارے میں فرمایا ہے
إِنَّهُ کَانَ عَبْدًا شَکُورًا۔ فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے۔ فرمایا صبح کو کہتے تھے
میں نے اس کو اہی کے ساتھ صبح کی کر دین و دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے دھندلا شریک یہ سب تیری طرف سے
ہے اس پر میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے
میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ حنانا من لدنا و رکوتہ، فرمایا اللہ
کی ان پر مہربانی تھی میں نے کہا وہ کس شان سے تھی۔ فرمایا جب وہ کہتے تھے یا رب تو خدا کہتا تھا۔ بلیک لے سیکھی۔

انچاسواں باب سوتے اور جاگتے وقت کی دعا (باب ۴۹)

﴿الدُّعَاؤُ عِنْدَ النَّوْمِ وَالْإِثْبَاوِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ نَجَّيَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، جَمِيعًا عَنْ بَكْرِ بْنِ نَجَّيَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ جَبِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّاهُ فَهَرَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ فَحَبَّرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ فَقَدَّرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّسِي الْمَوْتَى وَ يُمَيِّتُ الْأَحْيَاءَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ حَرَّجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيَا، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي احْتَبَسْتُ نَفْسِي عِنْدَكَ فَأَحْبَسْهَا فِي مَحَلِّ رِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَإِنْ رَزَقْتَهَا [إِلَى بَدَنِي] فَأَرِزْهَا مُؤَمِّنَةً غَارِقَةً بِحَقِّ أَوْلِيَائِكَ حَتَّى تَتَوَفَّاهَا عَلَى ذَلِكَ.

۲۔ سرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم سے کوئی بستر خواب پر جلتے تو کہے۔ خداوند ایدے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹنا کہ ایمان لانے والی ہو اور تیرے اولیاء کے حق کو پہچاننے والی ہو اور اس حالت پر اس کو موت دینا۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَجَّيَا، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَشَدُّ كَلَامٍ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي بَقَايَ نَفْسِي.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور شیطان سے بیزار

ہوں یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ كَانَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنْأَمِي وَفِي يَقْظَنِي .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جلتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے راوی نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا اور پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر نہاتے تھے میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی۔ خداوند امیری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِخْلَامِ وَمِنْ سُوءِ الْأَخْلَامِ وَأَنْ يَلْعَبَ بِي الشَّيْطَانُ فِي الْبَقَاةِ وَالْمَنَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے امیر المؤمنین صلوٰات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوند میں تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جب ہونے سے بیدار ہوں سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں فریب دے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ : وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا أَخَذَتْ مَضْجَعَكَ فَكَتَبَ اللَّهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَسْبِيحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْوِدَتَيْنِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَاتِ وَعَشْرًا مِنْ آخِرِهَا .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوٰات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۳ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ پھر آیت الکرسی پڑھو اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس برب الناس پڑھو اور پھر سورہ الصافات کی دس اول اور دس آخر کی آیات پڑھو۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ عَنْ أَخِيهِ أَنَّ شَهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قُلْ لَهُ : إِنَّ امْرَأَةً تَقْرَأُ عَنِّي فِي

الْمَنَامُ بِاللَّيْلِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : اَحْمَدُ مَسْحَاؤُ كَثِيرٍ اَللّٰهُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَبَسَّجَ اَللّٰهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَ اَحْمَدِ اَللّٰهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ قُلْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ . لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ يُغْنِي وَ يُغْنِي وَيُغْنِي بِمَدَدِ الْخَيْرِ وَلَهُ اَحْتِلَاكُ الْاَثَلِ وَالشَّيْءُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . - عَشْرَ مَرَّاتٍ -

۷۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک تسبیح لو اور اس پر ۳ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار سبحان اللہ اور پھر کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت ویکمیل بید الخیر ولہ اختلاف الیں والنہار دہوا علی کل شیء قدير دس بار۔

۸۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَنَسِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَنَا . فَقَالَ : يَا بَنِيَّ قُلْ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعِزِّهِ ، وَأَعُوذُ بِقُدْرَتِهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ ؛ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمُحَمَّدٍ عَمَّا فِي اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ مَعِينَةٍ أَوْ كَيْفَةٍ بَلِيٍّ أَوْ غَيْرٍ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الشَّوَاعِقِ وَالْبَرَدِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ . قَالَ مُعَاوِيَةُ : وَيَقُولُ الصَّبِيُّ : الطَّبِيبُ ، عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ : الْمُبَارَكُ . قَالَ : نَعَمْ يَا بَنِيَّ الطَّبِيبُ الْمُبَارَكُ

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے آپ کے پاس آئے اور کہا بابا جان میں سونا چاہتا ہوں فرمایا بیٹا کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور پناہ مانگتا ہوں خدا کی عظمت دعوت و قدرت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے ہرگز زندہ اور ضرر رساں کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا ، دن میں ہو یا رات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے اور بحالیوں اور برکت کے شر سے یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر راوی کہنت ہے کہ انھوں نے کیا ۔ اسے بابا جان کیا ذکر رسول کے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں فرمایا ہاں بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : إِذَا انْطَمَعَتْ أَنْ لَا يَهْتَ تَبْلُغَ حَتَّى تَعُوذَ بِأَحَدِ عَشَرَ حَرْفًا ؛ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا ؟

قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزِّ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِدَفْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَنْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمُلْكِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَبِأَمْرِهِ وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبِرَأْؤُهُ» . وَتَعُوذُ بِهِ كُلَّمَا شِئْتَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے ، ان گیارہ کلمات سے پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے ، قدرت خدا سے ، جلال خدا سے ، قوت خدا سے ، جمال خدا سے ، جلال خدا سے ، رفیع خدا سے ، منع خدا سے ، جمع خدا سے ، سلطنت خدا سے ، وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ تَجْبِجٍ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : «إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ وَصَلَّتْ جَنَّتِي الْأَيُّمُونَ [لِلَّهِ] عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا لِلَّهِ مُسْلِمًا قَوْمًا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ» .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لئے لیٹو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے اپنا دامن پہلو اللہ کی خوشنودی کے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھا ہے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَمَانَ ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقُلْ : «سُبْحَانَ رَبِّ السَّمِيعِ وَالْإِلَهِ الْمُرْسَلِينَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» . يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیے اے بیویوں کے رب ، اے مرسلین کے خدا اے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لئے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «إِذَا قُمْتَ بِاللَّيْلِ مِنْ مَنَامِكَ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي لَا حَمْدَ وَاعْبُدُهُ فَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الدَّيْلِ فَقُلْ : سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ

عَسَىٰ كَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ، عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِذَا قُمْتُ فَانْظُرْ فِي آفَاقِ السَّمَاءِ وَقُلْ، اللَّهُمَّ لَا يُؤَارِي مِنْكَ لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَلَا بَحْرٌ لَحِيرٌ تُدْلِجُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُدْلَجِ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خَائِفَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا نَجْمِي الضُّدُورُ، غَارِبِ النُّجُومِ وَنَامَةِ الْعُيُونِ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَالَمِينَ وَإِلَهُ الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے چوٹ کو تو کہو حمد ہے اس خدا کی جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا، میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس ہی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو تو کہو سبحوح قدوس رب الملائکۃ والروح، اس کی رحمت اس کے غیب سے آگے ہے اسے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو واحد و یکتا ہے میں نے بد اعمالی کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خداوند! انہیں پھیلاؤ تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ بروج والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تیرے بستر میں اور نہ وہ دریاؤں کی طغیانی جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے۔ اسے خدا تو آنکھوں کی نیانت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں۔ اسے جی و قیوم رات کو تجھے بنیسنہ آتی ہے نہ اونٹ نہ اونٹ کا بچہ میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے اور حمد کا سزاوار ہے وہ خدا جو رب العالمین ہے۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَحَمَّادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ جَمْعًا، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ آخِرَ اللَّيْلِ يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَسْمَعَ أَهْلُ الدَّارِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَى هَوْلِ الْمُطْلَعِ، وَوَسِّعْ عَلَيَّ ضَبَقَ الْمُتَجَبِّعِ وَأَرْدُقْنِي خَيْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَأَرْدُقْنِي خَيْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ،

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے تو اسٹی بلند آواز سے جے گھر والے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے خدا یا میری مدد کر تا قبر سے نکلتے ہوئے اور میرے لئے شگ کی قبر کو کشادہ کرنا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: تَقُولُ إِذَا أَرَدْتَ النَّوْمَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنِّي أُرْسِلُهَا فَأَحْفَظُهَا،

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدایا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کر۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقَبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنْ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً وَحِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذَلِكَ خَمْسِينَ عَاماً، وَقَالَ يَحْيَى: فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ ذَلِكَ، وَقَالَ: يَا أَبَا نَعْمٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَزَيْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيداً.

۱۵۔ ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہیے تو خدا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے یہی نے کہا۔ سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو شکیب پاد گے۔

توضیح ۱۔ صورت تجربہ کی یہ ہوگی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گزارے ہوں اس عمل سے پہلے توجہ یہ عمل کرے گا تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا جو بے ہوش ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۃ شوریٰ میں ہے جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں ہی سے پہنچی ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: (اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ، فَإِذَا قَامَ مِنْ تَوْبِهِ قَالَ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ الشُّكْرُ، وَقَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ عِدَّةَ مَنَامِهِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: (هَدَاهُ اللَّهُ إِلَى آلِهِ الْأَهْوَ وَالْمَلَائِكَةُ، وَآيَةِ السَّجْدَةِ وَ كَيْلِ يُوْسُفَ شَيْطَانٍ يَحْفَظُنِي مِنْ مَرَدَّةِ الشَّيَاطِينِ، شَأْوُوا أَوْ أَبَوْا وَمَعَهُمَا مِنَ اللَّهِ ثَلَاثُونَ مَلَكًا يَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَسْبِّحُونَهُ وَيَهْلِلُونَهُ وَيَكْبِّرُونَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى أَنْ يَنْسَبِيَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مِنْ تَوْبِهِ وَثَوَابَ ذَلِكَ لَهُ).

۱۶۔ سہ ماہیا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جا لے تو فرماتے خدایا میرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں اور جب سو کر اٹھ تو کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جان بچا ہے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

فرمایا جو کوئی تین مرتبہ سوتے وقت آیتہ کرسی پڑھے اور سورۃ آل عمران کی یہ آیت شہداء اللہ لا الہ الا ہو والملائکہ و اولو العلم تماماً باسط اور آیتہ سحریہ (سورت اعراف) ان ربکم الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی لیل و النہار طلبہ خیمتا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بہ امرہ لا الہ الا ھو فاعلم ان اللہ رب العالمین اور آیتہ سجده کی پڑھے تو اس کی حفاظت کئے دو شیطان مقرر کئے جاتے ہیں سرکش شیاطین میں سے چاہے وہ سرکش چاہیں یا نہ چاہیں و غرض یہ ہے کہ جب دو شیطانوں کو محافظہ دیکھیں گے تو بہت زیادہ غناک ہوں گے ایسے ہی موقع کے لئے کہا گیا ہے۔ عدد شود سبب نیرگر خدا خواہد۔ اور ان دونوں کے ساتھ تیس فرشتے اس کے لئے خدا کی حمد اور تسبیح و تہلیل تکبیر کرتے ہیں اور جب تک وہ مومن بیدار ہو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۱۷۔ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْکُوفِیُّ . عَنْ حَمْدَانَ السَّالَسِیِّ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیدِ . عَنْ أَبَانَ . عَنْ عَلَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَاعَةَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ قَرَأَ آخِرَ الْكِتَابِ عِنْدَ النَّوْمِ إِلَّا نَقَطَ فِيهِ السَّاعَةُ الَّتِي يُرِيدُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ التَّوْقَلِيِّ . عَنْ الشَّكُونِيِّ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أَرَادَ شَيْئًا مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَحْدَمَ صُحْبَهُ فَلْيَقُلْ : (بِسْمِ اللَّهِ) اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِنِي مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ ، وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْفَاقِلِينَ . أَفَوْهُ سَاعَةٌ كَذَا وَكَذَا . إِلَّا وَكَتَلَهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ مَلَكًا يَنْتَبَهُ تِلْكَ السَّاعَةَ .

۱۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لئے بستہ چھوڑنا چاہتا ہے اس کو کہنا چاہیے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف و ڈر اپنی تدبیر سے اور بت بھلا مجھے اپنا ذکر کرنے سے اور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے میں فلاں بیدار ہو جاؤں خدا ایک فرشتہ کو معین کر لے گا کہ وہ اسی گھڑی اسے جگا دے۔

پچاسواں باب

گھر سے باہر نکلنے وقت کی دعا

۵ (اللَّعَاءُ إِذَا خَرَجَ الْإِنْسَانُ مِنْ مَنْزِلِهِ) (باب) ۵۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ . عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِيِّ . عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ :

رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحَرِّجُ لِي شَفَعْتُ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ ، فَقُلْتُ : (إِنِّي رَأَيْتُكَ تُحَرِّجُ لِي شَفَعْتُكَ حِينَ خَرَجْتَ قَهْلُ قُلْتُ شَيْئًا ؛ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ : «اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، تَلَانَا - بِاللَّهِ أَخْرُجْ وَبِاللَّهِ ادْخُلْ وَعَلَى اللَّهِ أَنْتَ كُلُّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - «اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِي وَجْهِ هَذَا يَحْيَى وَاحْتَمِلْ لِي يَحْيَى وَقَبِي شَرَّ كُلِّ ذَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» لَمْ يَزَلْ فِي صَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَرُدَّ اللَّهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ فِيهِ .

عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ مِثْلَهُ .

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلتے ہوئے دروازہ پر گئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر بار زبان سے کالتا ہوں، اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا پر میرا توکل ہے (میں بار) پھر مجھے خداوند امیر سے اوپر نیکی کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر اور مجھے ہر حیوان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والے ہے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے۔

ایسی ہی ایک اور روایت ابو ایوب سے مروی ہے۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَوَافَقَنِي حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ : بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ : كُفِّتَ فَإِذَا قَالَ : آمَنْتُ بِاللَّهِ ، قَالَا : هُدِيتَ ، فَإِذَا قَالَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، قَالَا : وَكُفِّتَ فَيَنْتَحِي الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : كَيْفَ لَنَا بِمَنْ هُدِيَ وَكُفِّي وَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكْتُ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُفُوكَ وَفِي ؛ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكْتُ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُفُوكَ وَإِنْ رَفَضْتَهُمْ لَمْ يَرَفُضُواكَ ، قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَعْطِهِمْ [مِنْ] عَرَضِكَ لِيَوْمٍ فَقَرَّكَ وَفَاقَكَ .

۲۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دروازہ سے نکلتے گئے

تو میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا۔ اسی پر تکیہ ہے اسے ابو حمزہ جب کوئی گھر سے نکلتے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتے ہیں بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب

پورا ہوا اور جب وہ کہتا ہے میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی اور جب وہ کہتا ہے تو کلت علی اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پر ہم کیسے قابو پائیں جو ہدایت یافتہ ہو جس کی ہم پوری ہو گئی ہو اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ خداوند آج میری یہ فرض تجھ سے ہے اسے ابو حمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑو گے تو لوگ تم کو نہ چھوڑیں گے اگر تم ان کو ترک کر دو گے تو وہ نہ کریں گے یعنی تمہارے مخالفین درپے آزار رہیں گے اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام ہی کئے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا اپنی اس دنیوی آبرو کو ان بدبختوں کی نذر کر دو اور نفروفاقت میں بسر کرو لا اللہ قیامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ شَقَّائِهِ تَنَحَّرَ كَانَ قَعْلُكَ لَهُ، فَقَالَ: أَقَطَّعْتَ لَذَلِكَ يَا سَامِئِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلَتْ فِدَاكَ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ تَكَلَّمْتُ بِكَلَامٍ مَا تَكَلَّمُ بِهِ أَحَدٌ قَطُّ إِلَّا كَفَاهُ مَا أَمَعَهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَتِهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي بِهِ قَالَ: نَعَمْ مَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ: بِسْمِ اللَّهِ حَسْبِيَ اللَّهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ أُمُورٍ كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَمَعَهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَتِهِ.

۳۔ ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذن دخول چاہا۔ حضرت تشریف لائے در آنجا آپ کے درون ہونٹ ہلتے تھے میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اسے ثمالی تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے میں نے کہا۔ ہاں، میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ اسے ابو حمزہ واللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے مگر یہ کہ اللہ نے اس کی ویرا پوری کی جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو میں نے کہا مجھے بتائیے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی میرے لئے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے یا اللہ میں تجھ سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہو گی بر لائے گا۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَابِ دَارِهِ: «أَعُوذُ بِمَا عَادَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي إِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ يَمُتْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ تَصَبَّ لَأُولِيَاءِ اللَّهِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ السَّبَاحِ وَالْمُهَوَّمِ وَمِنْ شَرِّ رُكُوبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا، أُجِبَ

تَقْسِي بِاللهِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ، غَفَرَ اللهُ لَهُ وَتَابَ عَلَيْهِ وَكَفَاهُ أَلْهَمَ وَحَجَرَهُ عَنِ الشَّوْءِ وَعَصَمَهُ مِنَ الشَّرِّ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اسے چاہیے کہ کچھ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیطاں کے شر سے اور ان لوگوں کے شر سے جو اذیلے خدا کے دشمن ہیں اور جن سے انس کے شر سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجالانے سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو ہر اس شر سے جسے اللہ بخش دے اور توبہ قبول کرے اور وہ یہ کہ وہ میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے اور مجھے شر سے بچائے رکھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنَزْلِكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَبِيرَ مَا خَرَجْتُ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَهُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ وَنِ فَضْلِكَ وَأَتِمِّمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَمْلِكْنِي فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَقَّنِي عَلَى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ پر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے۔ خداوند میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس سے نکلنے میں میرے لئے بہتر ہو اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو، یا اللہ اپنے فضل کو مجھ پر زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی قوت دے اور مجھے رغبت دے ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے دین پر موت دے اور اپنے رسول کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذَا خَرَجَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ بِيكَ خَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هَذَا وَارْزُقْنِي قُوَّةَ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَطَهْرَهُ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ مَا فِيهِ ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ خَرَجْتُ قِبَارِكُ لِي فِي خُرُوجِي وَانْقَعْبِي بِهِ ، قَالَ : وَإِذَا دَخَلَ فِي مَنَزِلِهِ قَالَ ذَلِكَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلے تو فرماتے یا اللہ تیری مدد سے ہو، نکلا ہوں۔ میں نے تیری

فرمانبرداری قبول کی ہے تب پر ایمان لایا ہوں اور میں نے تجھ پر توکل کیا ہے خداوند آج کے دن مجھے برکت دے اور کامیابی فتح و نصرت، پاکیزگی اور ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ، بسم اللہ، یا اللہ، واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں میں میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے اور فرمایا جب گھر میں داخل ہو تو بھی یہی کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الزَّيْزَعِ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يُطَلِّقُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ لَا يَحُولُ وَبِسْمِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ بَلَّ يَحُولُ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُنْعَرِضًا لِرِذْقِكَ فَإِنِّي بِهِ فِي غَافِقَةٍ .

۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلنے تو فرماتے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں اللہ کی مدد اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اسے خدا تیری مدد اور قوت سے رزق کی جستجو میں غایت کے ساتھ مجھے عطا کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ قَوْلَهُ اللَّهُ أَحَدُ جِبِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَزَلْ فِي حِفْظِ اللَّهِ عَنْ وَجَلٍ وَكَلا تَمُوتُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلنے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا گھر واپس آنے تک۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَّاحِ الْحَدَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا أَرَدْتَ الشَّقْرَ قِفْ عَلَى بَابِ ذَاكَ وَأَقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَامَعِيَ وَسَلِّمْ مَنِي وَسَلِّمْ مَامَعِيَ وَبَلِّغْ مَامَعِيَ بِأَلَا غَا حَسَنًا ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا آيَةُ الرَّجُلِ يَحْفَظُ وَلَا يَحْفَظُ مَامَعَهُ وَسَلِّمْ وَلَا يَسْلَمْ مَامَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَامَعَهُ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو تو اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہرو اور سورہ الحمد اللہ اپنے سامنے اور داہنے اور بائیں پر ٹھہرو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور ہر کہو خدا خدا مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ

ہیں۔ بہترین ہدایت۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں محفوظ رہتا ہے اور جو اس کے آس پاس ہو محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو سلامت نہیں رہتا اور پہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

۱۰۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ نُحَيْلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي بَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَّزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ : «بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ لِأَحْوَلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کہے میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اس پر توکل کیلئے اور سوائے اللہ کے کسی سے مدد اور توت درکار نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَاحِ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : يَأْصُبُاحُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا أَرَادَ سَفَرَ أَقَامَ عَلَى بَابِ دَارِهِ يُلْقَاءُ وَجْهَهُ الَّذِي يَتَوَجَّهُ لَهُ فَقَرَأَ الْحَمْدَ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَالْمَعْوِذَتَيْنِ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَامَعِيَ وَسَلِّمْ مَنِي وَبَلِّغْنِي مَامَعِيَ وَبَلِّغْ مَامَعِيَ بِإِلَافِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ ، لِحَفَظَةِ اللَّهِ وَحَفَظْ مَامَعَهُ وَسَلِّمْ مَنِي وَبَلِّغْ مَامَعَهُ ، أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ جَلَّ يُحَفَظُ وَلَا يُحَفَظْ مَامَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغْ مَامَعَهُ وَيَسْلَمْ وَلَا يَسْلَمْ مَامَعَهُ» .

۱۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صبح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف، داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھے پھر آیت الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے اور پہنچا دے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہیں تو اللہ اس کی اور جو اس کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کرے گا اور صحیح سالم پہنچا دے گا۔ پھر فرمایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ خود تو بچ گیا ہو اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا اور وہ اپنی جگہ پر صحیح سالم پہنچا ہو اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہ پہنچا ہو۔

۱۲۔ تَهْمَنُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نُحَيْلٍ ، عَنْ ابْنِ قَضَائِلَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَمِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنَزِلِكَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ» . تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، فَتَلَقَاهُ الشَّيَاطِينُ فَتَضَرَّفُ وَتَضَرِّبُ الْمَلَائِكَةُ وُجُوهَهَا وَتَقُولُ : مَا سَبَّلَكُمْ عَلَيْهِ وَتَدْسُمْتَنِي اللَّهَ وَآمَنَ بِهِ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ وَقَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو سفر میں ہو یا حضر میں۔ تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے مل کر اسے لوٹانا چاہتے ہیں مگر ان کے منہ پر مار کر کہتے ہیں تم کو اس پر تباہ نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور کہتا ہے ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اکیاون وال باب

نماز سے پہلے کی دعا

(باب ۵۱)

﴿الدُّعَاءُ قَبْلَ الصَّلَاةِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّعْمَانِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ كَانَ مَعَ تَحِيٍّ وَآلِ تَحِيٍّ إِذَا قَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَمِيعَ الصَّلَاةَ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتُوجِّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيَّ صَلَاتِي وَآتَقَرُّ بِهِمْ إِلَيْكَ فَأَجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ : مَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَأَحْنَمْ لِي بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوَلَايَتِهِمْ ، فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ وَاحْتِمِلِي بِهَا ، فَإِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ نُصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفْتُ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مَعَ تَحِيٍّ وَآلِ تَحِيٍّ فِي كُلِّ عَافِيَةٍ وَبَلَاءٍ وَاجْعَلْنِي مَعَ تَحِيٍّ وَآلِ تَحِيٍّ فِي كُلِّ مَوْتٍ وَمُنْقَلَبٍ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحَبَّتِي مَحَبَّتَهُمْ وَمَمَاتِي مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلَا تَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ، إِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو یہ کہے گا وہ روز قیامت محمد و آل محمد کے ساتھ ہوگا جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں میں ان کو مقدم کرتا ہوں اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا

اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پر قادر ہے پھر نماز پڑھ۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہے یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمد و آل محمد کے ساتھ رکھ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں یا اللہ میری زندگی اور میری موت آل محمد کی سی زندگی اور موت ہو اور قیامت کے دن تمام مقامات پر میرا اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ میں اور وہ جدا نہ ہوں اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَقَمَهُ قَالَ : تَقُولُ قَبْلَ دُخُولِكَ فِي السَّلاَةِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ عَمَّا تُبْتَیْکَ رَافِعًا بَيْنَ يَدَیْ خَاجِنِیْ وَ اَتُوْجِّهْ بِہِ اِلَیْکَ اِنِّیْ فِیْ طَلَبِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِہُمْ وَ جِبْہَا فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِیْ بِہُمْ مُتَقَبَّلَةً وَ قَدْ تَبِیْ بِہُمْ مَقْشُورًا وَ دُعَائِیْ بِہُمْ مُسْتَجَابًا بِاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .

۲۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمد کو جانتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر، میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے اور ارحم الراحمین، میری دعا قبول کر۔

۳۔ عَنْہُ ؛ عَنْ اَبِیْہِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : شَہَدْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَبْلَ التَّكْبِیْرِ وَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِیْ مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُقْنِطْنِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِیْ مَكْرًا فَإِنَّہٗ لَا یَأْمُنُ مَكْرًا اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِیْكَ مَا سَمِعْتُ بِہَذَا مِنْ اَحَدٍ قَبْلَکَ فَقَالَ : اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكِبَاۓِرِ عِنْدَ اللّٰہِ الْبَاسَ مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ وَ الْقُنُوْطَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ وَ الْاَمْنَ مِنْ مَكْرِ اللّٰہِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رخ کئے مبرا رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گھانا پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلے لینے سے بے خوف نہیں ہوتا یا پس کر میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، فرمایا سنو سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونے کا اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

باولوال باب

دعا بعد نماز

(باب) ۵۲

(الدُّعَاءُ فِي آذَانِ الصَّلَاةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَيْرِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الرَّوَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَنِي عَنِّي وَبِي الْفَاقَةُ إِلَيْكَ أَنْتَ الْعَنِي وَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَيْكَ أَقْلَنِي عَنِّي وَسَوِّتْ عَلَيَّ دُنُوِّي فَأَنْصِلْنِي الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِقَبِيحٍ مَا تَعْلَمُ وَبَنِي، بَلِّ عَفْوَكَ وَجُودَكَ بِسَعْنِي، قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ سَاجِدًا وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْقَوْمِ يَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرَّ يَا رَحِيمَ أَنْتَ أَبَرُّ بِي وَأَبَى وَأُمِّي وَمَنْ جَمَعَ الْخَلَائِقَ أَقْبَلَنِي بِقَضَاءِ حَاجَتِي مُجَابًا دُعَائِي مَرَّ حَوْماً سَوَّيْ قَدْ كَشَفْتَ أَنْوَاعَ الْبَلَاءِ عَنِّي.

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے امیر المؤمنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے یا اللہ میں تیرا قرب چاہتا ہوں تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے اور تیری طرف حاجت مند ہوں تو نے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے بس آج میری حاجت بر لا اور جو برائی مجھ پر کیے اس میں عذاب نہ کر اپنے عفو کرم سے معاف کر۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا۔ اے دعا برداری کرنے پر مہیئر گاروں کی اے گناہ بخشنے والے، اے نیکی کرنے والے، اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے اور تمام مخلوق زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما، میری دعا قبول فرما اور میری آواز پر رحم فرما اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحُذَيْفِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْقُضَلِيِّ شَاذَانَ، جَمْعًا، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَابِقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ

إِذَا صَلَّى الصَّغِيرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ ، أَعْطَى خَيْرًا كَثِيرًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب میں بار کچے حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کر جائے گی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : يَقُولُ بَعْدَ الْمَشَاقِبِ : « اللَّهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَقَادِيرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَقَادِيرُ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ وَمَقَادِيرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيرُ النَّصْرِ وَالْجُدْلَانِ وَمَقَادِيرُ الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَفِي جَسَدِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي ، اللَّهُمَّ ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجَنِّ وَالْإِنْسِ ، وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِي إِلَى خَيْرٍ دَائِمٍ وَنَعِيمٍ لَا يَزُولُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغرب میں کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں اور دنیا و آخرت موت و حیات ، آفتاب و مہتاب اور نصرت و رسوائی اور فقری اور مال داری سب کی مقداروں کو جانتا ہے بلحاظ جسم میرے خاندان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے معاملات میں برکت نازل فرما ، دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بابرکت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو زائل نہ ہو۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ يَدِيهِ الْيُمْنَى : « يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ارحمني مِنَ النَّارِ » - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَيَدُهُ الْبُسْرَى مَرْفُوعَةً وَيَطْفِئُهَا إِلَى مَا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « أَجْزَيْبِي مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ » [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَامَ يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ ، وَيَقْلِبُ يَدَيْهِ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَامَ يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ « أَجْزَيْبِي مِنَ الْعَذَابِ [الْأَلِيمِ] ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، غُفِرَ لَهُ وَرُضِيَ عَنْهُ وَوُصِّلَ بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ ، وَقَالَ : إِذَا فَرَعْتَ مِنْ تَشْهِيدِكَ فَارْقَعْ يَدَيْكَ وَقُلْ : « اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً عَظِيمًا جَزَاءُ مَا لَا تُغَادِرُ دُنْبًا وَلَا أَرْتَكِبُ بَعْدَهَا مُحَرَّرًا مَا أَبْدَأُ وَعَافِي مَافَاةً لَا بَلْوَى بَعْدَهُ أَبْدَأُ وَاهْدِنِي هُدًى لَا أَضِلُّ بَعْدَهُ أَبْدَأُ وَاقْعَبْنِي يَا رَبِّ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَاجْعَلْهُ لِي وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي كِفَافًا وَرَضِيْنِي بِهِ يَا رَبَّنَا وَنُبِّ عَلَيَّ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ

يَا رَحِيمُ ، اَرْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ الشَّعِيرِ وَابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَاهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَبْلِغْ نِعْمًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِّي نَجَاتٍ كَثِيرَةً وَسَلَامًا وَاهْدِنِي بِهَذَاكَ وَأَعْنِي بِغَنَاكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ أَوْلِيَاءِكَ الْمُحْلَسِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نِعْمٍ وَآلِ نِعْمٍ آمِينَ قَالَ : مَنْ قَالَ هَذَا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَزَّ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ حَيًّا مَرْدُودًا نَاعِمًا مَسْرُورًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی دائیں اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے: اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچالے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کی ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ دائیں پر لے جلے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کے کہے اے عزت و بزرگی والے عذاب سے بچالے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ دائیں پر لے جلے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کے کہے۔ یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) اور دو دیکھیں محمد و آل محمد پر اور ملانگہ اور روح بھی دو دیکھیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہوگا اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی سوائے سنگدل جن و انس کے، پھر فرمایا جب تشہد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی عاقبت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب! نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدر ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ! اے رحمن اے رحمن اے رحمن، اے رحیم، اے رحیم، اے رحیم، دوزخ کی پھر کتنی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھا دے اور امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کر اور شیطان رحیم کے قریب سے بچالے اور محمد کو میرا درد و سلام پہنچا دے اور صحیح راستہ پر قائم رکھ اور میرا دل غنی کر دے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے اور درد و ہو محمد و آل محمد پر آمین، امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے خدا اس کے مرتے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹا دے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أُمْنِيًّا لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَجْرًا لَا فَايِلَ لَهُ إِلَّا رِضَاكَ - اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُسْتَعْنَى وَأَنْتَ الْمُسْتَغْنَى - اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى تَعْمَاتِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَى. وَتَقُولُ بَعْدَ الْعَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِلْءُ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ، تُعِيدُ ذَلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ: «اللَّهُمَّ! أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَبْدِ الذَّالِيلِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَغْفِرَ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ تَقْضِيَ لَنَا حَوَائِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي سِرِّ مَنَّا وَعَافِيَةٍ».

۵۔ اور بعض اصحاب امام نے روایت کی ہے۔

یا اللہ ترے لئے دائمی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا کچھ نہیں اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کے قائل کی جزا، مرتبہ تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے استعا ہے اور تو ہی مددگار ہے یا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے اور تو اس کا ہی ہے حمد اپنے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کا شکر یہ میں حمد کی انتہا یہ ہے کہ میرا بے پسند کرے اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کچھ بغیر کلام کئے۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (یہاں مراد قرآن) یعنی جس کی حد و حساب نہیں، اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن پھر بار بار خداوند امیں ایک عبد ذلیل کی طرح تجھ سے اجنا کرتا ہوں کہ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت کے ساتھ پورا کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذَا الدُّعَاءِ وَعَلَّمَنِيهِ وَقَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْعَجْرِ لَمْ يَلْتَمِسْ حَاجَةً إِلَّا تَبَسَّرَتْ لَهُ وَكَفَاهُ اللَّهُ مَا أَمَّهَتْهُ: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ أَقْوَمُ مِنْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ قَوْاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَا مَكَرُوا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجِبْ نَالَهُ وَتَجِبْنَا لَهُ مِنَ الْعَمِّ وَكَذَلِكَ تُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلِبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] مَا شَاءَ اللَّهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعَرَبِيِّينَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْعَرَزُوقِينَ حَسْبِيَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي مُنْذُقْتُ حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. وَقَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَقُلْ: «رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِهِ جَمَعْتُ»

يَسِّئًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَيُقِلِّلَ وَلَا يَزِيدَ أَتَمَّةَ اللّٰهِمَّ وَلِيَّكَ فَلَانِ فَاحْفَظْهُ مِنْ بَنِي يَدِيهِ
وَمِنْ خَلْقِهِ وَعَنْ بَعِيهِ وَعَنْ شَمَالِهِ وَمِنْ قَوْقَرٍ وَمِنْ تَحْنِهِ وَامْدُدْهُ فِي عُمُرِهِ وَاجْعَلْهُ الْفَائِزَ بِأَمْرِكَ
وَالْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَأَوْرِهِ مَا يَحِبُّ وَمَا يَنْقُزُ بِهِ غَيْبُهُ فِي نَفْسِهِ وَدُرِّ يَخْدُو فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ فِي شَيْعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ وَ
أَرْهَمِ مِنْهُ مَا يَحْدُرُونَ وَأَوْرِهِ فِيهِمْ مَا يَحِبُّ وَتَنَبَّرْ بِهِ عَيْنَهُ وَأَشْفِ صُدُورَنَا وَصُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ
ﷺ يَقُولُ إِذَا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ : اَللّٰهُمَّ اغْنِنِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَ
إِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَعْلَمُكَ الْغَيْبُ
وَيُقَدِّرُكَ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرَ أَلِي فَأَحْسِنِي ، وَتَوَقَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرَ أَلِي
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَشِيَّتِكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ
وَالْعِزِّ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْقُطُ وَفُرَّةً عَيْنٍ لَا يَنْقُطُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقِسَاةِ وَبِرَّكَ الْمَوْتَ بَعْدَ الْعَيْشِ
وَبِرِّدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ الْمُنَظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَثَوَقًا إِلَى رُؤْيِكَ وَلِقَاءَكَ مِنْ غَيْرِ صَرَاءٍ مُضِرٍّ
وَلَا قِسْفَةٍ مُضِلٍّ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا بِرَبِّتِ الْأَيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذَاهُ مَهْدِيَيْنِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ اَللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَادِ وَالْقَبَاتِ فِي الْأَمْرِ وَالرَّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحَسَنَ عَافِيَتِكَ وَأَذَاهُ
حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يَارَبِّ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ .

۶۔ محمد بن الفرج نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا اور زبانی بھی تعلیم دی فرمایا جو کوئی بعد

نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور ہر ضرورت برائے گی۔

اللہ کے نام سے آغاز اور محمد و آل محمد پر درود، میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بُری تدبیر و لاء سے اللہ نے اسے بچایا۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (سجاست شرک سے) میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی رعا قبول کی اور اسے نجات دی۔ رنج و غم سے اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی بچاتے ہیں اللہ مشکلات میں ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا اچھا وکیل ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے ایسی حالت میں ہو گئے کہ کوئی معیبت ان تک نہ پہنچی۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہیں ہے مدد اور قوت مگر علیٰ عظیم خدا سے اللہ جو چاہتا ہے ہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے بُرا سمجھیں خدا میرے لئے کافی ہے مخلوق سے میرے لئے خالق کافی ہے نہ کہ ایک بندے اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ بندگان والی مخلوق۔ ہمیشہ کے لئے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اس کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم

کا مالک ہے۔

میرا یا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمد کے نبی و قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا ولی فلاں ہے تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر اور اس کو دکھا دے جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے اس کی اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کے لحاظ سے، اور اس کے شیعہ امان میں رہیں اور دشمنوں کی طرف سے اطمینان دے اور ان دشمنوں کو ایسی راہ دکھا کہ وہ نقصان پہنچانے سے پرہیز کریں اور ایسا کریں کہ اس سے ان کو خوشی ہو اور دشمنین کے سینے میں خوشی رہے۔

حضرت رسول خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے، ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے بھی ہے اور سب سے آخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنے علم غیب اور اپنی قدرت سے تمام خلق کا معبود ہے جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لئے بہتر موت ہو وہ موت مجھے دے یا اللہ میری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور غصہ ہو یا رضا مندی ہر حالت میں کلمہ حق میری زبان پر جاری رہے اور فقیری ہو یا تو نگر میا نہ روی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک جو منقطع نہ ہو اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو اور موت کے بعد خوشگواری عیش اور تیرے دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق، بغیر کسی ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے، خداوندان زیور ایمان سے ہمیں سجادے اور اپنی بارگاہ سے ہدایت یا تہدای بنا۔

خداوندان ہمارا ہدایت کر ان لوگوں کی سی جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوالی نیک اسادہ کا ہوں اور تیرے حکم و ہدایت پر ثبات و قرار رکھتا ہوں اور تجھ سے رعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کے ادا کرنے کی، اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے اور جو جانتا ہے (میری اغوشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبیوں کا جلنے والا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : جَاءَ جَبْرِئِيلُ ﷺ إِلَى يُوسُفَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَقَالَ لَهُ :

يَا مُؤْنَفُ قُلْ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَرَجًا وَمَحْرَجًا وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ» .

مسفر یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کربل میں قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوند امیر سے لئے اس زنداں سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہر اس مقام سے جو میرے مکان میں ہے اور نہیں ہے۔

۸۔ 'عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةً حَفِظَ فِي نَفْسِهِ وَذَارَهُ وَمَالَهُ وَوَلَدَهُ : أَحْبَبَ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَذَارِي وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْقَدَمِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، وَأُحِبُّ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّي يَرْبِ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - إِلَى آخِرِهَا - وَ يَرْبِ النَّاسِ - إِلَى آخِرِهَا - وَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ - إِلَى آخِرِهَا ..

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد و حفظ و امان میں رہے گی میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد و احد و صمد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے اور میں اپنے نفس مال و اولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورہ تکوین اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّتَارٍ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي ذُبْرِ الْقَرِيبَةِ : «يَا مَنْ يَقَعُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَقَعُ مَا يَشَاءُ أَحَدٌ غَيْرُهُ» - ثَلَاثًا - ثُمَّ سَأَلَ أُعْطِيَ مَا سَأَلَ،

۹۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا اے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا۔ تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ پورا ہوگا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع : إِذَا مَلَيْتَ الْمَغْرِبَ قَامَرْتَ يَدَكَ عَلَى جَبْهِكَ وَقُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْقَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ أَدْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ [وَالْغَمَّ] وَالْحُزْنَ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لیا تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے رحمن و رحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر۔ (تین بار)

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كُنْتُ كَثِيرًا مَا أَشْتَكِي عَيْنِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَلَا عَلِمْتُكَ دُعَاءَ لِدُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَبَلَاغًا لَوْ جَعِ عَيْنُكَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : تَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ الْمَغْرِبِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِيْ بَصَرِيْ وَالبَصِيْرَةَ فِيْ دِينِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالاِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ وَالسَّلَامَةَ فِيْ نَفْسِيْ وَالسَّعَةَ فِيْ رِزْقِيْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ .

۱۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے جبکہ راوی نے اپنی آنکھوں کی تکلیف بیان کی کہ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهُ : هِلْقَامُ بْنُ أَبِي هِلْقَامٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِمَنِي دُعَاءَ جَامِعٍ لِدُنْيَا وَآخِرَةٍ وَأَوْجَزَ ، فَقَالَ : قُلْ فِيْ دُبُرِ الْفَجْرِ اِلَى اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ : سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَيَحْمَدُهُ اسْتَغْفِرُ اللهَ وَاسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ .

قال هِلْقَامُ : لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَشْوَهِ أَهْلِ بَيْتِي خَالًا فَمَا عَلِمْتُ حَتَّى أَتَانِيْ مِيرَاثُ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ مَا عَلِمْتُ أَنْ يَبْنِيْ وَيَبْنِيْ قَرَابَةً وَإِنِّي الْيَوْمَ لَمِنْ أَيْسَرِ أَهْلِ بَيْتِي وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِمَا عَلَّمَنِي مَوْلَايَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۲۔ روایت کی ابو جعفر شامی نے کہ ایک مروثانی ہلقام نامے نے بیان کیا کہ میں امام موسی کاظم کے پاس آیا

اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں کہ کوئی ایسی جامع دعا فرمائیے جس سے دنیا میں آخرت میں بھلا اور اجر بھی ملے فرمایا نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک کہو۔

سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ واسأله من فضله، ہلقام نے بیان کیا کہ میں بہت ہی زبوں مال اور ننگ دست تھا مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا قریب قرار بھی نہ جانتا تھا اب میں اپنے فائدہ میں ایک مالدار آدمی ہوں یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھے میرے مولا عبد صالحؒ سے ملی۔

ترپنواں باب

دعائے رزق

(باب الدُّعَاءِ لِلرِّزْقِ) ۵۳

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ هُرَّةَ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ مُنَادِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءَ لِلرِّزْقِ، فَقَلَّمَنِي دُعَاءَ مَا ذَا بَأْتِ أَجْلَبَ مِنْهُ لِلرِّزْقِ قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صَبًا صَبًا، حَتَّى مَرِئًا، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلَقَكَ إِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ: «وَأَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ عَطِيَّتِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ يَدِكَ الْمَلَأَ أَسْأَلُ».

۱۔ رادی کہنیلے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کسے مجھے کوئی دعا بتائیے۔ حضرت نے بتا کہ میں حصولِ رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہو یا اللہ اپنے فضل سے حلال و ہلاک روزی میں وسعت دے اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوشگواہی کے ساتھ عطا فرما۔ بغیر کسی جھگڑے یا کسی کے احسان کے پس جو کچھ کشائش ہو تیرے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مانگا ہوں تیرے فضل و تیری عطیہ سے اور تیرے ہی بھرپور ہاتھ سے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَقَدْ اسْتَطَعْتُ الرِّزْقَ فَقَضَيْتُمْ قَالَ لِي: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفُلُكَ بِرِزْقِي وَرِزْقِي كُلِّ ذَاتَةٍ، يَا خَيْرَ مُدْعُوٍ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَفْضَلَ مَنْ تَجَنَّى أَفْعَلُ بِهِ كَذَا وَكَذَا».

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں اپنے رزق کو کامل اور درست رزق پارہا ہوں یہ

سن کہ حضرت کو عقد آیا اور فرمایا کہ یا اللہ تو ہر زمین پر چلنے والے کے اور میرے رزق کا فاضل ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ہے اور جن سے امید کی جاتی ہے ان سب سے افضل، میری یہ حاجت برلا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: أَبْطَارُ جُلٍّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ ثُمَّ أَنَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَبْطَارُكَ عَنَّا؟ فَقَالَ: السُّقْمُ وَالْفَقْرُ، فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا عَلِمْتَكَ دُعَاءَ يَذْهَبُ اللَّهُ عَنْكَ بِالسُّقْمِ وَالْفَقْرِ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: قُلْ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ عَنِّي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكَ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَتَبْتُ لَهُ تَكْوِيْنَهُ، فَقَالَ: فَأَمَّا إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي السُّقْمَ وَالْفَقْرَ.

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی حدیث میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ تھی انہوں نے کہا بیماری ناداری، فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ مرض رہے نہ تنگدستی، اس نے کہا اور تیرے لئے فرمایا۔ کہو میں ہے مدد و قوت مگر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور سرنے والی نہیں، حمد ہے اس اللہ کے لئے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو سب سے بڑا جانو، چند روز نہ گزرے تھے کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَمَرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ادْعُ فِي مَلَبِّ الرَّزْقِ فِي السَّكُونِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: يَا خَيْرَ الْمُسَوِّدِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ اَرْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ سَائِلِكَ الْوَالِيعِ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے اُن کے نماز فریضہ میں بوقت سجدہ کہو۔ اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر، اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْعَصَبِيِّ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي بَسِيرٍ قَالَ: شَكَّوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ الْحَاجَةَ وَسَأَلْتُهُ

أَنْ يَعْلَمَنِي دُعَاءَ فِي مَلَأَ الرِّزْقِ فَعَلَّمَنِي دُعَاءَ مَا اخْتَجْتُ مُنْذَرَعُونَ بِهِ ، قَالَ : قُلْ فِي [ذِكْرِ] صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَسْئُولٍ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ تَجَى ارْزُقْنِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَيِّبْ لِي رِزْقًا مِنْ قَبْلِكَ : إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۵۔ البصیر سے مراد ہے میں نے صادق آل محمد سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ حضرت نے تعلیم کی جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا فرمایا کہو بحالت سجدہ نماز شب میں۔ اے پکارے ہوؤں میں سب سے بہتر، اے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے، امیدوں کی سب سے بہتر جگہ مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے اور اپنی طرف سے میرے لئے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شے پر قادر ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ عليه السلام فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دُعِيَالِي وَعَلَيَّ دَيْنٌ وَقَدْ اشْتَدَّتْ خَالِي فَعَلَّمَنِي دُعَاءَ أَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ لِي رِزْقِي مَا أَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَبْدَ اللَّهِ تَوَضَّأْ وَأَسْبِغْ وَضُوءَكَ ثُمَّ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ الزَّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ قُلْ : يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ [يَا ذَا] ائِمٍّ أَنْتَ وَحْدَهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ عليه السلام يَا نَبِيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْتَ وَحْدَهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّكَ وَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَأَهْلِي بَيْنَهُ وَأَنْتَ لَكَ نَفْعَةٌ كَرِيمَةٌ مِنْ نَفْعَاتِكَ وَفَتْحًا يَسِيرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا أَلَمْ يَهْدِنِي دِينِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي .

۶۔ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میری حالت بہت تباہ ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندہ خدا پورا وضو کر (مع استسباب) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بجا لا کر کہو۔ اے صاحب مجدد بزرگی، اے ذات واحد، اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے جو نبی رحمت ہیں اے محمد! اے رسول اللہ میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپ کا بھی رب ہے میرا بھی رب ہے اور ہر شے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمد اور آل محمد پر میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور آسان کنشادگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کی جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيانٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسَكَّرِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام هَذَا الدُّعَاءَ : يَا ذَا رِزْقِ الْمُقْلِينَ : يَا ذَا رِجْمِ

الْمَسَاكِينِ ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ مَلِكِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَ غَافِي
وَ أَغْنِنِي مَا أَهْمَنِي .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ اے غریبوں کو رزق دینے والے
اے مسکینوں کے سردار، اے مومنوں کے ولی، اے زبردست قوت والے محمد و آلِ محمد پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور
عانت عطا کر اور میری ہم پرور کر۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ
يَقُولُ : نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ» ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
عليه السلام : سَأَلْتَ قُوَّةَ النَّبِيِّ قُلِي : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا [حَلَالًا] وَاسِعًا طَيِّبًا مِنْ رِزْقِكَ» .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزقِ حلال کا بخش
نے فرمایا۔ اسے شخص تو نے قوتِ نبی سے سوال کیا پس یوں کہو خداوند میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ
لِلْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَذْغُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا الْحَلَالُ ؟ قُلْتُ :
الَّذِي عِنْدَنَا الْكِتَابُ الطَّيِّبُ ، فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الْحَلَالُ هُوَ قُوَّةُ الْمُصْطَفَى
ثُمَّ قَالَ : قُلْ : «أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ» .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزقِ حلال دے فرمایا
تو جانتا ہے کہ رزقِ حلال کیلئے میں نے کہا جو پاک کماٹی ہو۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے۔ روزی حلال برگزیدان
خدا کی ہے (یعنی قوتِ لا نبوت) پھر امام نے فرمایا تم یوں سوال کرو کہ شادہ رزق دے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُقْصِلِ بْنِ مَرْيَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلِي : «اللَّهُمَّ
أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْنُنْ لِي فِي عُمْرِي وَاجْعَلْ لِي مِمَّنْ تَنْصُرُهُ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي» .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے اور
میرے عمر و راز کر اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جس سے تو اپنے دین میں مدد دیتا ہے اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لایا یعنی وہ
مطیع ہو اور میں نافرماں بردار۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام دُعَاءُ فِي الرِّزْقِ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَشْأَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقَّهُ عَلَيْكَ عَظِيمٌ أَنْ تُعْصِمَنِي عَلَى عَمَلٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِي مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّكَ وَأَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِزْقِكَ ،

اور فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لئے یوں دعا کرو، یا اللہ یا اللہ یا اللہ میں اس کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے اس امر کی جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تو نے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَسْقُوتَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّا قَدِ اسْتَبَطْنَا الرِّزْقَ فَقَضَيْتُمْ قَالَ : قُلِ : **اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْمَلُكَ بِرِزْقِي وَرِزْقِي كُلِّ ذَابَةٍ فَيَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أُعْطِيَ وَيَا أَفْضَلَ مَنْ تَجَنَّبِي كَذَا وَكَذَا** ،

۱۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رہتا ہے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا ضامن ہے اے وہ ذات جو ہر فریاد رس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت مبرا۔

۱۳۔ أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : **اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْأَلُكَ حَسَنَ الْمَعِيشَةِ مَعِيشَةً تَقْوَى بِهَا عَلَى جَمِيعِ حَوَائِجِي وَأَتَوَصَّلُ بِهَا فِي الْحَيَاةِ إِلَى آخِرَتِي مِنْ غَيْرِ أَنْ تُشْرَفَنِي فِيهَا قَاطِفِي أَوْ تُغَيِّرَ بِهَا عَلَيَّ قَاسِفِي ، أَوْ سَعِ عَلَيَّ مِنْ خِلَالِ رِزْقِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَبَبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَائِعَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ لَا تَسْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ يَا كُنَّارَ مِنْهَا تَلْمِيزُنِي بِبَحْتِهِ وَتَغْيِيْبُنِي زَهْرَاتِ رَهْوَتِهِ ، وَلَا يَا قَلَالِ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِعَمَلِي كَدُّهُ وَبِمَلَأَ صَدْرِي هَمَّهُ ، أَعْطِنِي مِنْ ذَلِكَ يَا إِلَهِي غَنًى عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبِلَاغًا نَالَ بِهِ رِضْوَانُكَ وَأَعُوذُ بِكَ يَا إِلَهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ، لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْنًا وَلَا فِرَاقًا عَلَيَّ حُرْنًا ، أَوْ خَرَجَنِي مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيًا عَنِّي مَقْلُوبًا فِيهَا عَمَلِي إِلَى دَارِ الْحَيَوَانِ وَمَسَاكِينِ الْأَخْيَارِ وَأَبْدِلْنِي بِالْدُّنْيَا الْغَايَةِ نَعِيمَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَزْلَالِهَا وَزَلْزَلِهَا وَسَطَوَاتِ شِبَابِهَا وَسَلَاطِينِهَا وَتَكَالُفِهَا وَمِنْ بَقِيٍّ مِنْ بَقِيٍّ عَلَيَّ فِيهَا ، اللَّهُمَّ مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَعَنْ أَرَادَنِي فَأَرِدْهُ وَقُلْ عَنِّي حَدٌّ مَنْ نَصَبَ لِي حُدًّا وَ أَطْفِ عَنِّي**

نَارَ مَلِ سَبَّ لِي وَفَوَدُهُ وَكَفَنِي مَكْرَ الْمَكْرَةِ وَافْقَاعَتِي غِيُونَ الْكَفَرَةِ وَكَفَنِي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَادْقَعَ عَنِّي سَرَّ الْحَسَدَةِ وَأَغْنِيَنِي مِنْ ذَلِكَ بِالسَّكِينَةِ وَالْيُسْنَى دِرْعَكَ الْحَصِينَةِ وَاجْتَابَنِي فِي سِتْرِكَ الْوَاقِي وَأَصْلَحْ لِي خَالِي وَصَدِّقْ قَوْلِي بِفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَمَالِي ۝

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کروں اور اپنی زندگی میں اس سے نجات آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے کہ میں سرکشئی کرنے لگوں نہ اتنا کم کہ میں بد بخت قرار پاؤں، میرے لئے رزق حلال میں کشادگی عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے ایسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو اور اتنی زیادتی نہ ہو کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے اور نہ اتنا کم کہ اس کی شکر عمل کو کوتاہ کر دے اور میرا سینہ غم سے سہر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے اور مجھے ایسی ہدایت کر کہ تیری مرضی کا خواست گار بن جاؤں۔ خدا یا میں دنیا و مافیہا کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور نہ اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال دے یا سچا ایک تو مجھ سے راضی ہو اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور مسکن اختیار میں مجھے جگہ ملے اور دنیا کے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختی دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے وبال سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشئی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے اور جو مجھ سے جنگ کرے اس کو ہزموں دے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے اور جو مجھے آتش غضب کا ایندھن بنا چاہے اس کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے پھیر دے اور جو رنج و غم میں مجھے پھنسا چاہتا ہو اس سے بچالے، حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور ایمان کے ساتھ مجھ کو پہلے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوطی دے مجھے پہنا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں ڈھانپ دے میرے حال کی اصلاح کو قبول و فعل میں صداقت دے اور برکت دے اہل و مال میں۔

چوتھوں باب

ادائے قرض کی دعا

(باب) ۵۴

﴿الدُّعَاءُ لِلدَّيْنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : جَمِيعاً : عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ : عَنْ جَمِيلٍ

ابن دَرَّاج ، عَنْ وَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام دَيْنًا لِي عَلَى أَنَسٍ ، فَقَالَ : قُلِ :
وَاللَّهِمَّ لِحَظَّةٍ مِنْ لِحَظَاتِكَ تَبْسُتِرُ عَلَيَّ غُرْمَائِي بِهَا الْقَضَاءُ ، وَتَبْسُتِرُ لِي بِهَا الْإِقْتِضَاءُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے۔ فرمایا
یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے انعامات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لئے قرض ادا کرنا اور میرے
لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ
عُمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْغَالِبُ عَلَيَّ الدَّيْنُ وَ
وَسَوْتُهُ الصَّدْرُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : قُلْ : هَوَ كَلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ
يَسْجُدْ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ .
قَالَ : فَتَبَرَّ الرَّجُلُ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَبَتَّ بِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : أَدَمَنْتُ مَا
قُلْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَضَى اللَّهُ دَيْنِي وَأَذْهَبَ وَسَوْتُهُ صَدْرِي .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا یا نبی اللہ میرے اوپر قرض
ہے اور امر قضا و قدر کے متعلق سینہ میں دوسو سہ فرمایا یوں دعا کرو۔
تو کلت علی الخ الخ ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

جب تک اللہ نے چاہا اس نے صبر کیا ایک دن وہ رسول خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر
فرمایا کہو کیا ہوا۔

اس نے کہا میں نے دعا کا ورد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا دوسو سہ بھی مٹا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ
الْثُمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَقِيتُ شِدَّةً
مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَأَنَا رَجُلٌ مُدْبِنٌ مُعْبِلٌ مُخَوِّجٌ فَقَالَ لَهُ : كَبَرُ زُهْدِهِ الْكَلِمَاتِ : هَوَ كَلْتُ عَلَى
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَسْجُدْ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ . فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَهُ فَقَالَ : أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي وَسَوْتُهُ صَدْرِي
وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي وَوَسَّعَ عَلَيَّ رِزْقِي .

۳۔ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا میرے دل میں وساوس شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں میں مقروض ہوں عیال دار ہوں صاحب احتیاج ہوں۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا اللہ نے میرے دوسرے بھی دور کر دیئے اور قرض ادا کر اگر رزق میں وسعت دے دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ . عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ : كَانَ كَتَبَهُ لِي فِي فِرَاطٍ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ مَطَالِمَهُمُ النَّبِيِّ قَبْلِي، مَتَعِيرَهُمَا وَكَبِيرَهُمَا فِي يُسْرَتِيكَ وَغَايَةِ وَمَا لَمْ تَبْلُغْهُ قُوَّتِي وَلَمْ تَسْعُهُ ذَاتُ يَدِي وَلَمْ يَقُو عَلَيَّ بَدَنِي وَفَقِيْتُ وَنَفْسِي فَأَدِّ عَنِّي مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تَخْلُفْ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْئًا تَقْضِيهِ مِنْ حَسَنَاتِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الدِّينَ كَمَا اشْرَعَ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَمَا وَصَفَ وَأَنَّ الْكِتَابَ كَمَا أَنْزَلَ وَأَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حَدَّثَ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِخَيْرٍ وَحَسْبُ عَزَّ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالسَّلَامِ» .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر یہ دعا مجھے لکھ کر بھیجی، یا اللہ غایت اور بہت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام منظام محمد سے پہلے جو امیر میری قوت سے باہر ہوں اور جہاں میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کمی کو پورا کر اور اسے الرحم الراحمین میری کمزوریوں کی نگرانی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عہد و رسول ہیں اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء کا تھا اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی اور اللہ سر اسحق ہے اور خدا نے محمد و آل محمد کا ذکر کیا اور ان پر یہ دعا سلام کا۔

پچپنواں باب

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

(باب ۵۵)

(اللَّعْنُ لِلْكَرْبِ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ) *

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خُبَيْرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّارِحِ

عَنِ ابْنِ مُشْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ نَحْنُ ابْنُ أَبِي حَمْرَةَ مَا لَكَ إِذَا أَتَى بِكَ أَمْرٌ تَخَافُ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ إِلَى بَعْضِ رُؤَايَايُمِكَ . يَعْنِي أَلَا تَدْرِي فَنَسَلَنِي زَكَتَيْنِ لَمْ تَقُولَ ، وَإِنَّا بَصَرُ الْفَاطَرِينَ وَإِنَّا أَسْمَعَ السَّمَاعِينَ وَإِنَّا شَرَعَ الْخَالِيقِينَ وَإِنَّا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ . تَبْعِينَ مَرَّةً . كُلَّمَا دَعَوْتَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ [مَرَّةً] سَأَلْتُ حَاجَةً .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو حمزہ شمالی سے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا امر باعثِ خوف ہو کہ تم گھر کے ایک گوشہ یعنی قبلہ کی طرف بھی توجہ نہ کر سکو تو دو رکعت نماز پڑھ کر کہو۔

اے سب سے زیادہ دیکھنے والے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے جلد حساب کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ستر بار جب ان کلمات کا ورد کرو ایک بار جو حاجت ہو بیان کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي جَسْرَانَ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حَمِيدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصَابَهُ هُمُ أَوْ غَمٌ أَوْ كَرْبٌ أَوْ بَلَاءٌ أَوْ آوَاهُ قَلْبُهُ : «اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» : تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ .

۲۔ اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی غم رنج یا اضطراب لاحق ہو تو یہ کلمات کہو۔
اللہ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ میں نے اس ذات پر توکل کیا ہے جو حی لا موت ہے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِذَا نَزَلَ بِرَجُلٍ نَارُهُ أَوْ شِدِيدَةٌ ، أَوْ كَرْبُهُ أَمْرٌ فَلْيَكْسِفْ عَنْ زَكَتَيْهِ وَيَاغِيُو وَلْيَلْبِسْهُمَا بِالْأَرْضِ وَلْيَلْبِسْهُ خَوْفُهُ بِالْأَرْضِ نَمُ لِيَدْعُ بِحَاجَتِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی پر کوئی بلا نازل ہو یا کوئی سختی آئے یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے دونوں زانو اور کلائیوں پر سے کپڑا ہٹائے اور زمین سے لگائے اور اپنا سینہ زمین سے لگا کر اور پھر سجدہ میں خدا سے دعا کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ وَصَّاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : لَمَّا طَرَحَ إِخْوَةُ يُونُسَ يُونُسَ فِي الْجُبِّ أَنَا جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : يَا يُونُسُ مَا تَدْعُ هَهُنَا ؟ فَقَالَ : إِنَّ إِخْوَتِي أَلْعَنُونِي فِي الْحَبِّ ، قَالَ : فَخَبِّ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ ؟ قَالَ : ذَاكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنْ شَاءَ أَخْرَجَنِي قَالَ : فَقَالَ لَهُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَكْ : ادْعُنِي بِهَذَا

الدُّعَاوُ حَتَّىٰ أُخْرِجَكَ مِنَ الْجَبِّ فَقَالَ لَهُ: وَمَا الدُّعَاءُ؟ فَقَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَثَلُ بِدُيُوعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَتَجْعَلَ لِي مِثْلًا نَافِعًا قَرِيبًا وَمَحَرَّجًا» قَالَ: ثُمَّ كَانَتْ مِنْ وَصْفِهِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور فرمایا اسے لڑکے کیا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا اس سے نکلتا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو، میں تمہیں کنویں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا یا اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سزاوارحمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت و جلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمدؐ وال محمدؐ پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کشادگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر، امام نے فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

۵۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الَّذِي دَعَا بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَ الْمُعَلَّى بْنَ حُنَيْنٍ وَأَخَذَ مَالَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُورِكَ الَّذِي لَا يُطْفِئُ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُخْفَى وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يُنْقَضُ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُخْصَى وَسُلْطَانِكَ الَّذِي كَفَقَتْ يَدُ فِرْعَوْنَ عَنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ».

جب داؤد بن علی نے علی بن حنین کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بددعا کی، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نور سے جو تجھنے والا نہیں اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰ کو فرعون پر غالب کیا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ: عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَعَسَّلَ وَتَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَتَقُولُ: «يَا فَارِجَ الْبَلَمِ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا قَرِّحْ هَمِّي وَكَاشِفِ غَمِّي يَا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، اغْشِي وَطَهِّرْ بِي وَادْهَبْ بِلَيْسَتِي» وَافْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْوَدَيْنِ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور در رکعت نماز پڑھو اور کہو اسے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچلے گناہوں سے پاک کر دے اور میری ہلاکت کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَقُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّكَ لَا تَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مَنْ خَلَقَكَ فَكَفِّنِي كَذَا وَكَذَا».

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: تَقُولُ: «يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ» وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ دَخَلَ عَلَى سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ: «يَا اللَّهُ اسْتَجِبْ وَيَا اللَّهُ اسْتَجِبْ وَبِمَحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَتَوْجَهُ، اللَّهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُؤْبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُرُوتَهُ فَإِنَّكَ تَمَحُّو مَا تَشَاءُ وَتُثَبِّتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ» وَتَقُولُ أَيْضًا «حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْنَعُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْنَعُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی شکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درد و محمّد و آل محمد پر اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطے سے توجہ دلا تا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الكتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچار ہوں گا اللہ کی مدد اور توت سے سب دشمنوں کی طاعت سے اور صبر کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے توت اور مددگر اللہ ہے۔

۸۔ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، رَقَعُوهُ، إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَائِي أَبِي عليه السلام

فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِ نَبِيِّهِ وَاعْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَذَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُتَقَلِّبِي وَاهْدِلْ».

قَلْبِي وَأَمِنْ حَوْنِي وَعَافِي فِي عَمْرِي كُلِّهِ وَكَيْتَ حُجَّتِي وَأَعْفِ خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِي وَأَعِصْمْنِي
فِي دِينِي وَسَهِّلْ مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَائِبٌ صَمِيفٌ وَتَجَاوَزْ عَنِّي سَيِّئِي وَمَا عِنْدِي بِحَسَنِ مَا
عِنْدَكَ وَلَا تَقْبَلْنِي بِنَفْسِي وَلَا تَجْعَلْ لِي حَسِيبًا رَهْبًا لِي يَا إِلَهِي لِحُطَايَاكَ ، تَكْشِفُ بِعَافِي
جَمِيعِ مَا بَدَأَ بِنَفْسِي وَتَرْزُقُ بِعَافِي مَا هُوَ أَحْسَنُ عِلَاقَتِكَ عِنْدِي ، فَقَدْ صَعَمْتُ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي
وَأَنْقَطَعَ مِنِّي خَلْقُكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَىكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى يَارَبِّ أَنْ تَرَحَّمَنِي
وَتُعَافِيَنِي كَقَدْرَتِكَ عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي وَتَنْتَلِيَنِي ، إِلَهِي ذَكِّرْ عَوَائِدِكَ يَوْسِنِي وَالرَّجَاءُ لِإِنْعَامِكَ
يُعَوِّنِي وَلَمْ أَحُلْ مِنْ نِعْمَتِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمُزْعِي وَمَلْجَأِي وَالْحَافِظُ لِي
وَالْأَبُ عَنِّي وَالرَّحِيمُ بِي وَالْمُكَفِّلُ بِرِزْقِي وَفِي فَضَائِكَ وَقَدْرَتِكَ كُلِّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي
وَمَوْلَايَ فِيمَا قَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ تَعْجِيلَ جَلَابِي وَمَا أَنَا فِيهِ جَمِيعِي وَالْعَافِي لِي فَإِنِّي لَا أَجِدُ
لِدَفْعِ ذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَكَ وَلَا أَعْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ طَلَبِي
بِكَ وَرَجَائِي لَكَ وَأَرْحَمَ تَصَرُّعِي وَاسْتِيكَائِي وَصَعْفِ ذُكْنِي وَآمِنُ بِذَلِكَ عَلَيَّ وَعَلَى كُلِّ دَاغٍ
دَعَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد وآل
محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بارگشت کو آسان بنا اور میرے
قلب کو ہدایت کر اور میرے خوف کو دور کر اور مجھے پوری برائیں عطا فرما اور میری محبت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش
دے اور میرے چہرے کو نورانی بنا اور جوئی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں ، میرے
مطلب کو آسان کر میرے گناہوں کو دور کر کر میرے نفس کو اندوہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف
نہ ہو یا اللہ مجھے اپنے انعامات میں سے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر
میری قوت کمزور ہو گئی ہے میری تدبیر سست پڑ گئی ہے تیری مخلوق کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے
میری امید وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر خدا
کرے تو یا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مولیس ہے اور تیرے انعام کا امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا
کیلئے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا ۔ تو میرا رب ہے میرا سردار ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا
حفاظ ہے اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر ہر جان ہے اور میرے لذت کا سامن ہے اور جس حالت
میں بھی میں ہوں وہ تیری فضا و قدر کے تحت ہے پس اے میرے سردار میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے
مجھے خلاصی دے اور مجھے عافیت میں رکھ میری مصیبت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

قَالَ لِي زَحَلْتُ شَيْءٌ فَلَمْ أَجِبْ دَخَلَتْ عَلَيَّ أَبِي جَعْفَرٌ بِالرَّيَّةِ قَالَ : قُلْتُ : وَاللَّهِ إِنْكَ تَكْفِي
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَأَكْفِي بِمَا شِئْتُ وَكَيْفَ شِئْتُ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتُ وَأَنْتَ شِئْتَ .

۱۱۔ پوچھا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا حاجب آپ رنزدہ میں ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کے پاس گئے تھے فرمایا دعا یہ تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ : لَمَّا
قَدِمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَفَامَ أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلَى لَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ : إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ فَأَصْرِبْ
عُنُقَهُ . فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَأَسْرَسَ سَمِئًا فِيمَا بَيْنَهُمَا بَيْنَ نَفْسِهِ . لَا يَدْرِي مَا هُوَ
ثُمَّ أَظْهَرَ : «يَا مَنْ يَكْفِي حَلْفَهُ كَلَامُهُ وَلَا يَكْفِيهِ أَحَدٌ كَيْفِي شَرَّ عَبْدٍ لِلَّهِ بْنِ عَلِيٍّ» قَالَ : فَصَادَرُ أَبُو جَعْفَرٍ
لَا يَبْصُرُ مَوْلَاهُ وَصَادَرُ مَوْلَاهُ لَا يَبْصُرُهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : يَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَقَدْ عَشَيْتَ فِي هَذَا الْحَرْفِ فَأَنْصَرِفْ
فَصَرَخَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عُنْدِهِ . وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِمَوْلَاهُ : مَا مَعَكَ أَنْ تَعْمَلَ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ ؟ فَقَالَ :
لَا وَاللَّهِ مَا أَمَرْتُكَ وَلَقَدْ جَاءَ شَيْءٌ فَخَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ : وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ حَدَّثْتُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ أَحَدًا لَا قُتِلْتُكَ .

۱۳۔ حب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے تو اس نے پہلے سے اپنے ایک غلام کو پس پشت کر کے رکھ دیا اور کہہ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا۔ جب حضرت آئے تو دل ہی دل میں کچھ پڑھا جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی۔ بعد میں ظاہر فرمایا۔ وہ دعا یہ تھی اے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ مجھے منصور کے شر سے بچائے۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو، منصور نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے اس گری میں فضول آپ کو تکلیف دی آپ وہاں جا بیٹے حضرت کے چلنے کے بعد منصور نے غلام سے کہا تو میرا حکم کیوں نہ بجالایا اس نے کہا واللہ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے ایسی مائل ہوئی کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا۔

۱۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : أَلَا أَعْلَمُكَ دُعَاءَ تَدْعُو بِهِ . إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ إِذَا
كَرِهْنَا أَمْرًا وَنَحْوُ قَوْمًا مِنَ السُّلْطَانِ أَمْرًا لَا يَبْلُغُ لَنَا بِهِ تَدْعُو بِهِ . قُلْتُ : بَلَى يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّهِ يَا أَبَنِي

۱۵۔ ابو حمزہ نے بیان کیا میں نے حضرت علی بن الحسین کو کہتے سنا اپنے فرزند سے میثا جب کسی مصیبت کا سامنا ہو اور کوئی بلا نازل ہو تو پورا وضو کر و اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہو۔ اے وہ ذات جس سے ہر شے کائیت کی جاتی ہے اے وہ ذات جو ہر کسی کی بات مستجاب ہے اے وہ ذات جو ہر گمراہ کے پاس موجود ہے اور ہر حقیقت کا جاننے والا ہے اور ہر بلا کا دفع کرنے والا ہے اے ابراہیم کے خلیل اے موسیٰ کی نبیات دینے والے اے محمد کو برگزیدہ کرنے والے میں تجھ سے اس شخص کی طرح دعا کرتا ہوں جو فاقہ کی سختی میں مبتلا ہو اور جس کی تدبیر گئی گزری ہو اور جس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو دعا کرتا ہوں اس پر دہی کی طرح جو مصیبتوں میں غرق ہو اور مضطرب ہو اور جس بلا میں ہو اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پاتا ہو، اے ارحم الراحمین وہ اللہ کے سوا کسی کو غم دور کرنے والا نہیں پایا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَحْمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَدْخُلُنِي الْعَمَلُ فَقَالَ: أَكْثِرْ مِنْ (أَنْ تَقُولَ) اللَّهُمَّ ارْتَبِ لِي لَأَسْرَأَ بِهِ شَيْئًا، فَإِذَا خَفَتْ وَسْوَئُهُ أَوْ حَدِيثَ نَفْسِي فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ذَلِيلٌ وَاقِلٌ، تَهَيَّأْ لِي شَيْئًا، لِيُجِيبَنِي بِكَ، عَدْلُ رَبِّي حُكْمُكَ، مَا بَيْنَ فِي قَضَاؤِكَ إِلَيْنَا، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَرَامَةِ لَوْ كُنْتَ أَسْرَأَ فِي شَيْئٍ أَوْ عَلِمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ اسْتَأْذَنَ بِهِ فِي عِلْمٍ، لَمَنْ يَكُنْ لِي مُصْطَفًى، فَاسْأَلْهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي الْقُرْآنَ نُورًا يَهْدِي، وَرَبِّعَ قَلْبِي وَجَلًّا، سُرِّي وَخَفَّيْ، اللَّهُمَّ ارْتَبِ لِي لَأَسْرَأَ بِهِ شَيْئًا.

۱۷۔ راوی کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں غمگین رہتا ہوں۔ فرمایا زیادہ ترسید دعا پڑھا کرو۔ اللہ اللہ میرا رب ہے اس کا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا جب کوئی دوسرے دل میں آئے یا خود فکر باطل میں پڑ جاؤ تو یہ کہو۔

یا اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے لئے یعنی بر عدل ہے تیرا حکم میرے بارے میں جاری ہونے والا ہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے یا کسی کو اپنی مخلوق میں تسلیم دی ہے یا تو نے مختص کیا ہے اس کو اپنے علم غیب سے یہ کہ محمد آل محمد پر درود بھیج اور یہ کہ ستر آن کو میری آنکھوں کا نور ستر ادرے اور میرے رخ کا نور رکھنے والا اور میرے غم کا دفع کرنے والا ہے اے اللہ اے اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا۔

۱۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَسْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَصْلَافٍ مِنْ زَاهِدِينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كَانَ دُعَاءَ النَّبِيِّ ﷺ لِبَلَدٍ الْأَكْرَبِ، بِالشَّرْحِ الْمَكْرُوفِ:

کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی کہ میری فلاں فلاں حاجت برلا اور پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک رقمہ میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خبردار، اے وہ ذات جو مالک وقت اور پے جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کہ پھر کہو اے وہ معبود ہمیں بخت لا الہ الا اللہ محمد پر رحم کر اور ایک دوسرے رقمہ میں لکھا کہ میں ہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس جیسے میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں زوال نعمت اور عافیت کے بدل جانے سے اور بیکارک مصیبت کے نزول سے اور اس تحریر کی پریشانی سے جو سابق میں لکھی جا چکی ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو روز قیامت پکڑنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمار احوال میں ہے۔

۲۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي حَتَّى، يَقُولُ، يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، يَرْحَمُكَ أَتَقَبَّلُ، يَا رَحِيمِي مَا أَسْأَلُكَ، وَلَا أَكَلِّبُكَ إِلَى تَقْصِي، نَقُولُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ أَنْتَ سَاجِدٌ.

۲۰۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حی و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑ، سجدہ میں سربارکے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوْرَةَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ لَكَ بِالسَّمَاعَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ عَمَلِي وَعَمَلِي فَإِنَّ لَهَا بِكَ شَأْنًا مِنَ الشَّيْءِ وَقَدْ أَرَى الْقُدْرَةَ فِي حَقِّ ذَلِكَ الشَّيْءِ وَيَحَقُّ ذَلِكَ الْقَدْرُ أَنْ تُصَلِّيَ لِي عَمَلِي وَآلِ عَمَلِي وَأَنْ تَعْلَمَ لِي كَذَا وَكَذَا فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ مُسْتَحْنٍ إِلَّا وَهُوَ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۲۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعہ جب اللہ سے کوئی حاجت براری چاہتے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اور اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ایسا ایسا کہ بے شک روز قیامت کوئی

مقرر شد اور کوئی رسول اور کوئی ایسا آدمی جس کا امتحان قدرت سے ہو چکی ہو ایسا نہ ہوگا میرا کی طرف متوجہ نہ ہو۔
 ۲۷۔ عَنِّي بْنِ نُحَيْلٍ : عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ نَحْوَيْنِ
 إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَالسَّاهِغِيِّ سَيَّابَةَ وَطَرِيقَ بْنِ نَاصِحٍ قَالَ : تَلَابَعَتْ أَبُو الدَّانِيقِ إِلَى
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَّاءِ وَفَعَّعَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : هَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ حَيِّكَ الْعَالَمِينَ بِصَاحِبِ أَمْرِهِمَا فَاحْضَنِي
 بِصَاحِبِ آيَاتِي قَبْلِ قِيَامِي وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَنَحْوَيْنِ عَلَيٍّ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
 فِي تَحَرُّيْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ ثُمَّ قَالَ لِحُجَّتِهِ : يَا أَلَيْسَ الشَّيْطَانُ الرَّبِيعُ يَا أَبِي الدَّانِيقِ قَالَ
 لَهُ : يَا أَلَيْسَ بِكَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ سَمِعُهُ يَقُولُ : وَاللَّهِ لَا تَرَكْتُ لَمْ تَكُنْ إِلَّا عَمْرُؤُهُ وَلَا مَالًا إِلَّا
 تَبِعَهُ وَلَا دَارَ إِلَّا لَبَسَهَا . قَالَ : فَمَنْ يَقِيءُ حَبِيءًا وَحَرَّ لَا تَقْبَلُهُ ، وَلَمَّا دَخَلَ سَاءَمَ وَقَعَدَ قَرَدًا
 عَلَيْهِ السَّاهِغِيُّ قَالَ : أَمَا وَاللَّهِ قَدْ مَنَعْتُ أَنْ لَا أَقُولَ إِنَّكَ تَكُنْ إِلَّا عَمْرُؤُهُ وَلَا مَالًا إِلَّا حَبْلُهُ ، فَقَالَ أَبُو
 الدَّانِيقِ : يَا أَلَيْسَ الْكُوفِيُّ أَنَّ الْكَلْبَ أَكْبَلُ أَيْدِي قَبِيرٍ وَأَعْلَى دَاوُدَ فَتَكْرُؤُهُ رُبُوعًا وَقَفَرُ
 دَاوُدَ بِغِ يَدَيْهِ وَتَكْرُؤُهُ لَا يَأْتِي وَتَكْرُؤُهُ لَا يَكُنْ إِلَّا بِمَنْشَرِهِ ، فَقَالَ : مَدَّوْهُ قَدْ تَعَوْتُ تَكْرُؤَهُ ، فَقَالَ لَهُ
 يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشَأَنَّ أَنْ يَلْبَسَ أَحَدًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ مُلْكَةً فَتَعَوْتُ بِذَلِكَ وَتَكْرُؤُهُ فَقَالَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا الْمُلْكَ كَانَ لِي أَوْ أَبِي شُعْبَانَ فَلَمَّا قُتِلَ بَرِيْدٌ حَسْبُ أَسْمَاءِ اللَّهِ مُلْكَةً
 قَوْلُهُ آلَ مَرْوَانَ ، فَلَمَّا قُتِلَ حِشَامُ زَيْدًا سَابَ اللَّهُ مُلْكَةً قَوْلُهُ مَرْوَانَ بْنِ نُحَيْلٍ ، فَلَمَّا قُتِلَ مَرْوَانُ
 إِبْرَاهِيمَ سَلَبَ اللَّهُ مُلْكَةً فَأَعْلَى كُنُوءُهُ فَقَالَ : مَدَّوْتُ مَا لِي أَوْ لِقِ حَوَائِجِكَ فَقَالَ : الْوَلَدُ ، فَقَالَ : هُوَ
 فِيهِ يَدَاكَ مَتْنِي وَبَلَّتْ ، فَتَحَرَّجَ فَقَالَ لَهُ الرَّبِيعُ : قَدْ أَمَرْتُكَ بِعَشْرَةِ آلَافٍ وَرَهْمٍ ، قَالَ : لَا حَاجَةَ لِي بِهِ
 فِيهَا ، قَالَ : إِنَّ تَغْفِيَهُ فَحَدَّثَهُمْ تَغْفِيَةً فِي يَدَا .

۲۲۔ راوی کہتا ہے جب منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بغداد بلایا تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی
 طرف اٹھا کر کہا : خدایا تو نے دونوں یتیم بچوں کے خزانوں کی حفاظت کی اور جعفر علیہ السلام نے گوئی دیوار کے نیچے جو یتیم بچوں
 کا خزانہ تھا تو تو ان کو سیدھا کر کے بچا تو خدا ان کے ماں باپ کی فکر کا رکھی کہ وہ بچے ہیں یہی حفاظت کر میرے آباد و
 ابداد محمد و حسن و حسین و علی بن اُسین اور محمد بن علی کی نیکی و جبر سے ، یا اللہ میں اس کے شر کو دفع کرنے اس
 کے سینے پر ضرب دلا کر اور اسے اللہ جیسے اس کے شریعت بچنے پھر اوش کے سادہ بان سے کہا بل جبر ، بعد ازیں چنے تو ریح سے
 منصور کے دروازہ پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے کہا اس کے دل میں آپ کی طرف سے کیفیت ہے میں نے اسے
 کچھ ہونے سنا ہے واللہ میں ان کے کسی جو ان کو بے فکری نہ چھوڑوں گا اور زمان کے مال کو بے لطف اور نہ ان کی

ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت عائہؓ آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے آسادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قید کرنے وال کو بے ٹوٹے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو دہی کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملکہ چھین لیا گیا یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے شخص اپنے غصہ کو دھما کر کے سنس مایہ ملک اولاد البوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیسان کیجئے آپ کی حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کو مرض، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا اے نبیؐ وہ روز بڑا ملنے کا انھیں نے کر تصدین کر دیجئے۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُعَيْنٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أَبَالِي إِذَا قُلْتُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجَنُّ وَالْأَشْرُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجْهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْبَجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ قَوَّضْتُ أَمْرِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قَوْفِي وَمِنْ تَحْنِي وَمِنْ قَبْلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات

ادا کروں تو اگر میرے اوپر جملہ کریں تمام

حدیث درہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

چھپن وال باب

دعائے امراض

(باب) ۵۶

﴿الدُّعَاءُ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ﴾

۱۔ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي تَجْرَانَ وَابْنِ فَضَالٍ عَنْ بَعْضِ اصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ ۝ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَامًا فَقُلْتَ: «قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا»، فَيَأْمُرُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مَضْرِي وَحَوِّ لِي إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ ۝

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت مرض کہو یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اپنے علماء کو کہتے پر عمل کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلا جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت بر آجاتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر قادر ہے اور بد لئے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا، درود بھیج محمد و آل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَّيْ قَالَ: مَرَضْتُ بِالْعَدَنَةِ مَرَضًا شَدِيدًا أَقْبَلَكَ ذَلِكَ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: «قَدْ بَلَغَنِي عَلَيْكَ فَاشْتَرَاكَ مِنْ بَرٍّ ثُمَّ اسْتَلْقَى عَلَيَّ قَفَاكَ وَأَثَرُهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا اسْتَرَوْهُ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي، ثُمَّ اسْتَوْجَالِ السَّاءَ أَجْمَعَ الْبَرِّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَقِمْهُ مُدَّ أَمْدِ الْكُلِّ مُشْكِينَ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ: قَالَ دَاوُدُ: فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ وَقَدْ قَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ»

۲۔ راوی کہتا ہے میں، مدینہ میں سخت بیمار ہوا یہ خیر جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی تو مجھے لکھا کہ ایک صاع (سواتین سین گیموں خریدو اور چت لیٹ کر وہ گندم اپنے سینہ پر تھوڑے تھوڑے ڈلوادو اور کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جس مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھر اٹھ کر بیٹھ جا اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو اور یہ گندم ایک ایک مد (تین پاؤ) مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا میرے قید سے رہا ہو گیا۔ چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَشْتَكِي بَعْضَ وُلْدِي فَقَالَ : يَا بُنَيَّ قُلْ : اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بل سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا فرزند ہوں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ لَكَ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي قَدْ طَهَرَ يَوْجَهِي بِرَعْمِ النَّاسِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْدًا لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي : لَا ، لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنٌ آلِ فِرْعَوْنَ مَكْتَنَعَ الْأَصَابِعَ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا - وَيَمُدُّ يَدَهُ - وَيَقُولُ : «يَا قَوْمُ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ» قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيُهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قُلْ : وَأَنْتَ سَاحِدٌ : «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَاجِيُمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي هَذَا الْوَجَعَ - وَسَمِعِهِ - فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ [أَخْرَجَنِي] وَأَلْعَ فِي الدُّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِه عَنِّي كُلَّهُ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پرندہ ہوں میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا۔ جس سے حاجت ہو یعنی ایمان والے ہوں فرمایا

ایسا نہیں ہے۔ مومن آل فرعون کی انگلیاں جڑائے گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں اس نے ان لوگوں سے کہا اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر سہ ماہی رات کے آخری حصہ کے اوّل میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اوّل کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمن و اے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے۔ اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو جو بیماری کا نام ہے اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنا دیا ہے اور دعا کے وقت پوری پوری المساح و زاری کر۔ رادی کہتا ہے کہ میں ابھی کو نہ تک نہ پہنچا تھا کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

۵۔ عَالِي بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الدَّرَجُلَ مَرَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ وَعَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ وَلَا تَسْمِعُهُ» .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں کئی مبتلا دیکھو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر، یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ سنے نہیں۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَرَّيْ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَصْغُرُ يَدُكَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ الْوَجَعُ وَتَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي حَقّاً لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ، اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ فَقَرِّ جُحَا عَنِّي» .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر،

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مُقْضَلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِلْأَوْجَاعِ تَقُولُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلَّهِ فِي عِزِّي مَا كُنِي وَغَيْرِ مَا كُنِي عَلَى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ ، وَتَأْخُذُ لِعَيْتِكَ بِبَيْدِكَ الْيَمْنَى بَعْدَ صَلَاةٍ مَقْرُوضَةٍ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ قَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَ اكْشِفْ ضَرْبِي» . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . وَآخِرُ مَنْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَعَ دُمُوعٍ وَبُكَاءٍ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب درد کہیں ہو تو کہو بسم اللہ وباللہ خدا کی بہت سی نعمتیں پوشیدہ ہیں ساکن اور غیر ساکن رگوں میں شکر گزار اور ناشکرے بندوں کی بھراپنی وارثی اپنے ہاتھ میں نماز واجب کے بعد پکڑ کر کہو، خدا یا میری تکلیف کو دور کر اور جلد صحت عطا فرما اور میری تکلیف کو دور کر دے (تین بار) اور کوشش کر کہ یہ دعا بکا اور آنسوؤں کے ساتھ ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي غَمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَجَعًا بِي فَقَالَ : قُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ - ثُمَّ امْسَحْ بِدَاخِلِكَ عَلَى قَلْبِكَ - أَعُوذُ بِعِزِّهِ وَ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَتِهِ وَ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِهِ وَ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِهِ وَ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِهِ وَ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَسُولِهِ وَ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْذَرُونَ مِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي » تَقُولُهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ . قَالَ : فَمَعْلُكُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ [بِهَا] الْوَجَعُ عَنِّي .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد کی شکایت کی۔ فرمایا بسم اللہ کہہ کر موضع درد پر اپنا ہاتھ پھیرو پھر کہو میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے اس کی قدرت سے اس کے جلال و عظمت سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اس کے رسول سے اللہ کے اسماء ہر اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف زدہ ہوں اپنے نفس پر اسات بار میں نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس درد کو مجھ سے دور کر دیا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ : أَمَرَ يَدَاكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ قُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَنَحْمَدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَحْذَرُهُ ثُمَّ تَمِمْ يَدَاكَ الْيُمْنَى وَتَمْسَحْ مَوْضِعَ الْوَجَعِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۹۔ فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو اللہ کے نام سے اور محمد رسول اللہ کے نام سے اور خدا نے عظیم کے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں یا اللہ اس درد کو مجھ سے دور کر پھر اپنا دارا ہنا ہاتھ مقام درد پر تین بار

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ أَخِي عَرَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعْ يَدَاكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ تَقُولُ : « بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَنَحْمَدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَحْذَرُهُ وَتَمْسَحْ الْوَجَعِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھا اور کہو اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے شرع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے خداوند اس درد کو مجھ سے دور کر پھر مقام درد کو تین بار لے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قُلَيْبٍ : قُلْتُ لَهُ : عَلِمَنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ لَوَجَعِ أَصَابَتِي ؟ قَالَ : قُلْ وَأَنْتَ - جَدِّهِ : يَا إِلَهَ يَا حَمْدُ [يَا رَحِيمُ] يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ يَا إِلَهَ الْأَلْبَةِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوكِ وَيَا سَيِّدَ السَّادَةِ اشْفِنِي بِسْمِكَ يَا رَبَّ كُلِّ دَاءٍ وَسَقَمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ .

۱۱۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتائیے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ یا رحمن یا رحیم، اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے ملک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِزٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ : يَا عَبْدَ اللَّهِ يَا إِلَهَ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَفَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ الشَّمْسِ - سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۱۲۔ زرارة نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَنِعْمَ رَسُولُ اللَّهِ وَنِعْمَ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمُقَدَّرَةِ اللَّهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے بسم اللہ واللہ واللہ واللہ واللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں مبتلا ہوں۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ الْجَوَابِقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : «يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ أَنْزِلْ عَلَيَّ مَا يَبِي مِنْ دَاءٍ شِفَاءً» .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

۱۵۔ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ صَاحِبِ الشَّعْبِ، عَنِ الْحُسَيْنِ الْخُرَاسَانِيِّ كَانَ حَبَّازًا قَالَ: شَكَّوتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَجَمَاعَتِي فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَصَلِّ بِكَ مَوْضِعَ سُجُودِكَ ثُمَّ قُلْ: «بِسْمِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اشْفِنِي يَا شَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ، شِفَاءَ لَا يَفَارِدُ سُقْمًا، شِفَاءَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ».

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو شروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے، اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی رہر درد و دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرِضْتُ عَلَى صَلَواتِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَنَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلَى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجًا إِلَى رَحْمَتِكَ».

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ حضرت علی علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا یوں دعا کرو خداوند میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف جانے کا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُشِيرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: «أَيْهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسَكِينَةِ اللَّهِ وَقَرَّ بِوَفَارِ اللَّهِ وَانْحَجِرْ بِحَاجِزِ اللَّهِ وَاهْدَأْ بِهَيْبَةِ اللَّهِ أَعِيدْكَ أَيْهَا الْإِنْسَانُ بِمَا آغَاذُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَرَشُهُ وَمَلَائِكَتُهُ يَوْمَ الرَّجْعَةِ وَالرَّزْلِ لَازِلٍ، تَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَا أَقْلَ مِنَ الثَّلَاثِ».

۱۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دے کرتے تھے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اے درد تم جا، خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ قرار پکڑ اور اللہ کے روکنے سے رک جا، اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دی اللہ نے اپنے عرش کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور خوف کے دن (قیامت) سات مرتبہ تین بار سے کم نہیں۔

۱۸۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ عَنِ عَمَّارِ بْنِ عَمِيٍّ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ الطَّرَاقِ الْعَظِيمِ الَّذِي رَزَقَ بِدَالِزِ وَحِ الْأَمِينِ وَهُوَ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ عَلَيَّ حَكِيمٌ اَنْ تَشْفِيَنِيْ بِشِفَائِكَ وَتُدَاوِيَنِيْ بِدَوَائِكَ وَتُعَافِيَنِيْ مِنْ بَلَائِكَ ، - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَتُصَلِّيَ عَلَيَّ نَجْمًا وَآلِهِ .

۱۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے اپنا دامن ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قدر عظیم کے واسطے جس کو تو نے روح الامیں کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ میرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت سے پر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفا دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

۱۹۔ أَحْمَدُ بْنُ نَجَّارٍ ، عَنْ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ نَجَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ نَجَّارِ بْنِ الْمُضَلِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : عَرَّضْتُ بِي وَجَعَ فِيْ رُكْبَتِيْ ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ : يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجَمَ ، اِرْحَمْ صَغْفِيْ وَقَلَّةَ حِيلَتِيْ وَعَافِيَنِيْ مِنْ وَجَعِيْ ، قَالَ : فَعَمِلْتُهُ فَعُوْفِيْتُ .

۱۹۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخی اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میرا ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر، میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی۔

ستاو نواں باب

سر زوتونید

(بَابُ ۵۷)

﴿الْحِرْزُ وَالْعَوْدَةُ﴾

۱۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِيَانٍ ، عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : ذَكَرْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْوَحْشَةَ ، فَقَالَ : أَلَا خَيْرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتُمُوهُ لَمْ تَسْتَوْحِشُوا لِبَلِيلٍ وَلَا

تَہَارِ : بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَإِنِّ مِّنْ يَّتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا . اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي كَنَفِكَ وَفِي جِوَارِكَ وَاجْعَلْنِي فِي أَمَانِكَ وَفِي مَنِّكَ فَقَالَ : بَلَفَانَانُ رَجُلَانِ قَالَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً وَتَرَ كَهَالِئِلَةَ فَلَمَسَتْهُ عَقْرَبٌ .

۱۔ ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بڑی وحشت دل کو بیان کیا۔ فرمایا میں ایسی دعا بتاؤں کہ اس کے دروسے نہ رات کو وحشت ہو نہ دن میں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے۔ خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کر دی ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ، اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچھڑنے کاٹ لیا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَعْوِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِكَرَمِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَشَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ شَدِيدٍ مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَالْعَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ بَلِيلٍ أَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ نَسَاقِ الْعَرَبِ وَالْجَمِّ وَالْمَجْمُوعِ مِنْ شَرِّ قَسَقَةِ الْحَبِّ وَالْإِنْسِ ،

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزت خدا، قدرت خدا، جلال خدا اور عظمت خدا، عفو خدا، مغفرت خدا، ہر خدا کی اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر مردود شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر اور آزاد و بندہ کے قصد اور تحقہ سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا، رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر ناسق کے شر سے اور فاسق جن و انس کے شر سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : «أَعِيدُ كَمَا بَيَّكُمَا اللّٰهُ الثَّمَانِ

وَأَسْمَاءُ الْحُسَيْنِ كُلُّهَا غَامَّةٌ مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامِيَةٍ وَمِنْ شَرِّ خَائِدٍ إِذَا خَدَعَهُ، ثُمَّ أَلْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا فَقَالَ : هَكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ إِبرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بنایا رسول اللہ نے حسن و حسین کے لئے فرمایا میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسماء حسنی کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے فقرے، ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیم نے تجویز فرمایا تھا اسماعیل و اسحاق کے لئے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ : إِذَا أَمْسَبَتْ قَنَطَرَتُ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْذُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يوصفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ يَعْلَمُ خَائِفَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ أَوْدَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا بَطَنَ وَظَهَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفَتْ وَمَا لَمْ أَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ذَكَرْتُهَا أَمَانٌ مِنْ كُلِّ سَبْعٍ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَدَرٌ يَتَذَكَّرُ كُلِّ مَا عَشَى أَوْ لَسَعَ وَلَا يَخَافُ صَاحِبَهَا إِذَا تَكَلَّمَ بِهَا لَصًا وَلَا عَوْلًا قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي صَاحِبٌ صَيْدٍ السَّبْعِ وَأَنَا أَبْتُ فِي اللَّيْلِ فِي الْخَرَابَاتِ وَأَتَوَخَّشُ فَقَالَ لِي : قُلْ إِذَا دَخَلْتَ : بِسْمِ اللَّهِ أَدْخُلْ، وَأَدْخِلْ جِلْكَ الْيَمْنَى وَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرِجْ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَسَمِ اللَّهَ فَإِنَّكَ لَا تَرَى مَكْرُوهًا .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ و باللہ الحمد للہ الذی لم یخذ صاحبۃ ولا ولدا لم یکن لہ شریک فی الملک و لم یکن لہ ولی من الذلیل و کبیرہ تکیبہ و الحمد للہ الذی یصف ولا یوصف و یعلم ولا یعلم یعلم خائفۃ الاعین و ما تخفی الصدور و اعود بوجہ اللہ الکریم و باسم اللہ العظیم من شر ما برأ ودرأ و من شر ما تحت الثری و من شر ما بطن و ظهر و من شر ما وصف و ما لم اصف و الحمد للہ رب العالمین ذکرْتُہا امان من کل سبع و من الشیطان الرجیم قدرٌ یتذکر کل ما عشی و لسع و لا یخاف صاحبہا اذا تکلم بہا لصا و لا عولا قال : قلت لہ : انی صاحب صید السبع و انا ابنت فی اللیل فی الخرابات و اتوخش فقال لی : قل اذا دخلت : بسم اللہ ادخل و ادخل جلك اليمنی و اذا خرجت فأخرج رجليک اليسرى و سم اللہ فانک لا ترى مکروہا .

تم وہاں جاؤ تو کہو، اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور دامنِ پیراس جگہ رکھو اور جب نکلو تو پیسے بایاں پیر رکھو اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم تک نہ پہنچے گی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشَى قَالَ: عَلَّمَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ الْجَلِيلِ أَعْبُدْ فَلَانَا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الْهَامَةِ وَالشَّامَةِ وَاللَّامَةِ وَالْعَامَةِ وَمِنَ الْجَحَنِ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ نَفْسِهِمْ وَبَنِيهِمْ وَبَايَةِ الْكُرْسِيِّ، ثُمَّ تَقَرَّأَهُمْ يَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ: بِسْمِ اللَّهِ أَعْبُدْ فَلَانَا بِاللَّهِ الْجَلِيلِ... حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ..

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت صادق آلِ محمد نے مجھے حفاظت کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے شروع کرتا ہوں خدائے جلیل کے نام سے اور تین اس شخص کو خدا نے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور فقر سے اور چشم بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے اور جن دامن کے شر سے عرب و عجم کے شر سے اور افسوس شمر سے اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو اور دوبارہ کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور فلاں کو خدا نے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عمير، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ الْعَقَارِبَ، فَقَالَ: انْظُرْ إِلَى بَنَاتِ نَعَشٍ الْكُتَاكِيبِ الثَّلَاثَةِ الْوُسْطَى مِنْهَا بَجَنِيهِ كَوْكَبٌ صَغِيرٌ قَرِيبٌ مِنْهُ سَمِيهِ الْعَرَبُ وَالْأُشْهُاءُ وَتَحْتَ سَمِيهِ أَهْلُ النَّظَرِ إِلَيْهِ كُلُّ لَيْلَةٍ وَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ اسْلَمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَلِّمْ مَنَا، قَالَ: إِسْحَاقُ فَمَا تَرَ كُنْتُ مِنْهُ دَهْرِي الْأَمْرَةَ وَاحِدَةً فَصَرَبْتُنِي الْعَقْرَبَ.

۶۔ اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ کے کاٹنے کا خون رہتا ہے فرمایا کہ بناتِ النعش کے تین ستارے جو بیچ میں ہوتے ہیں ان کے پہلو میں ایک جھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ نسیم کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور زمین بار کہو۔ اے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمدؐ وال محمدؐ پر اور اس کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صبح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا سوائے ایک رات کے اسی رات کو کچھ کاٹ لیا۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ سَعْدِ الْإِسْكَافِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنَاصِمُنْ لَهُ لَا يَأْصِيهِ عَقْرَبٌ وَلَا هَامَةٌ حَتَّى

يُصْبِحُ : «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجْعَلُ فِيهَا رَجُوعٌ لِمَا فَجُرْ مِنْ شَرِّ مَا ذُرَّ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ»

۷۔ راوی کہتا ہے کہ مسادق آل محمد نے فرمایا جو یہ کلمات کہیں — اس کا صاف من ہوں کہ کچھ اسے نہیں کاٹے گا اور نہ صبح تک کوئی شرک کا قصد کرے گا کہوں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تجاؤز نہیں کرتا کوئی نیک ہو یا بد اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِبِهِ إِذَا شَكَّوْا إِلَيْهِ الْبَرَاءَتِ أَتَاهَا تُؤَذِّبُهُمْ فَقَالَ : إِذَا أَحَدُكُمْ مَضَجَّ فَلْيَقُلْ : أَيُّهَا السُّودُ الْوُثَابُ الَّذِي لَا يَنَالِي عِلْقًا وَلَا بَابًا عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا كِتَابُ الْأَتُودِ بَنِي وَأَصْحَابِي إِلَى أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ — وَالَّذِي تَعْرِفُهُ — إِلَى أَنْ يُؤُوبَ الصُّبْحُ مَتَى مَا آتَ ،

۸۔ حضرت رسول خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے بسوؤں کی شکایت کی کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں فرمایا جب سونے کو لیٹو تو کہو اے سیاہ اچھل کہ حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے رُکے نہ جسے کسی مکان سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام الكتاب (مکتاب) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جلنے اور صبح کے آنے تک جیسے آئے ہم پہنچاتے ہیں جیسے وہ آئے گی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا لَقِيتَ السَّبْعَ فَقُلْ : «أَعُوذُ بِرَبِّ دَانِيَالٍ وَالْجَبِّ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَأْيِدٍ»

۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنوئیں سے اور ہر صاحب قوت غصہ در سے۔

توضیح ۱۔ خدا شیر نے اپنا دودھ ان کو پلایا۔ پھر ارمیابی کھانا اور پانی لے کر کنوئیں پر پہنچے اور دانیال کو دیا انھوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور چند روز بعد بحیرت باہر آئے۔

اور دوسرا تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ بھیجا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام کی برکت سے اور اللہ کی طرف رجوع ہے جو اللہ نے چاہا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کی عزت و جبروت اور قدرت کے واسطے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے فلاں ابن فلاں کے لئے جو اسے اللہ تبارک و تعالیٰ سے اور تیری کینز کا سرزد ہے دونوں اللہ کے بندے ہیں اور رحمت خدا ہو محمد و آل محمد پر۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّعْيَ فَأَقْرَأْ فِي وَجْهِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَقُلْ لَهُ : وَعَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزْمَةِ اللَّهِ وَعَزْمَةِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَعَزْمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليه السلام وَعَزْمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَيِّمَةِ الطَّاهِرِينَ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ عَنْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . قَالَ : فَحَرَجْتُ فَإِذَا السَّعْيُ قِيَاغَرَمَزَ فَعَزَمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ : الْإِسْحَاقِيَّتُ عَنْ طَرِيقِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا ، قَالَ : فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ قَدْ طَاطَأَ إِبْرَاهِيمُ وَأَدْخَلَ ذَنْبَهُ بَيْنَ رَجُلَيْهِ وَانْصَرَفَ .

۱۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر درندہ کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے آیت الکرسی پڑھو اور کہو قسم دیتا ہوں جیسے اللہ کی عزیمت کی اور محمد و سلیمان بن داؤد اور امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اور آئمہ طاہرین کی عزیمت کی۔ انشاء اللہ وہ ہٹ جائے گا راوی کہتے ہیں گھر سے نکلا تو ایک درندہ سامنے آگیا میں نے اسے قسم دی اور کہا کیا تو ہمارے راتے سے بچے گا نہیں اور ہماری ازیت سے گریز نہیں کرے گا میں نے دیکھا کہ اس نے سر جھکا لیا اور اپنی دم اپنے پیروں کے درمیان کر لی اور وہاں سے ہٹ گیا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ الْقَرَبَةِ : وَأَسْتَوْعِ اللَّهُ الْعَظِيمَ الْجَبِيلَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ وَأَسْتَوْعِ اللَّهُ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعِّعَ لِعَظَمَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ ، حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جِبْرِئِيلَ عليه السلام وَخَفِظَ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بد نما زعفری اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس اللہ کی ہر شے میرے نفس، میرے اہل، میرے مال و اولاد اور مددگار سے اس سے ڈرتی اور خوفزدہ ہے اور اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کرنے والی ہے تو وہ جبرئیل کے پیروں میں لپٹا ہوگا اور اس کے نفس و اہل و مال محفوظ ہو جائیں گے۔

۱۳۔ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : مَنْ بَاتَ فِي دَارٍ وَبَيْتٍ وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ اِنِّسْ وَحْشَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَاعْنِي عَلَيَّ وَحْدَتِي .

۱۳۔ اور امام نے فرمایا جو کوئی جسکے یا گھر میں تنہا رات بسر کرے اسے چاہیے کہ آیت الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو، نرس سے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَةَ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا وَقَعَتْ فِي وَرْطَةٍ أَوْ بَلِيَّةٍ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ بِهَا عَنْكَ مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۱۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ایسی دعا بتا ہوں کہ جب تم کسی جگہ یا جگہ میں مبتلا ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

اٹھاونواں باب

قرآن پڑھتے وقت کی دعا

(باب ۵۸)

﴿الدَّعَاوُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدْعُو عِنْدَ قِرَاءَةِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُنَوَّجِدُ بِالْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ الْمُبِينِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُتَعَالِي بِالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ وَفَوْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْمُكْتَفِي بِعِلْمِكَ وَالْمُخْتَارُ فِي كُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ وَالَّذِي كَرَّمَ الْعَظِيمَ رَبَّنَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُبِينِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلَّمْتَنَا قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِي تَعْلَمِهِ وَاخْتَصَصْتَنَا بِقَبْلِ رَغْبَتِنَا بِتَعْلَمِهِ ، اَللّٰهُمَّ فَاِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْكَ وَفَضْلًا وَجُودًا وَلَطْفًا بِمَا وَرَحْمَةً لَّنَا وَآمِنًا نَاعِبَتُنَا مِنْ غَيْرِ حَوْلِنَا وَلَا جَلَّتِنَا وَلَا قُوَّةَ يَنَّا اَللّٰهُمَّ فَحَبِّبْ إِلَيْنَا حُسْنَ تِلَاوَتِهِ وَحِفْظَ آيَاتِهِ وَإِيمَانًا بِمُتَشَابِهِهِ وَعَمَلًا بِمُحْكَمِهِ وَسَبَّأًا فِي تَادِيلِهِ وَهَدًى فِي تَنْبِيهِهِ وَبَصِيرَةً يَنْوِرُهُ .

اللَّهُمَّ وَكَمَا أَنْزَلْتَهُ بِغَاءِ لَاؤِيلِيَّاتِكَ وَشَفَاةٍ عَلَى أَعْدَائِكَ وَاعْمَى عَلَى أَهْلِ مَعْسِيَتِكَ وَنُورًا
لِأَهْلِ طَاعَتِكَ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْهُ لَنَا حِصَانًا مِنْ عَذَابِكَ وَحِرْزًا مِنْ غَضَبِكَ وَخَاجِرًا عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَعِصْمَةً
مِنْ سَخَطِكَ وَدَلِيلًا عَلَى طَاعَتِكَ وَنُورًا يَوْمَ تُلْقَاكَ نَسْتَعِثُ بِهِ فِي خَلْقِكَ وَتَجُوزُ بِهِ [عَلَى] صِرَاطِكَ
وَنَهْدِي بِهِ إِلَى جَنَّتِكَ .

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَوَةِ فِي حَمْلِهِ وَالْعَمَى عَنْ عَمَلِهِ وَالْجَوَرِ عَنْ حُكْمِهِ وَالْعُلُوِّ
عَنْ قَصْدِهِ وَالتَّقْصِيرِ دُونَ حَقِّهِ ، اللَّهُمَّ احْمِلْ عَنَّا ثِقْلَهُ وَأَوْجِبْ لَنَا أَجْرَهُ وَأَوْزِعْنَا شُكْرَهُ وَاجْعَلْنَا
رُزَاقِهِ وَتَحَفُّظَهُ ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا تَتَبِعْ حَلَالَهُ وَتَجَنَّبْ حَرَامَهُ وَتَقَبَّلْ حُدُودَهُ وَتُوَدِّهِ فَرَائِضَهُ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَلَالَهُ فِي تِلَاوَتِهِ وَنَشَاطِهِ فِي قِيَامِهِ وَوَجَلَّاهُ فِي تَرْبِيَتِهِ وَقُوَّةً فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي آثَاءِ اللَّيْلِ وَ
[أَطْرَافِ] النَّهَارِ ، اللَّهُمَّ وَأَشْفِئْنَا مِنَ الدَّوْمِ بِالسَّيْرِ وَأَيِّقِظْنَا فِي سَاعَةِ اللَّيْلِ مِنْ زَفَاةِ الرَّاكِدِينَ وَنَسِيمِنَا
عِنْدَ الْخَائِبِينَ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ سِتَةِ الْوَسَائِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِقَاؤَنَا ذِكَاكَ عِنْدَ عَجَائِبِهِ
الَّتِي لَا تَنْقُصُ وَلَذَادَةُ عِنْدَ تَرْدِيدِهِ وَغَبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيئِهِ وَفِعَالِيَّةً عِنْدَ اسْتِغْنَائِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ
مِنْ تَحَلُّفِهِ فِي قُلُوبِنَا وَتَوَسُّدِهِ عِنْدَ قَادِنَا وَتَبْذِيرِهِ وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ قِسَاوَةِ قُلُوبِنَا لِمَا بِهِ
وَعُظْمَتُنَا ، اللَّهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا صَرَّ قَتْ فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَذَكِّرْنَا بِمَا صَرَّ بِتِ فِيهِ مِنَ الْمَنَافِعِ وَكَفِّرْ عَنَّا
بِنَاوِيلِ السَّيِّئَاتِ وَضَاعِفِ لَنَا فِي حِرَاءِ فِي الْحَسَنَاتِ وَارْقِنَا فِي ثَوَابِ فِي الدَّرَجَاتِ وَلَقِّنَا بِإِدْبَارِ
بَعْدَ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زَادًا نَقْوِي بِهِ فِي الْمَوْفِقِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَطَرِيقًا وَاضِحًا تَسْلُكُ بِهِ إِلَيْكَ
وَعِلْمًا نَافِعًا نَشْكُرُ بِهِ نِعْمَاءَكَ وَتَحْشُرُ مَا لَيْقَا نَسْتَعِثُ بِهِ أَسْمَاءَكَ . فَإِنَّكَ اتَّخَذْتَ بِهِ عَلَمًا حُجَّةً
قَطَعْتَ بِهِ عُذْرَنَا وَاصْطَنَعْتَ بِهِ عِنْدَنَا نِعْمَةً قَصَرَتْ عَنْهَا شُكْرُنَا ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَبِنَا يَنْتَسِلُ مِنَ الرَّكْلِ
وَدَلِيلًا يَهْدِيَنَا لِصَالِحِ الْعَمَلِ وَعَوْنًا هَادِيًا يُقْوِي مَنَا مِنَ السَّيْلِ وَعَوْنًا يُقْوِيَنَا مِنَ الْمَلِكِ حَتَّى يَنْتَسِلَ بِنَا أَفْضَلَ
الْأَمَلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسِيَاحًا يَوْمَ الْإِقْبَاءِ وَحَاجِبًا يَوْمَ الْقَضَاءِ وَنُورًا يَوْمَ الظُّلُمَةِ
يَوْمَ لَا أَرْضَ وَلَا سَمَاءَ يَوْمَ يُجْزَى كُلُّ شَيْءٍ بِمَا سَعَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا رِيسًا يَوْمَ الظُّلَمَةِ وَفَوْزًا يَوْمَ الْجَزَاءِ
مِنْ نَارِ حَامِيَةٍ ، قَلِيلَةً الْبُقْعَةِ عَلَى مَنْ فِيهَا اصْطَلَى وَبِحَرِّهَا تَلَطَّى ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا بَرَهَانًا عَلَى رُؤُوسِ
الْمَلَائِكَةِ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَنَاقِلَ الشَّهَادَةِ وَعَيْشَ السَّعَادَةِ وَ
مُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ .

احضرت امام جعفر صادق عليه السلام ستران پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یا رب تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے

تو واحد ہے اپنی قدرت اور پوری قوت سے، حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان و عرش کے اہل پر تیرا جلال چھایا ہو لے ہے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم تیرا محتاج ہے۔ اے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیاتِ ذکرِ عظیم کے نازل کرنے والے، اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بنا پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور مشرآنِ عظیم میں کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف ہماری رغبت نہ تھی یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل و کرم و احسان سے کیا ہماری طاقت و قوت سے یہ امر باہر تھا یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیاتِ متشابہات پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سببِ تلاش کرنے میں اس کی تاویل کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے، بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شغل ہے تیرے اولیاء کے لئے اور بد بخمتی ہے تیرے دشمنوں کے لئے اور اندھا پن ہے اہل معصیت کے لئے اور نور ہے اہل اطاعت کے لئے خداوند اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے قلعہ بنا دے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے غصے سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بد بخمتی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے کے اس کے حکم کے اور جادہ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینیِ عمل نہ آئے کہ ہم سے اٹھالے اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالتِ شان کی پیروی کریں اور اس کے حرام سے بچیں اور اس کے حدود کو قائم کریں اور اس کے فرائض کو ادا کریں یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چمکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے اور اس کی تریل کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوند اہماری نیند کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بہوش کی بجائے ہوشی سے افضل ہے خدا یا ہمارے شلوب کو زیر کی دے قرآن کے ان عجیب اسلوب بیان کو سمجھنے کی جو ختم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سویں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ ہم کو نفع دے جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں۔ اور ہم کو معاف کر دے جو آیات کی تاویل میں غلطیاں ہوئی ہوں اور ہمارے حسنات کو کٹی گنا کر دے اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات

کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زاجرِ راہِ آخرت قرار دے تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو قوی دل ہو کر آئیں اور ایسے کھلے راتے سے جو تھکے ہوئے ہیں چلنے والا ہو اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ایسا سچی خستہ و خضر دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں یا اللہ تو نے اس شرآن سے ہم پر رحمت قائم کی ہے اور ہمارے عذر و قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔ یا اللہ اس شرآن کو ہمارا دلی قرار دے تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں اور ہمارا رہنما بنانا کہ ہم اعمالِ صالحہ بجالائیں اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بنانا کہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی قوت دے دے اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسبِ مال کی قوت دے تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روز قیامت ملائکہ کے عذاب سے محفوظ رہیں اور یومِ حساب اپنے مقصد کے پلنے والے ہوں اور ایسا تو قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہوگی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہوگا کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا پیاس کے دن اور روز قیامت کے لئے نور قرار دے اور بجائے اس بھڑکتی آگ سے جو اشتیاق پر جب بھڑکے گی تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوند اس قرآن کو دلیلِ نجات قرار دے۔ لوگوں کے جمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیا کی ہمارا ہی دے تو دعا کا سننے والا ہے۔

انسٹھواں باب

دعائے حفظِ شرآن

(بَابُ ۵۹)

﴿الدُّعَاءُ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، بِعَمْرِو بْنِ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: تَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَمْ يَسْأَلِ الْعِبَادُ مِثْلَكَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَمُوسَى كَلِيمِكَ وَنَجِيِّكَ وَعِيسَى كَلِيمَتِكَ وَرُوحِكَ وَأَسْأَلُكَ بِصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَتَوْرَةِ مُوسَى وَزَبُورِ دَاوُدَ وَإِنْجِيلِ عِيسَى وَقُرْآنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهُ وَقَضَاءٍ أَمَضْتَهُ وَحَقِّ قَضَيْتَهُ وَغَيْبٍ أَعْيَنْتَهُ وَضَالٍّ هَدَيْتَهُ وَسَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّبْلِ فَأَطْلَمَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى الشَّمْسِ فَاسْتَنَارَ وَبِاسْمِكَ

الَّذِي وَصَعْتُهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَدَعَمَتْ بِهَا السَّمَاوَاتُ فَاسْتَقَلَّتْ وَوَصَعْتُهُ عَلَى الْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ وَبَاسَمِكَ الَّذِي بَنَيْتَ بِهِ الْأَرْضَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَأَسْأَلُكَ بِمَعْقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْقُبَ قَبْرَ حِفْظِ الْقُرْآنِ وَأَصْنِافِ الْعِلْمِ وَأَنْ تُثَبِّتَ فِي قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنْ تُخَالِطَ بِهَا لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخْجِي وَتَسْتَعْمِلَ بِهَا بَلْبِي وَنَهَارِي بِرَحْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ فَإِنَّهُ لَأَحْوَلُ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرٍ زِيَادَةٌ: وَأَسْأَلُكَ يَا سَمِيكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِبَادُكَ الَّذِينَ اسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَأَنْبِئَاؤُكَ فَفَعَلْتَ لَهُمْ وَرَحِمْتَهُمْ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كُتُبِكَ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي اسْتَقَرَّ بِهِ عَرْشُكَ وَيَا سَمِيكَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الْقَرُّدَ الْوَحْدَ الْمُتَعَالِيَ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، الطَّاهِرَ الظَّاهِرَ الْمُبَارَكَ الْمُقَدَّسَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ نُورَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِيَ وَكِتَابِكَ الْمُنَزَّلَ بِالْحَقِّ وَكَلِمَاتِكَ الثَّمَنَاتِ وَنُورِكَ الثَّامِنِ وَيَعْظَمَتِكَ وَأَرْكَانِكَ، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُوعِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ فَلْيَكْتُبْ هَذَا الدُّعَاءَ فِي إِثْنَاءِ تَطْيِيفٍ بِعَسَلٍ مَا ذِي لُثْمٍ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْمَطَرِ قَبْلَ أَنْ يَمْسُ الْأَرْضَ وَيَشْرَبَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرَّبِّ فَإِنَّهُ يُحْفَظُ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کہو۔ الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کی مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا۔ حق محمد جو تیرے نبی و رسول ہیں اور بحق ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور بحق موسیٰ جو تیرے کلیم و نجیب ہیں اور بحق عیسیٰ جو تیرے کلمہ اور روح ہیں اور سوال کرتا ہوں بحق صحیفہ ابراہیم و توریت، موسیٰ اور زبور داؤد اور انجیل، عیسیٰ اور قرآن محمد اور ہر حق کا واسطہ جو تیرے کی آیت اور ہر حکم جو تیرے جاری کیا ہے اور ہر حق جو تیرے ادا کیا ہے ہر شے کو جو تیرے دی ہے اور ہر گرجے تیرے ہدایت کی ہے اور ہر سال جسے تیرے عطا کیا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تار یک بنایا اور تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن بنایا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے زمین قائم ہے اور آسمان کے لئے اس سے ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے پہاڑ اٹھ رہے ہوئے ہیں اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے اور اس نام سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی رو سے منتہائے رحمت ہیں رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رزق دے حفظ قرآن کا اور قسم قسم کے علم کا اور ان کو میرے دل کان اور آنکھ میں برقرار رکھ اور مخلوط کر دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت سے ان پر عمل کروں اور نہیں ہے مدد و قوت مگر اے حی و قیوم تجھ سے اور ایک روایت میں اتنا اور ہے۔

میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے بندے دعا کرتے ہیں اور تیرے قبول کرتا ہے اور اپنے انبیاء

کے ترکِ اولیٰ معاف کرتا ہے اور ان پر تو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تو نے ہر اس نام سے جس کا تو نے ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد و فرد و دو و تہ ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھردیا ہے تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے توحی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمن و رحیم ہے کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے اور اس میں کلماتِ تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے اس کو چاہیے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف ظرف پر سفید شہد سے لکھے اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گرا ہو دھوئے اور تین روز نہار منہ پیئے انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعَلِمْتُكَ دُعَاءً لَا تَنْسَى الْفَرَآنَ : وَاللَّهِمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ مَعَاصِيكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي مِنْ تَكْلُفٍ مَا لَا يَعْصِبُنِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ الْمَنْظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَالْزِمْ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ تَوَزَّ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَفَرِّحْ بِهِ قَلْبِي وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَاسْتَعِيزْ بِهِ بِدَنِي وَفَوْقِي عَلَى ذَلِكَ وَاعْنِي عَلَيْهِ إِنَّهُ لَا مَعِينَ عَلَيَّ إِلَّا أَنْتَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ .

فَال : دَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ وَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ حَفْصِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع .

۲۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم قرآن کو سمجھ لو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترکِ معاصی کروں جب تک زندہ رہوں اور رحم کر مجھ پر تاکہ میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور میرے لئے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تسلیم دی ہے اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے اور میرا بدن اور میری قوت اسی میں استعمال ہو اور اس معاملے میں میری مدد کر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔

ساکھواں باب

تمام دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے

(باب) ۶۰

﴿دَعَوَاتُ مُوجَزَاتٍ لِّجَمِيعِ الْحَوَائِجِ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلِ: وَاللَّهِمَّ اجْعَلْنِي أَحْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تَشْقِنِي بِنَشْطِي لِمَعَاصِيكَ وَخِزْلِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي [فِي قَدْرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَأْخِيرَ مَا عَجَلْتَ وَلَا تَعْجِلَ مَا أَخَّرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ وَفِدَتَكَ يَا رَبِّ وَأَقِرُّ بِذَلِكَ عَيْنِي.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے سے اس طرح ڈرنے والا بنادے کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک نیتی سے تجھے اپنے سے ڈرنے کا اور برکت دے معاملات تغافل قدر میں تاکہ جس امر میں تو نے جلدی کہے ہیں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تو نے تاخیر کہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شان استغناء پیدا نہ کرے اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل میں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اے میرے رب اس بارے میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجَصَّامِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَرِّوْجَنِي مِنَ الْخَوَارِجِ الْعَيْنِ وَكَفِّنِي مَوَدَّنِي وَمَوَدَّةَ عِبَائِي وَمَوَدَّةَ النَّاسِ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خوف سے بچالے اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھالے اور حوروں سے میری نزدیکی نہ کرے اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے اور اپنی رحمت سے اپنے عباد صالحین میں داخل کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غَايَتَكَ فِي أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کر دیا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس بُرائی سے جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ بَصِيرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ فِي أَصْفَلِ كِتَابِهِ دُعَاءَ يَعْلَمُهُ إِتَاهُ يَدْعُوهُ فَيَقْضِي بِهِ مِنَ الدُّنُوبِ جَامِعاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَتَبَ عليه السلام بِحُطْبِهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَنْهَكِ التَّوَعُّبَ ، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، يَا بَاسِطَ الْبَدَنِ وَالرُّحْمَةَ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى ، يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ ، يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُتَدَيِّئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا ، يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا غِيَاثَنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي الشَّوْءِ ثُمَّ تَسْأَلُ مَا بَدَأَ لَكَ .

۴۔ علی بن یحییٰ نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو، حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اے وہ ذات جو نیکیوں کا ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے اور جس نے میری پردہ درسی نہیں کی اسے بڑے معاف کرنے والے، اے کثادہ دست رحمت کے ساتھ، اے سرگوشی کے سننے والے، اے ہر شکایت کی انتہا، اے کریم درگزر کرنے والے، اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے، اے ہر نعمت تک پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے اے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریاد رس، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہیے کر۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ وَأَبِي طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ تَقْبِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي

فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِهَا نِعْمَةٌ وَعِدَةٌ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَصْعَقُ عَنْهُ الْغَوَاذُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْحَبْلَةُ وَيَحْدُلُّ عَنْهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَتَعْنِبُنِي فِيهِ الْأُمُورُ أَنْزَلْنَاهُ بِكَ وَشَكْوَتُهُ إِلَيْكَ، رَاغِبًا فِيهِ عَمَّنْ يُوَالِكُ فَقَرَّ جَنَّتُهُ وَكَشَفْنَاهُ وَكَفَّنْبْنِيهِ فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، فَلَمَكَتِ الْحَمْدُ كَثِيرًا أَوْلَكَكَ الْمَنُ فَاصْلًا.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تجھ پر ہے اور ہر سختی پر میری امید گاہ تو ہے اور ہر امر میں میرا ولی تو ہے اور تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل ان سے کزدر ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شتمات کرتے ہیں اور معاملہ رنج پہنچاتے ہیں میں ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس صورت میں تیرے سوا مدد غیر سے نصرت ہے تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر نعم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لائے والا ہے اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد کثیر ہے اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

۶۶۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيانٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمَيْتِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ أَنْ تَعْمَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لائے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَخْبِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: «اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِبِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ»؟ قَالَ قُلْتُ: أَمَّا الْمُعَارِبِينَ فَقَدْ عَرَفْتُ قَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقْصِرًا عِنْدَ تَقْصِيكَ، فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُقْصِرُونَ.

۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرو یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں میں سے نہ بنا۔ (جو چند روز مومن رہ کر پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ رادوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لا تخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کو یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے

کو تباہی ہوئی ہے کیونکہ سب لوگ جو اعمال نیک کرتے ہیں ان میں یقیناً کو تباہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَكْلِمَتَيْنِ دَعَايَهُمَا ، قَالَ : «اللَّهُمَّ إِنْ تَعَذَّبْتَنِي فَأَهْلُ لِيذَلِكَ أَنَا ، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي فَأَهْلُ لِيذَلِكَ أَنْتَ ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب تو تو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ ، عَنْ عَمِيهِ ، عَنْ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَدَلَّنِي قَلْبِي بِتَصَدِيقِهِ ، أَسْأَلُكَ الْآمَنَ وَالْإِيمَانَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و ایمان کا سوال کرتا ہوں۔

۱۰۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي فَنَاءِ الْكُمْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلَ مَرَّةً يَتَوَكَّأُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْبُسْرَى ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ بَاكٍ : «يَا سَيِّدِي تَعَذَّبْتَنِي وَجَبَّكَ فِي قَلْبِي ؛ أَمَا وَعِزُّكَ لَوْ لَقِيتُ فَعَلَّيْتُ لَتَجَمَعَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا غَادَيْتُهُمْ فَيْكِهِ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت دیکھا کہ وہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے عذاب دے گا جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَكْثَرَ مَا يُلْعَبُ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللَّهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ وَآمِينَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

۱۱۔ داؤد رقی نے بیان کیا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا یا اللہ واسطہ ان پانچ ذاتوں کا یعنی رسول اللہ، امیر المؤمنین، فاطمہ اور حسن و حسین صلوات اللہ علیہم کا۔

۱۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَزْرَجِيِّ قَالَ : عَلَّمَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ دُعَاءَ وَ أَمَرَنَا أَنْ نَدْعُو بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ : اللَّهُمَّ إِنِّي نَعْمَتُكَ إِلَيْكَ يَخَاجُنِي وَأَنْزَلْتَ بِكَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَمَسْكَنَتِي، فَأَنَا [الْيَوْمَ] لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجِي مِنِّي لِعَمَلِي وَلِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ أَوْسَعُ مِنْ دُنُوبِي فَقُولَ قَوْلًا كُلَّ حَاجَةٍ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَسْبِرْ ذَلِكَ عَلَيْكَ وَلَقَفْرِي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أَصِبْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ شَرًّا قَطُّ غَيْرُكَ وَلَيْسَ أَرْجُو لِأَخِرَتِي وَدُنْيَايَ سِوَاكَ وَلَا يَوْمَ فَقْرِي [وَأَيُّومَ يَقْرُدُنِي النَّاسُ فِي حَقَرَتِي، وَأَقْضِي إِلَيْكَ يَارَبِّ يَقْرِي .

۱۲۔ ابراہیم کزرجی نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم دی اللہ مکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیلئے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیلئے مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو بر لا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج کو تیرے ہی طرف ہے تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا۔ کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا۔ میں تیرے سوا دنیا و آخرت میں کسی سے امید نہیں رکھتا اور محتاجی کے دن، اور جب لوگ تنہا مجھے قبر کے سپرد کر دیں گے تیرے سوا میرا کون ہے میری احتیاج کو لے کر خدا تیری ہی طرف ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ زَيْدِ الشَّائِبِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : ادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَقَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ صِدْقَ الْحَدِيثِ وَادَاءَ الْأَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِهِمُ الدَّيْمَ وَأَفْعَلَهُ بِهِمْ .

۱۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خداوند ان کو سچی بات کی توفیق دے اداے امانت کی اور نمازوں کی حفاظت کی یا اللہ تیری مخلوق میں یہ کچھ کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان کے ساتھ ایسا کرے یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کر دے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ مَنْ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَالتَّقْوَى بِإِلَيْكَ وَالرِّضَا بِقُدْرِكَ وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ، حَتَّى لَا

أُحِبُّ تَعْجِيلَ مَا أُخِّرْتُ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۱۴۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اوپر توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کے حوالے کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہو نیوالا ہو میں جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں میں تاخیر کروانہ رکھوں اسے تمام عالموں کو پالنے والے۔

۱۵۔ عَنِ ابْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَجِسَمٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ: وَرَبِّ لَا تُكَلِّبْنِي إِلَى تَقْصِي طَرَفَيْ عَيْنِي أَبَدًا، لَا أَقْلَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ، قَالَ: فَمَا كَانَ يَأْتِرَعُ مِنْ أَنْ تَحْدَرَ الدَّمُوعُ مِنْ جَوَانِبِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى وَكَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ أَقْلَ مِنْ طَرَفَةِ عَيْنِي فَأَحْدَثَ ذَلِكَ الذَّنْبَ قُلْتُ فَبَلَّغَ بِهِ كُفْرًا. أَصْلَحَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ عَلَى تِلْكَ الْخَالِ هَلَاكَ.

۱۵۔ ابن ابی یعفور نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے اے میرے رب میرے نفس کو آن واحد کے لئے بھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسو ریش مبارک کے چاروں طرف بہنے لگے پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرماتے لگے اے ابن یعفور یونس بن متی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا ایک آن واحد کے لئے لہذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی۔ فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مر جاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، خَالِدِ بْنِ رَقْمَةَ، قَالَ: أَتَى جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْبُدَنِي يَوْمًا وَ لَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِي فَأَرْفَعْ يَدَيْكَ إِلَيَّ وَقُلْ: وَاللَّهِمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خَلْقِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِفَائِلِهِ إِلَّا بِضَاكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمَنْ كُلُّهُ وَلَكَ الْفَخْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبَهَاءُ كُلُّهُ وَلَكَ الشُّوْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْغِيْرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ الْجَبَرُوتُ كُلُّهَا وَلَكَ الْعَظَمَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّهُ تَبَّ كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَيَبْدُوكَ الْخَبِيرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأُمُرُ كُلُّهُ عَلَانِيَةً وَ سِرًّا، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَبَدًا، أَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ، حَلِيلُ النَّشَاءِ، سَابِغُ النِّعَمَاءِ، عَدْلُ الْقَضَاءِ.

جَزَلُ الْمَطَا ، حَسَنُ الْأَلَاءِ إِلَهُ [مَنْ] فِي الْأَرْضِ وَإِلَهُ [مَنْ] فِي السَّمَاءِ ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ
الشَّيْءِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَرْضِ الْيَمَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَائِفَةُ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةُ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ
فِي الْجِبَالِ الْأَوْتَانِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ إِذَا نَشَى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي
الْآخِرَةِ وَالْأُولَى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَنَابِي وَالْفُرَاقِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً
قَبَضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسَتْ خَلَقَتْ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَ
قَهَرَتْ كُلَّ شَيْءٍ بِعَزَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِإِدْبَاعِكَ وَعَلَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ
شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَبَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِينَ بِإِذْنِكَ وَأَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِينَ بِنَصْرِكَ
وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَا تَمُوتُ غَيْرَكَ وَلَا تَنْشَأُ إِلَّا بِكَ
وَلَا تَزُغُ إِلَّا بِكَ ، أَنْتَ مَوْضِعُ شُكْوَانَا وَمُنْتَهَى رَغْبَتِنَا وَإِلَهْنَا وَمَلِكُنَا .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ کے پاس جبریل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم رات
دن میری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اٹھاؤ اور کہو یا اللہ تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ ہمیشہ
تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے
حد نہیں بدوں تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری
پوری حمد تیرے ہی لئے ہے اور مکمل احسان تیرے ہی لئے ہے تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دنیا و آخرت
کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن اور رات بننے والا تو ہی ہے مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہر امر کا ظاہر باطن باز
گشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے تو جلیل شمار والہ ہے اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے
والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو ہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات
آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی
لئے ہے اور شہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور مضبوط پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی
تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم
میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضے میں ہوگی اور آسمان پٹے ہوئے یہ قدرت میں ہوں
گے تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہوے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے
اے رب توفیق تسبیح ہے بلند و برتر ہے مبارک ذات ہے پاکیزگی واللہ ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور
اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پر غالب آیا اور قوت سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے

ہر شے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنے ان سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نعمت سے اہل ایمان کی مدد کی اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو وحدہ لا شریک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھ ہی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود مالک ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْتِذَاءً مِنْهُ : يَا مُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَشَكَى الْإِبْطَالَ عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدُّعَاءِ السَّرِيعِ الْإِجَابَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : قُلِي : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِ الْأَكْرَمِ الْمَحْزُونِ الْمَكْنُونِ التَّوَالِحِيِّ الْبَرَّهَانِ الْمُبِينِ الَّذِي هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ قَوْقُ كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ بَيْنِي بِهِ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَيَكْسِرُ بِهِ كُلُّ شَيْءٍ وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلُّ جَبْتٍ أَعْيَسٍ ، لَا يَحْرُسُ بِهِ أَرْضٌ وَلَا يَقُومُ بِهِ سَمَاءٌ وَيَأْمَنُ بِهِ كُلُّ خَائِبٍ وَيَبْطُلُ بِهِ سَعْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَيَقْبِي كُلَّ بَاغٍ وَحَسَدُ كُلِّ حَاوِيٍّ وَيَتَصَدَّقُ لِعَظَمَتِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِيلُ بِهِ الْفَلَكُ جَمِينَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا يَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ أَسْمَكُ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِ الْأَجَلِ الشُّرُ الْأَكْبَرِ الَّذِي سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَاسْتَوَيْتَ بِهِ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَى مَنْ تَقَعَّلَ بِي كَذَا وَكَذَا » .

۱۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیر المؤمنین کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو کہاں ہے آجی تجھے سریع الاجابت دعا بتاؤں کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے خزانہ کمندوں ہے نور حق ہے روشن دلیل ہے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہو گئی اور ہر سختی ٹوٹ کر رہ گئی ہے ہر شیطان رائدہ دغا ہے اور ظالم و جاہل کا نور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرار نہیں پاسکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا ہر خوف زدہ اسی سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے اور ہر سرکش کی سرکشی اور ماسد کا حسد دور ہوتا ہے اور ہر بد بخت کا فتنہ ہوتے اور ہر بد بختی کو نہیں ڈبو سکتا جب مولیٰ فرشتہ اس کا نام لے دے اس کا نام سب سے عظمت والا ہے اور صاحب جلال ہے نور اکبر سے جو نور ہے اپنا نام رکھا ہے اور اس سے اپنے غرض پر قاضی ہے اور تجھے دلانا ہوں واسطہ محمد و آل محمد کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے

که رحمت نازل کر محمد و آل محمد برادر میری فلان حاجت برلا-

١٨- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلْبِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ قَالَ : أَمَلْتُ عَلَيَّ هَذَا الدُّعَاءَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ جَامِعٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . تَقُولُ بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ وَالْتِنَاءِ عَلَيْهِ :

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ شَدِيدُ الْحِسَابِ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنِيعُ الْقَدِيرُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْخَنَّاسُ الْمَنَّانُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الدَّيَّانُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تَمْ نُورَكَ قَهْدَيْتَ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ ، رَبَّنَا وَجْهَكَ
أَكْرَمُ الْوُجُوهِ وَجْهَكَ خَيْرُ الْجِهَاتِ وَعَطَيْتَكَ أَفْضَلَ الْعَطَايَا وَأَمْنَاهَا طُغَاةُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَ تُعْصِي
رَبَّنَا فَتَغْفِرُ لِمَنْ شِئْتَ ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ [بِن] وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَتَعْفُو عَنِ الذُّنُوبِ ^(١) لَا
تُجَازِي أَيْدِيكَ وَلَا تُحْصِي نِعَمَكَ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلٌ فَائِلٌ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ
فَرَجَهُمْ وَرُوحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُورَهُمْ وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَأَهْلِكَ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَتَيْسِّرْ لِي الْقَوْلَ الثَّابِتَ فِي الْحَيَاةِ وَالْدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِي الْمَحَبَاتِ وَالْمَمَاتِ وَالْمَوَاقِفِ وَالشُّعُورِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ وَسَلِّمْ لِي عَلَى الصِّرَاطِ وَاجْزِنِي عَلَيْهِ وَارْزُقْنِي عِلْمًا نَافِعًا وَبِقِنًا صَادِقًا وَتَقَى وَبِرًا وَوَرَعًا
وَخَوْفًا مِنْكَ وَفَرَقًا ^(٢) بَيْنِي مِنْكَ زُلْمِي وَلَا يَبَاعِدْنِي عَنْكَ وَأَحْبِبْنِي وَلَا تَبْغِضْنِي وَتَوَلَّنِي وَلَا تَخْذَلْنِي وَ
أَعْطِنِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَاجْزِنِي مِنَ السُّوءِ كُلِّهِ بِحَدِّهِ ^(٣)

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَغْلَمْ

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دعا سکھوائی کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لئے فرمایا کہو حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے بعد۔ (نوٹ:- دعا عربی عبارت سے دیکھ کر پڑھی جائے)

تیرا نور کامل ہے جس سے تو نے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشا وہ ہے جس سے تو نے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ مکرم ہے اور تیری جہت بہترین جہات ہے اور تیرا عطیہ بہترین عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا۔ اے رب تیری اطاعت کی جتنے تو شکر گزار ہوتا ہے معصیت کی جتنے توجہ جاتا ہے بخش دیتا ہے تو مضطر لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور معصیت کو دور کر دیتا ہے تو یہ کو قبول کرتا ہے گناہوں کو معاف کرتا ہے تیری نعمتوں کا نہ کوئی مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصا کر سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں یا اللہ محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور اہل کثافت و فحش و دغاوت و سرور و جلدی کر اور مجھے ان کی کثرت دگی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب نار سے بچالے اور ان لوگوں میں قرار دے جن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو صبر و اطمینان ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں اور زندگانی دنیا و آخرت میں اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات و موت و موقف و نشر و حساب و میزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچالے اور صراط سے صحیح و سالم گزار دے اور علم نافع، یقین صادق پر ہیز گاری، نیکی زہد، خوف کا رفق لے اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے تقرب کا باعث ہو اور اپنے سے دور نہ رکھ، مجھے دوست رکھ، مجھ سے دشمنی نہ رکھ، مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلَا تَخْصُنِي بِدُعَاءٍ ؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : قُلْ : دُنَا وَاحِدًا يَا جَدُّ يَا أَحَدًا يَا صَدِّقًا يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا عَزِيزًا يَا كَرِيمًا يَا حَسَنًا يَا مُتَّسِنًا يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا أَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أُعْطِيَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ ، قُلْتُ : وَوَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوحًا فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : (نَعَمْ لَنِعْمَ الْمُجِيبُ أَنْتَ وَنِعْمَ الْمَدْعُو وَنِعْمَ الْمَسْئُولُ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزِّكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِمَلَكُوتِكَ وَيَزِيدُكَ الْحَمْدُ وَبِحَمْدِكَ وَأَدِّ كَانِكَ كَلِمًا وَبِحَقِّ نَعْمٍ وَبِحَقِّ الْاَوْصِيَاءِ بَعْدَ نَعْمَانِ تُصَلِّيَ عَلَى نَعْمٍ وَآلِ نَعْمٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا)

۱۹۔ معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے فرمایا

کہو اے واحد ذات صاحب مجد اے احد اے صمد اے لم یلد ولم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں اے عزیز دکریم اے ہرمان اے دعاؤں کے سننے والے اے وہ جو اس سے سوال کیا جائے اے سب سے بہتر عطا کرنے والے یا اللہ یا اللہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے جب ہم کو نورؑ نے پکارا تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں۔

پھر حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اور تو اچھا دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اور سب سے اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم حفاظت سے اور حق محمدؐ اور ان کے بعد ہونے والے اوصیل کے حق سے کہ محمدؐ وال محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور میری نفل نفل حاجت برکات۔

۲۰۔ عَنْهُ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسْكَرِيِّ وَجَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ - رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَ يَعْرِفُ بِكُتَيْبَةٍ - قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فَقَالَ : نَعَمْ قُلْ : يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَأْمَنُ مِنْ سَخَطِهِ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَيَأْمَنُ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحْسَنًا يَمْنَةً وَرَحْمَةً ، يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطَانِي وَمَنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعِ خَيْرِ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَانِي وَزِدْنِي مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے جس سے پناہ حاصل کروں اے وہ ذات جس سے ہر امر نیک کا امید کی جاتی ہے اور اے وہ ذات جس سے ہر خطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے اور جس کا کم دینا بھی بہت ہے اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے وہ اپنی ہر بانی اور رحمت سے اسے دے دیتا ہے اور اے وہ جو نہ مانگنے والے کو بھی دیتا ہے محمدؐ وال محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور مجھ کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا ہے وہ ناقص نہیں ہوتی اور اے کریم اپنے وسیع فضل و کرم سے زیادہ کر۔

۲۱۔ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَنَّهُ عَلَّمَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَلِيٍّ هَذَا الدُّعَاءَ : اَللّٰهُمَّ اَرْفَعْ طَنَبِيْ صَاعِدًا وَلَا تَطْمِمْ فِيْ عُدُوِّ وَلَا حَاسِدًا وَاحْفَظْنِيْ فَاِيْمًا وَقَاعِدًا وَيَقْظَانًا وَرَاقِدًا ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ سَبِيْلَكَ الْاَقْوَمَ وَفِنِيْ حَرَّ جَهَنَّمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَّ وَاجْمَلْنِيْ مِنْ خَيْرِ خِيَارِ الْعَالَمِ .

۲۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبد اللہ بن علی کو یہ دعا تعلیم فرمائی یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند

کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طمع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے۔ میری حفاظت کرو خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوندِ امیرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اللہ صبحِ رات پر ثابت قدم رکھ اور آتشِ دوزخ سے بچلے اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہ کا بوجھ کم کر اور مجھے دُنیائے نیکوں میں تشرار دے۔

۲۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى وَهَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «أَرْحَمَنِي وَمَثَلًا طَاقَةً لِي بِهِ وَلَا صَبْرًا لِي عَلَيْهِ».

۲۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو یہ دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر صبر نہیں کر سکتا۔

۲۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَلِّمْنِي دُعَاءَ فَقَالَ: «فَإِنَّ أَنْتَ عَنْ دُعَاءِ الْإِلْحَاجِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا دُعَاءُ الْإِلْحَاجِ؟ فَقَالَ: «وَاللَّهِ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا إِلَهِي تَقَرُّمُ بِهَذَا السَّمَاءِ وَبِهِ تَقَرُّمُ الْأَرْضُ وَبِهِ تَقَرُّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْأَحْيَاءَ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الْبَرِّ مَالٍ وَوَزَنَ الْجِبَالِ وَكَيْلَ الْبُحُورِ، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ تَسْأَلُهُ حَاجَتَكَ وَالْحَجَّ فِي الطَّلَبِ».

۲۳۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے دعا تعلیم کیجئے۔ فرمایا دعا کے احوال کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہو یا اللہ اے سات آسمانوں اور جو ان کے درمیان ہے کے پانے والے۔ اے عرشِ عظیم کے رب، اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے شہرِ آنِ عظیم کے رب اے محمد خاتم النبیین کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق ملے اور جس سے ریت کے ڈرے گئے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے۔ سمندروں کو ناپا جائے۔ پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کر الحاح و زاری کر۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ كَرَامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَمْلَأْ قَلْبِي حُبًّا لَكَ وَخَشْيَةً مِنْكَ وَتَصَدِّقًا وَإِيمَانًا بِكَ وَ

فَرَقَائِكَ وَشَوْفَا إِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ إِفَاءَكَ وَاجْعَلْ لِي فِي لِقَائِكَ خَيْرَ الرُّحْمَةِ
وَالْبَرَكَةِ وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَلَا تُؤَخِّرْ نِي مَعَ الْأَشْرَارِ وَالْحَقْنِي بِصَالِحٍ مِّنْ مَّضَىٰ وَاجْعَلْنِي مَعَ
صَالِحٍ مِّنْ بَقِيَ وَخُذْنِي سَبِيلَ الصَّالِحِينَ وَأَعِزَّنِي عَلَىٰ نَفْسِي بِمَانِعِينَ وَهُوَ الصَّالِحِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَا تُرُدَّنِي
فِي سُوءِ اسْتِقْدَاتِي مِنْهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا أَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ ، نَجِيْبِي وَتُجْمِيْنِي عَلَيْهِ
وَتُبْعِيْنِي عَلَيْهِ إِذَا بَعَثْتَنِي وَأَبْرَأْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَا وَالشُّمُوْةِ وَالشَّكِّ فِي دِينِكَ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نَصْرًا فِي
دِينِكَ وَقُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ وَفَهْمًا فِي خَلْقِكَ وَكَيْفَلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبَيِّنْ وَجْهِي بِبُورِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي
فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوْفِيقِي فِي سَبِيلِكَ عَلَىٰ مِلَّتِكَ وَامَلَأْ رُسُوكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْفَقْلَةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْفَرَةِ وَالسَّكَةِ وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْتَفِعُ وَأَعِزَّنِي بِنَفْسِي وَأَهْلِي وَدِيْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا يُجْبِرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحِدًا فَلَا تُخَذِّلْنِي وَلَا تُرُدَّنِي فِي مَلَكَةٍ وَلَا
تُرُدَّنِي بِعَذَابٍ ، أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ عَلَىٰ دِينِكَ وَالتَّصَدِيقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رُسُوكَ ، اللَّهُمَّ أَذْكَرْنِي
بِرَحْمَتِكَ وَلَا تَذْكَرْنِي بِخَطِيئَتِي . وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ ،
اللَّهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَطِيعِي وَثَوَابَ مَجْلِسِي رِضَاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعَائِي خَالِصًا لَكَ وَاجْعَلْ
ثَوَابِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اللَّهُمَّ غَاذِرُ
النَّجْوِ وَنَامِتُ الْعِيُونِ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا يُوَارِي مِنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ
ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ تُدْلِجُ الرُّحْمَةَ عَلَىٰ مَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ
خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدْتَ مَلَائِكَتَكَ وَأَوْلِيَ الْعِلْمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدْتَ مَلَائِكَتَكَ وَأَوْلِيَ الْعِلْمِ
فَا كُنْتُ شَهِادَتِي مَكَانَ شَهِادَتِهِمْ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
أَنْ تَقْلِقَ رَقَبَتِي مِنَ الشَّرِّ .

۲۴۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے اور اپنے خوف سے بھر دے

اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تو میرے خوف سے اور شوق ہو تو میری طرف سے اور بجلال والاکرام یا اللہ اپنی بقا
کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی بقا کو میرے لئے باعث رحمت و برکت بنادے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار
دے اور مجھے اپنے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے سرچے ہیں اور جواباتی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ اور نیکوں کی

راہ اختیار کرنے میں میری مدد کر اور جن برائیوں سے تو نے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا اے رب العالمین میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس کے لئے مدت نہ ہو اپنی بخل کے شوق میں زندہ رہوں اور مردوں اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور بچائے میرے قلب کو ریلے۔ فریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی توت مجھے دے اور سمجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دہرا حصہ دے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اپنی تضاوت قدر کی طرف مجھے راغب کر اور اپنی راہ یعنی اپنے رسول کی ملت پر موت دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، نامردی سے، بخل سے غفلت سے، سوت دلی سے تعطل سے، تہی دہی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سستی نہ جائے اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد کو شیطان رحم سے خداوند اتیرے سر کوئی پناہ دینے والا نہیں، پس مجھے ذیل نہ کر اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب میں مبتلا کر، میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی اور اپنی کتاب کی تصدیق کی اور تیرے رسول کی اتباع کی یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر، میری خطا کے ساتھ یاد نہ کر اور میرے عمل کو قبول کر لے اور اپنے فضل کو زیادہ کر میری توجہ تیری طرف ہے خداوند! مجھے ثواب عطا کر میری گفتگو کا اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے ہو اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے ہی لئے ت۔ اور دے اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے اور جو سوال میں نے تجھ سے کئے ہیں ان میں مجھے دل جمعی عطا کر اور اپنے فضل و کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں یا اللہ سیارے بھلانا لگے سونے والے سو گئے توحیٰ قیوم ہے نہ تجھے تاریک رات ڈھانپتی ہے اور نہ آسمان جو برجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے نہ گوارہ والی زمین نہ گھر سے سمندر جو تسلط ہوں اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بہ تہ ہوں تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی در دیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں وہ تیرے علم میں ہیں وہی گواہی دیتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے یا اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھ ہی سے ہے اے صاحب غفلت و جلاوت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى الْخَنَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ أَبَادَرْتُ نَفْسِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ جِبْرِئِيلُ ﷺ فِي صُورَةِ دَحْيَةِ الْكَلْبِيِّ وَقَدْ اسْتَخْلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَاهُمَا انْصَرَفَ عَنْهُمَا وَلَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُمَا فَقَالَ جِبْرِئِيلُ ﷺ : يَا أَخَاهُ هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ مَرَّ بِنَا وَأَمَّ يَسْلَمَ عَلَيْنَا أَمَا لَوْ سَلَّمَ لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ؛ يَا أَخَاهُ إِنْ لَهُ دُعَاءٌ يَدْعُو بِهِ مَعْرُوفًا عَدَاةَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَسَلِّهِ عَنْهُ إِذَا عَرَجْتَ إِلَى السَّمَاءِ ؛ فَلَمَّا ارْتَفَعَ جِبْرِئِيلُ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَا نَمَكَ يَا أَبَادِرَ أَنْ تَكُونَ سَلَمَتَ عَلَيْنَا جِبْنَ مَرَرْتَ بِنَا ؟ فَقَالَ : طَنَنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ الَّذِي [كَانَ] مَعَكَ رَحْبَةُ الْكَكْبِيِّ قَدِ اسْتَحْلَيْنِي لِبَعْضِ شَأْنِكَ ، فَقَالَ : ذَاكَ جَبْرِئِيلُ ؑ يَا أَبَادِرَ وَقَدْ قَالَ : أَمَا لَوْ سَلَّمْ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ أَبُو ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ جَبْرِئِيلُ ؑ دَخَلَ مِنَ النَّدَامَةِ حَيْثُ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا هَذَا الدُّعَاءُ الَّذِي تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَدْ أَخْبَرَنِي جَبْرِئِيلُ ؑ أَنَّ لَكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفًا فِي السَّمَاءِ ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْإِيمَانَ وَالْإِيمَانُ لِيكَ وَالْتِمَادُ بِسَبَبِكَ وَالْعَاقِبَةُ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَاقِبَةِ وَالْإِنْسِي عَنْ شَرِّ النَّاسِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابو ذرؓ ایک روز رسول خدا کے پاس آئے تو دیکھا کہ وحیہ کلبی کی صورت میں جبرئیلؑ حضرت کے پاس ہیں اور آنحضرتؐ ان سے غلوٹ میں باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ لوٹ گئے اور ان دونوں کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ ابو ذرؓ ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا اگر یہ سلام کرتے تو ہم ضرور جواب سلام دیتے لے محمدؐ ان کی ایک دعا ہے جو اہل آسمان میں مشہور ہے جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں تو تم ان سے پوچھنا۔ جب جبرئیلؑ چلے گئے تو ابو ذرؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے کہا اسے ابو ذرؓ تم نے ہم پر سلام کیوں نہ کیا تھا جب تم ادھر سے گزرے تھے انھوں نے کہا میں نے گمان کیا کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ وحیہ کلبی ہیں آپ ان سے کسی معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں فرمایا ابو ذرؓ جبرئیلؓ تھے انھوں نے کہا اگر ابو ذرؓ سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے یہ سن کر ابو ذرؓ سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے۔ حضرت نے فرمایا وہ دعا کیلئے جو تم کیا کرتے ہو جبرئیلؓ نے خبر دی ہے کہ جو دعا تم کرتے ہو وہ اہل آسمان میں مشہور ہو گئی ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں یہ دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن و ایمان اور تیرے نبی کی تعذیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کا اور ان بلاؤں پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کا۔

۲۶۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِحٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : أَخَذْتُ هَذَا الدُّعَاءَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [عَدَبْنِ عَلِيٍّ] عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يُسَمِّيهِ الْجَمَامِعَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِجَمِيعِ رُسُلِهِ وَبِجَمِيعِ مَا أَنْزَلَ بِهِ عَلَى جَمِيعِ الرُّسُلِ وَأَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلِقَاءُهُ حَقٌّ وَصَلَّى اللَّهُ وَبَلَغَ الْمُرْسَلُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُسَبَّحَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحَمَدَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلَّمَا هَلَّلَا اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُهَلَّلَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُكَبَّرَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَغَاتِيحَ

الْخَيْرِ وَخَوَائِمِهِ وَسَوَائِقَهُ وَقَوَائِدَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَمَا بَلَغَ عِلْمُهُ عَلَمِي وَمَا قَصُرَ عَنْ إِحْصَائِهِ حِفْظِي اللَّهُمَّ
 انْجِ إِلَيَّ أَسْبَابَ مَعْرِفَتِهِ وَأَفْنِجْ لِي أَبْوَابَهُ وَغَشِّبْنِي بِبَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمَنْ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْإِذَالَةِ
 عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْفَلْ قَلْبِي بِدُنْيَايَ وَعَاجِلِ مَعَاشِي عَنْ آجِلِ ثَوَابِ آخِرَتِي
 وَاشْفَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ مَا لَا يَقْبَلُ مِنِّي جَهْلُهُ وَذَلِّلْ لِكَلِّ خَيْرٍ لِسَانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاوِ وَلَا تُجَرِّهِ فِي
 مَفَاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصًا لَكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَنْوَاعِ الْقَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا
 وَبَاطِنِهَا وَغَفْلَاتِهَا وَجَمِيعِ مَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ وَمَا يُرِيدُنِي بِهِ السُّلْطَانُ الْعَبِيدُ ، مِمَّا أَحْطَتْ
 بِعِلْمِهِ وَأَنْتَ الْغَايُورُ عَلَى صَرَفِهِ عَنِّي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَائِعِهِمْ وَ
 بَوَائِقِهِمْ وَمَكَايِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَنْ أَسْتَرِلَّ عَنْ دِينِي فَتَقْسُدَ عَلَيَّ آخِرَتِي
 وَأَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُمْ ضَرَرًا عَلَيَّ فِي مَعَاشِي أَوْ يَعْزِضَ بِلَاءٌ يُصِيبُنِي مِنْهُمْ لِقُوَّةٍ لِي بِهِ وَلَا صَبْرٍ لِي
 عَلَى اخْتِمَالِهِ فَلَا تَبْتَلْنِي يَا إِلَهِي بِمُفَاسَاتِهِ فَيَمْتَعِبَنِي ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْفَلَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ ؛ أَنْتَ
 الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرَّفَاقَةَ فِي مَعْشَرِي مَا بَقِيَ مِنِّي
 مِمِّيشَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَأَبْلَغُ بِهَا رِضْوَانَكَ وَأَصْبِرُ بِهَا إِلَى دَارِ الْحَيَاةِ وَآخِرَتِهَا وَلَا تُزِفْنِي رِزْقًا
 يُطْغِبُنِي وَلَا تَبْتَلْنِي بِفَقْرٍ أَشْفَى بِهِ مُصِيبًا عَلَيَّ ، أَعْطِنِي حَقًّا وَافِرًا فِي آخِرَتِي وَمَعَاشًا وَابِعًا هَيِّنًا
 مَرَبِّيًا فِي دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ يَجْنًا وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْنًا أَجْرُنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ
 عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولًا وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُورًا ، اللَّهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ بِمِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا
 فِكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَامْكُرْ بِي مَنْ مَكَّرَ بِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَاقْفُ
 عَنِّي عِيُونَ الْكُفْرَةِ وَالظُّلْمَةِ وَالطُّغَاةِ وَالْحَسَدَةِ ، اللَّهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ الشَّكِيمَةَ وَالْإِسْنِي دِرْعَكَ
 الْحَصِينَةَ وَاحْفَظْنِي بِسِرِّكَ الْوَاقِي وَجَلِّئْنِي غَافِيَتِكَ النَّافِعَةِ وَصِدْقِ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي
 وَلَدِي وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا غَفَلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَانَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا
 أَسْرَرْتُ فَاغْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

۲۶۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حاصل کیلئے اور حضرت نے اس دعا کا نام

جامع رکھ لیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے بعد و رسول ہیں میں ایمان
 لایا ہوں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں پر نازل ہوئیں اور یہ کہ اللہ کا وعدہ

سچا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس طرح کرے جسے خدا پسند کرنا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے جب تک کوئی شے اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جب تک کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا اس طرح کہے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں نیک کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد و برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے اور جن کے احصاء سے میرا علم قاصر ہے یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے دادا نے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر پچا لینے سے اپنے دین کے نازل ہونے سے اور شک کو میرے قلب سے پاک کر دے اور میرے دل کو امور دنیائے بچلے اور اس سے بھی کر میں دنیا کی معاشی میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابع بنا اور یہاں سے میرے قلب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر اور میرے عمل کو خالص بنادے اور یا اللہ میں شر سے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شر سے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں آنے والے جن دانش سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاروں سے اور شرانگیزوں سے اور فاسق جن دانش سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کریں اور میری آخرت برباد ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے۔ خدا یا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے۔ تو ہی بچانے والا، منع کرنے والا، دفع کرنے والا اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں اور ایسی روزی نہ دے جس سے سرکش ہو جاؤں اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان اہمیرن ہو جائے اور آخرت میں مجھے بھرپور حصہ دے اور دنیا میں وسیع و گوارا معاش دے دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنہ سے مجھے محفوظ رکھ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ دے اور جو مجھ کو غمگین بنا چاہے اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش حاسدوں کی آنکھیں نکال پھینک اور اپنی طرف سے مجھے سکون و اطمینان دے اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنادے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپلے اور نفع دینے وال غایت کا لباس مجھے پہنادے اور میرے قول و فعل میں صداقت دے اور میری اولاد، اہل و عیال اور مال پر اپنی برکت نازل کر اور جو گناہ

مجھ سے پہلے ہوئے ہوں یا بعد میں یا قصداً ظاہر ہوں یا غرضاً اے الرحمہ الراحمین ان کو بخش دے۔

۲۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزب عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاجْعَلْ لِي مَعْتَنَ تَنْصِرِيهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْبِدْ لِي عُمْرِي » .

۲۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہو خدا یا میرا رزق زیادہ کر، میری عمر دراز کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنادے اور میری جگہ غیر کو نہ لا۔

۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «يَا مَنْ يَشْكُرُ الْبَسِيرَ وَيَغْفِرُ الْكَثِيرَ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي ذَهَبَتْ لَدَيْهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا» .

۲۸۔ حضرت صادق آل محمدیہ دعا فرمایا کرتے تھے اے وہ جو اپنے مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور رحیم ہے میرا وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہو گئی ہے مگر اس کا وبال باقی ہے۔

۲۹۔ وَبِذَا الْإِنشَادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ مِنْ دُعَائِهِ يَقُولُ : «يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ الْقَعَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُجِلُّ الْقَعَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُدْبِلُ الْأَعْدَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُعْجِلُ الْفَنَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَظْلِمُ الْهَوَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُكْثِفُ الْغِطَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدِ الدُّعَاءَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدُ غَيْثَ السَّمَاءِ» .

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے نور اے پاک ذات اے ہر اول سے اول اے ہر آخر سے آخر اے رحمن میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے اور جنہوں نے عذاب کو لا آتا رہا ہے اور بخش دے وہ گناہ جنہوں نے عصمت کی پردہ درسی کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی اور میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا اور جنہوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنہوں نے

برودہ کشائی کی اور درماؤں کو رد کر دیا اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

۳۰۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَيَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «بَاعَدَ بَنِي كُرَيْبٍ وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا وَلِيَّتِي فِي نِعْمَتِي وَيَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي» قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : «اللَّهُمَّ كَسَبْتَ الْأَثَارَ وَعَلِمْتَ الْأَخْبَارَ وَاطْمَأَمْتَ عَلَى الْأَسْرَارِ فَحَلَّتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقُلُوبِ فَالْيَسْرُ عِنْدَكَ عَلَانِيَةً وَالْقُلُوبُ إِلَيْكَ مُقَضَّةٌ وَإِنَّمَا أَمْرُكَ لَشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِيُطَاعَتِكَ أَنْ تَدْخُلَ فِي كُلِّ عَصُومٍ أَعْضَائِي وَلَا تُفَارِقْنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَصِيبِكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عَصُومٍ أَعْضَائِي فَلَا تُقْرِبَنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْيَا وَرَهْدَنِي فِيهَا وَلَا تَزُوْهَا عَنِّي وَوَرِّعْنِي فِيهَا يَا رَحْمَنُ» .

۳۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے مصیبت میں میری تسلی کا سامان ، اے شدت بلا میں میرا ساتھی۔ اے نعمت میں میرا سرپرست ، اے رغبت میں میرا فریاد رس اور حضرت نے فرمایا۔ امیر المؤمنین یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تو نے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے اور خبروں کو بتا دیا ہے اور تجھے پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہے تو ہمارے اور ہمارے متلوب کے درمیان مائل ہے پوشیدہ بھی دیکھ کر لے لے گا ہرے اور متلوب تیرے لئے ہر ہر نیکے ہوئے ہیں اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ وجود میں آجاتی ہے یا اللہ اپنی رحمت سے مصیبت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور تجھے اپنی رحمت سے اپنی طاقات کے وقت تک جلا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے اور اے تجھ سے دور کر دے اور اے رحمن مجھے اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ: أَعْطَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذَا الدُّعَاءَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلِيَّ الْحَمْدِ وَأَهْلُوهُ وَمُسْنَاهُ وَمَحَلِّهِ أَخْلَصَ مَنْ وَحَدَهُ وَاهْتَدَى مَنْ عَبَدَهُ وَفَازَ مَنْ أَطَاعَهُ وَأَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ، اللَّهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالنَّاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدُ؛ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً مَنْ خَضَعَ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَعَفَّرَ لَكَ وَجْهُهُ وَذَلَّ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّدَتْ عِبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ خَطِيئَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ وَضَعَفَتْ عِنْدَ ذَلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ خَدَائِعِهِ وَأَضْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ بَاطِلٍ وَالْجَانَّةُ دُنُوبُهُ إِلَى ذِلِّ مُقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ بِمَنْزِلَةِ أَرْعَبَ إِلَيْكَ كَرَّغَبَتِهِ وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ كَنَصْرَتِهِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ كَأَشَدِّ ابْتِهَالِهِ، اللَّهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَذِلَّ مُقَامِي وَمَجْلِسِي وَخُضُوعِي إِلَيْكَ بِرَقَبَتِي

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْهُدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمَى وَالرَّشَدَ مِنَ الْغَوَايَةِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَكْثَرَ
 الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَأَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ
 وَأَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طَاعَتِكَ وَالْعَفْوَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِرِضَايَ
 وَالتَّخَرُّبَ لِكُلِّ مَا يُرْضِيكَ عَنِّي فِي إِسْخَاطِ خَلْقِكَ الْيَسَّاسِ لِرِضَاكَ ، رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْني
 أَوْ مَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَفْسَنْتَنِي أَوْ مَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ إِنْ غَافَتَنِي أَوْ مَنْ أَمْلُ عَطَايَاهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْ مَنْ
 يَمْلِكُ كَرَامَتِي إِنْ أَهْنَيْتَنِي أَوْ مَنْ يَصُرُّ بَنِي هَوَانِهِ إِنْ أَكْرَمْتَنِي ، رَبِّ مَا أَسْأَلُكَ فَعَلِي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَقْسَى
 قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَحْرَأَنِي عَلَى عَصِيَانٍ مِنْ خَلْقِي ، رَبِّ وَمَا أَحْسَنَ بِلَاكَ عِنْدِي
 وَأَظْهَرَ نِعْمَاءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ الْيَقِينُ فَمَا أَحْصَاهَا وَقَلُّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيمَا أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطَرْتُ
 بِالْيَقِينِ وَتَعَرَّضْتُ لِلْيَقِينِ وَسَهَوْتُ عَنِ الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَجُرْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ
 وَجَاوَزْتُ الْبِرَّ إِلَى الْإِلْمِ وَصِرْتُ إِلَى الْهَرَبِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ فَمَا أَصْعَرَ حَسَابِي وَأَقْلَبَا فِي كَثْرَةِ
 ذُنُوبِي وَمَا أَكْثَرَ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَهَا عَلَى قَدْرِ صَغَرِ خَلْقِي وَضَعْفِ رُكْنِي ، رَبِّ وَمَا أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصْرِ
 أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي بَعْدِ أَمَلِي وَمَا أَقْبَحَ سِرِّي عَنِّي فِي عِلَانِيَتِي ، رَبِّ لَا حُجَّةَ لِي إِنْ اخْتَجَجْتُ وَلَا
 عُذْرَ لِي إِنْ اعْتَذَرْتُ وَلَا شُكْرَ عِنْدِي إِنْ ابْتُلَيْتُ وَأَوْلَيْتُ إِنْ لَمْ تُعْنِي عَلَى شُكْرِي مَا أَوْلَيْتُ ، رَبِّ مَا أَخَفَّ
 مِيزَانِي عِنْدَ إِنْ لَمْ تُرَحِّحْهُ وَأَزَلَّ لِسَانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ وَأَسْوَدَ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ ، رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِي
 الَّتِي سَلَّمْتُ مِنِّي قَدَمَدْتُ لَهَا أَرْكَانِي ، رَبِّ كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَأَبْكِي عَلَى خِيَابَتِي فِيهَا وَلَا
 أَبْكِي وَتَشْتَدُّ حَسْرَاتِي عَلَى عَصِيَانِي وَتَقْرِبُنِي : رَبِّ دَعْنِي دَوَاعِي الدُّنْيَا فَاجْتَنِبْهَا سَرِيعًا وَرَكِّنْتُ
 إِلَيْهَا طَائِعًا وَدَعْنِي دَوَاعِي الْآخِرَةِ فَتَنْبَطُّ عَنْهَا وَأَبْطَأْتُ فِي الْإِجَابَةِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلَيْهَا كَمَا سَارَعْتُ
 إِلَى دَوَاعِي الدُّنْيَا وَخَطَايَاهَا الْهَامِدِ وَهَشِيمِهَا الْبَائِدِ وَسَرَايَاهَا الذَّاهِبِ ، رَبِّ خَوْفَنِي وَشَوْفَنِي
 وَاخْتَجَجْتُ عَلَيَّ بِرِقَبِي وَكَمَلْتُ لِي بِرِزْقِي فَأَمَنْتُ [مِنْ] خَوْفِكَ وَتَنَبَّطْتُ عَنْ تَشَوُّفِكَ وَلَمْ أَشْكِلْ
 عَلَى ضَمَانِكَ وَتَبَاوَنْتُ بِاخْتِجَاجِكَ ، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا خَوْفًا وَحَوْلًا تَنْبُطِي
 شَوْقًا وَتَبَاوُنِي بِحُجَّتِكَ فَرَقًا مِنْكَ ثُمَّ رَضْنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي مِنْ رِزْقِكَ يَا كَرِيمُ [يَا كَرِيمُ] ، أَسْأَلُكَ
 بِسَمِيكَ الْعَظِيمِ بِصَالِكَ عِنْدَ السُّحُطَةِ وَالْفُرَجَةِ عِنْدَ الْكُرْبَةِ وَالنُّورِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْبَصِيرَةِ عِنْدَ تَضَعِ
 الْبُصْرِ ، رَبِّ اجْعَلْ جُثَّتِي مِنْ خَطَايَايَ حَصِيَّةً وَدَرَجَاتِي فِي الْجَنَّةِ رَفِيعَةً وَأَعْمَالِي كُلَّهَا مُتَقَبَّلَةً
 وَحَسَابِي مُضَاعَفَةً ذَا كِبَاةٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْوَيْتَنِ كُلِّهَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ رَفِيعِ الْمَعَامَرِ وَالْمَشْرِبِ

وَمِنْ شَرِّ مَا أَفْلَحَ وَمِنْ شَرِّ مَا أَعْلَمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْتَرِيَ الْجَهْلَ بِالْعِلْمِ وَالْجَنَاءَ بِالْحِلْمِ وَالْجَوْرَ
بِالْعَدْلِ وَالْمُطْبَعَةَ بِالْيَدِ وَالْجَرَاحَ بِالتَّيْبِ وَالْهَدْيَ بِالْقِلَافَةِ وَالْكَفْرَ بِالْإِيمَانِ .
ابن محبوب . عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَيْضًا مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ دَعَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَرَأَى فِي آخِرِهِ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۳۱۔ راوی کہتے ہیں یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے اس کا اہل ہے اور اس کا لفظ آخر اور اس کا محل غلوں اس کے لئے ہے
جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے جس نے اس
سے تعلق رکھا ہے صاحبِ جود و کرم و عظمت اے خدائے جہیل سے مستحق اور حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس
شخص کی طرح جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے سامنے رگڑی ہوئی ہے اور نہ امت سے آنسو بہ رہے ہیں
اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس
کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو اس کے چیلے کم ہو گئے ہوں اس کی قریب کاری کے اسباب منقطع
ہو گئے ہوں اور ہر امر باطل اس سے مضحمل ہو گیا اور اس کے گناہ اس کو مجبور کر کے تیرے سامنے مقامِ ذلت میں لے آئے ہوں
اور وہ تیرے سامنے اظہارِ اقراری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس
شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں اور اظہارِ عجز و نیاز کرتا ہوں اسی کی طرح اور گریہ کرتا
ہوں شدید تر گریہ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر خدا یا میں تجھ
سے سوال کرتا ہوں کہ فضیلت سے بجا کہ ہدایت کی اور کور باطنی سے بجا کہ روشن دلی اور گمراہی سے بجا کہ صحیح راستہ پر لا۔
یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اکثر تیری حمد کرنے کا بحالتِ عیش اور مصیبت میں پوری طرح صبر کرنے کا اور دشمنین بہترین شکر کرنے کا
اور شبہات کے وقت رسول اور ادیبانے رسول کی بات کو ماننا میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور مصیبت میں
کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف جھلنے کا سوال کرتا ہوں
اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور مملوک کے غصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں
جس سے تو راضی ہو اور اے اللہ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں اگر تو رحم ذکر سے تو بھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو دور
رکھے گا تو پھر کس سے ہرمانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا تو پھر عفو کون کرے گا اگر تو نے محروم کر دیا تو پھر بخشش کون
کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عزت کون دے گا اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہو گیا ہے اور میرا قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی
ہیں اور میری عمر کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر کتنی ہرأت ہے اے میرے رب تیری نازل کی ہوئی نعمتیں میرے لئے کتنی

ابھی ہیں تیری نعمتیں میرے اوپر کسی کھلی ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا تو نے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور میں نعمتیں پا کر اترا گیا اور اپنے کو تیرے عذاب کے لئے پیش کرنے لگا تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے لگی اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی اور عدل کو چھوڑ کر ظلم اختیار کیا اور گناہوں کی داری طے کی اور خوف اور عزت کے باعث تجھ سے بھاگا آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں اور میرے گناہ بے لحاظ میری چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے ہیں اے میرے رب میری امتداد کتنی طولانی اور مدت عمر کس قدر کم ہے اور میرے عادات و خصائل کھلم کھلا کس قدر بد نما ہیں اگر میں کوئی جنت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی جنت نہیں اور کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں جو نعمتیں تو نے دی ہیں اگر تو میری مدد نہ کرے تو میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اے میرے پروردگار روز قیامت میری نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا اگر تو اسے بھاری نہ بنائے، میری زبان لغزش سے بچ نہیں سکتی اگر تو اسے نہ روکے اور میرا منہ کالا ہو جائے اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا مے میرے رب میرا کیا حال ہوگا ان گناہوں کی بدولت جو میں کر چکا ہوں اور جنہوں نے میرے اعضا کو لرزادیا ہے اے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دنیا میں ایسا مبتلا ہوں کہ ان کی ناکامی پر روتا ہوں اور نہیں روتا اپنے گناہوں کی کثرت و شدت پر اور اپنی کوتاہی پر اے میرے رب دنیا کے ساز و سامان نے مجھے بلایا تو میں جلدی سے ان کی طرف بھاگا اور ان کی طرف بھروسہ کیا اور جب آخرت کے ساز و سامان اپنی طرف بلایا تو سستی کی اور قبولیت میں تاخیر کر

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی طرف جو کہنے اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور رواں دواں سراب کی مانند ہے اے میرے رب تو نے عذاب آخرت سے خوف دلایا اور اجر و ثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجت قائم کی اور میرے رزق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں تیری نفل کے شوق میں سستی کی اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا تو میری سستی اور کوتاہی کا شوق میں بدل دے اور اپنی جنت کے بارے میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پر مجھے راضی کر۔ اے کہیم میں تیرے اسم اعظم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے حصہ کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سختی اور مصیبت کو کٹا دے اور عطا کر اور تاج کی میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بعیرت دے۔ اے میرے رب گناہوں سے میری سپرد کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمال سب کو بدل دے اور میرے حسنات کو زیادہ کر میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں اور رکھانے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ علم کے بدلے حالت خرید وں اور جفا کو علم کے بدلے اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بیقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے۔ اور جیل بن صانع نے سبھی ہی حدیث نقل کی ہے اور یہ سبھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحسینؑ بھی اسی طرح دعا

کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین۔

۳۲۔ ابن محبوب قال: حَدَّثَنَا نُوحُ أَبُو الْبَيْطَانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ لَا تُنَالُ مِنْكَ اِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوجِ مِنْ جَمِیعِ مَنَاصِبِكَ [اِلَّا بِرِضَاكَ] وَالذُّخُولِ فِيْ كُلِّ مَا یَرْضِیْكَ وَالتَّجَاعُ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالمَخْرَجِ مِنْ كُلِّ كِبَرَةٍ اَتِیْ بِهَا مِنْبِیْ عَمْدٍ اَوْزَلَ بِهَا مِنْبِیْ حَظَا اَوْ حَظَرَ بِهَا عَلَیَّ خَطَرَاتُ الشَّیْطَانِ اَسْأَلُكَ خَوْفًا تَوْفِیْقُنِیْ بِهٖ عَلٰی حُدُودِ رِضَاكَ وَتَشَعُّبِ بِهٖ عَنِّیْ كُلِّ شَهْوَةٍ حَظَرَ بِهَا هَوَاوِیْ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأِیْ لِیُجَاوِزَ حَدَّ حَالِكَ، اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَلْاِخْذَ بِالْحَسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْكَ سَیِّئِیْ كُلِّ مَا تَعْلَمُ اَوْ اَخْطَا مِنْ حَیْثُ لَا اَعْلَمُ اَوْ مِنْ حَیْثُ اَعْلَمُ، اَسْأَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالرَّزْعَةَ فِي الْكِفَافِ وَالمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِیعِ الْمَوَاطِنِ وَانْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِیْ فِیْمَا عَلَیَّ وَلِیِّیْ وَالتَّذَلُّلَ فِیْ اِعْطَاءِ النَّصَبِ مِنْ جَمِیعِ الْمَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرِّضَا وَتَرْكَ قَلْبِیْ البَغْيِ وَكُبْرِیْ فِی الْقَوْلِ مِنْبِیْ وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعْمَتِكَ فِی جَمِیعِ الْأَشْیَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَیْهَا اَلْیَكْبَرُیَّ تَرَسُّیْ وَبَعْدَ الرِّضَا وَ اَسْأَلُكَ الْخَیْرَةَ فِي كُلِّ مَا یَكُونُ فِیْهِ الْخَیْرَةُ بِمَسْئُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا یَمَسُّوْرُهَا یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ وَ اَفْتَحْ لِیْ بَابَ الْأَمْرِ الَّذِیْ فِیْهِ الْمَافِیْقَةُ وَالْفَرَجُ وَ اَفْتَحْ لِیْ بَابَ وَیَسِّرْ لِیْ مَخْرَجَهُ، وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَیَّ مَقْدَرَةً مِنْ خَلْقِكَ فَخُذْ عَنِّیْ بِسْمِعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَیَدِهِ وَخَدَّهُ عَنِّیْ یَمِیْنِهِ وَعَنِّیْ یَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ قُدَامِهِ وَامْنَعَهُ أَنْ یَصِلَ اِلَیَّ بِسُوءٍ، عَزَّ جَانُكَ وَجَلَّ ثَنَا، وَحَمْدُكَ وَلَا إِلَهَ غَیْرُكَ، أَنْتَ رَبِّیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَجَائِیْ فِی كُلِّ كَرْبَةٍ وَأَنْتَ یَقْبِیْ فِی كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِیْ فِی كُلِّ أَمْرٍ تَنْزِلُ بِی رِقَّةً وَعَدَدَةً، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ یَصُعْتُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِیْهِ الْجَمِلَةُ وَیَشْمَتُ فِیْهِ الْعَدُوُّ وَتَعَبِیْ فِی الْأُمُورِ أَنْزَلْتَهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ اِلَیْكَ رَاغِبًا اِلَیْكَ فِیهِ عَمَّرَ سِدَاكَ قَدْ فَرَّجْتَهُ وَكَفَيْتَهُ، فَأَنْتَ وَلِیُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُعْتَنِیْ كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَاكَ الْحَمْدُ كَبِیْرًا وَلَكَ الْمَنْ فَاضِلًا.

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو۔ یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تمام گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں ہر جگہ سے اور نکلتا چاہتا ہوں ہر گناہ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے عذر و خطا کا باعث ہو جس سے میرے دل میں دساوسں شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو توفیق دے مجھے تیری حدود رضامین رہنے کی اور پر اگندہ کر دے ہر اس بُری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہو اور میری ملنے میں لغزش پیدا کیے

أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا تَقُولُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَرِيبًا وَآخِرَ أَعْظِمَاءِ وَسَيِّئِ أَجْمَلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي عَلَى غُلْمِي لِنَفْسِي وَإِسْرَافِي عَلَيْهَا لَمْ أَتَّخِذْكَ صِدًّا أَوْ لَانِدًا أَوْ لَصَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، يَا مَنْ لَا تَغْلِيظُهُ الْمَسَائِلُ ، يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا يُبْرِمُهُ الْحَاحُ الْمُلِحُّينَ أَشَأْلُكَ أَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي فِي سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ حَبْتٍ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَبْتٍ لَا أَحْتَسِبُ إِنَّكَ تُحْيِي الْمَوْتَاطِمَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي لَهُ فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَعَظُمَتْ حَظْبَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَأَى عَلَيَّ الْمَعَاصِي فَلَمْ يَعْجِبْنِي وَخَلَقَنِي لِلَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَصَنَعْتُ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَيَعِمُّ الْمَوْلَى أَنْتَ يَا سَيِّدِي وَيُسُّ الْعَبْدُ أَنَا وَجَدْتَنِي وَنِعَمَ الطَّالِبُ أَنْتَ رَبِّي وَبُشِّ الْمَطْلُوبُ [أَنَا] الْقَعْنَبِيُّ ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِي ، اللَّهُمَّ هَذَانِ الْأَصَوَاتُ وَ سَكَنَتِ الْحَرَكَاتُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيبٍ بِحَبِيبِهِ وَخَلَوْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ إِلَيَّ فَاجْعَلْ خَلَوْتِي مِنْكَ اللَّبْلَةَ الْعِئَقَ مِنَ الشَّارِبِ يَا مَنْ لَيْسَتْ لِمَالِهِ قُوَّةٌ صِفَةٌ يَا مَنْ لَيْسَ لِمَخْلُوقٍ دُونُهُ مَنَّةٌ يَا أَوَّلَ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَآخِرَ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ عُنْصُرٌ وَيَا مَنْ لَيْسَ لِأَخِيهِ قَنَاءٌ وَيَا أَكْمَلَ مَسْنُونٍ وَيَا أَسْمَحَ الْمُعْطِينَ وَيَا مَنْ يَفْقَهُ يَكُلُّ لَفَةً يَدْعَى بِهَا وَيَا مَنْ عَفْوُهُ قَدِيمٌ وَبَطْشُهُ شَدِيدٌ وَمُلْكُهُ مُسْتَقِيمٌ أَشَأْلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَاقَتْ بِهِ مُوسَى يَا اللَّهَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ ، يَا إِلَهَ الْآلَاتِ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّمَدُ أَشَأْلُكَ أَنْ تُعَلِّمَنِي عَلَى عَمَلٍ وَآلٍ عَمَلٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ .

۳۳۔ ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ بویا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توبہ کرنے والوں کے قول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی ۔ برگزیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور ذاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی ، علماء کے ایمان اور ان کے علم کی اور خضوع و خشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہاء کے حکم اور سیرت کی متقیوں کے خوف اور غربت کی اور مومنوں کی تصدین اور توکل کی ، محسنوں کی امید اور نیکی کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقررین کی منزلت ، نبیوں کی مدارات یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عمل نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل ، فدایا تو میری حاجت کو جابلے تجھے بتانے کی ضرورت نہیں توبہ زحمت اس کا دور کرنے والا ہے اور تو وہ ہے کہ سائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا اور نہ پلنے والا کی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچتا ہے تو ایسا ہی جیسا تو کہتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کشادگی دے اور اجر عظیم دے اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ نہ کوئی تیری صفہ ہے اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد، سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغایط میں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی نہ ایک آواز دوسری آواز کے سننے سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے اور بیکراری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے طول نہیں کرتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دو کر دے جہاں سے دور ہونے کا میرا گمان ہے اور جہاں سے نہیں بے شک تو ہر شے پر فتور ہے۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا اور میرے گناہ عظیم انشاء ہیں مگر سوا نہیں کرتا اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے دھکیلتا نہیں اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے غرضِ خلقت کو ضائع کیا اے میرے سید تو میرا اچھا آقا ہے اور میں تیرا بُرا غلام اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں کیسا بُرا مظلوم ہوں۔ میں نے بایا اپنے کو تیرا بندہ، تیرے بندے کا بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سلعے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کر۔ یا اللہ آوازیں (رات میں) بیٹھ گئیں اور حرکات میں سکون پیدا ہو گیا اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری خلوت میں ہوں تو میرا محبوب ہے تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے۔ یہ رات نارِ جہنم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس سے بالاتر صفات نہیں اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اول اے ہر شے سے آخر، اے وہ جس کے لئے کوئی مادہ نہیں، اے وہ جس کے لئے کوئی فنا نہیں۔ اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سخی ہے وہ ہر پکارنے والے کی بولی سمجھتا ہے اس کا فوقِ قیام ہے غرقہ سخت ملک برقرار میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ اے رحمن رحیم تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات بے نیاز ہے۔ میں سوال کرتا ہے کہ رحمت نازل کر محمد و آل پر اور اپنی رحمت سے مجھے داخلِ جنت کر۔

۳۴۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمَّادِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَمَّادِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا
عَلَيْهِ السَّلَامُ: دُعَاءُ وَأَوْجُزُ، فَقَالَ: قُلْ: وَيَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَ دَلَّلَ قَلْبِي بِتَصَدِّيقِهِ أَشْأَلَكَ
مَنْ وَالْإِيمَانَ.

۳۴۔ یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے مختصر و کافی دعا تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہو

۳۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا کہ ہوائے وہ ذات جس نے اپنی ذات کو طرف مجھے ہدایت کی اور اپنی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا اور میں تجھ سے امن و ایمان چاہتا ہوں۔

۳۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لِي مَالٌ وَرِثَةٌ وَلَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَكْسَبْتُ مِنْهُ مَا لَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَعَلِمْتَنِي دُعَاءَ يَخْلُقُ عَلَيَّ مَاضِي وَيَغْيِرُ لِي مَاضِي وَأَوْعِلُ دُنَايَا عَمَلًا عَمَلُهُ، قَالَ: قُلْ، قَالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْ كَمَا أَقُولُ: دِيَا نُورِي فِي كُلِّ ظُلْمَةٍ وَدِيَا نَسِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ وَدِيَا رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَدِيَا تَقِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَدِيَا دَلِيلِي فِي الصَّلَاةِ أَنْتَ دَلِيلِي إِذَا انْقَطَعَتْ دَلَالَةُ الْإِدْلَاءِ فَإِنَّ دَلَالَتَكَ لَا تَنْقَطِعُ وَلَا يَضِلُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ قَاسَبَتْ وَرَزَقْنِي فَوَقَرْتُ وَغَذَيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ غَذَايَ وَأَعْطَيْتَنِي فَأَجَزَلْتَ بِلَا اسْتِحْقَاقٍ لِذَلِكَ بِفِعْلٍ مِنِّي وَالْكَرَمُ ابْتِدَاءُ مِنْكَ لِكَرَمِكَ وَجُودُكَ فَتَقَوَّيْتُ بِكَرَمِكَ عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَقَوَّيْتُ بِرِزْقِكَ عَلَى سَخَطِكَ وَأَقْنَيْتَ عُمْرِي فِيمَا لَا تُحِبُّ فَلَمْ يَمْنَعَكَ خُرَاقَتِي عَلَيْكَ وَرُكُوبِي لِمَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ وَدُخُولِي فِيمَا حَرَمْتَ عَلَيَّ أَنْ عُذْتُ بِكَ عَلَى بِفَضْلِكَ وَلَمْ يَمْنَعْنِي جِلْمُكَ عَنِّي وَعَوْدُكَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ أَنْ عُذْتُ فِي مَعَاصِيكَ فَأَنْتَ الْعَوَادُ بِالْفَضْلِ وَأَنَا الْعَوَادُ بِالْمَعَاصِي فَيَا كَرَمَ مَنْ أَقْوَى لَهُ يَدْنِبُ وَأَعَزَّ مَنْ خُصِعَ لَهُ يُذِلُّ، اِلْكَرَمِكَ أَقْرَبْتُ بِدَنْبِي وَلِعِزَّتِكَ خَصَمْتُ بِذُنُوبِي فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِي فِي كَرَمِكَ وَإِقْرَارِي بِدَنْبِي وَعِزَّتِكَ وَخُضُوعِي بِذُنُوبِي أَفْعَلُ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَعْمَلُ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ.

تَمَّ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ

۳۷۔ ایک شخص حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا اس میں ایک درہم بھی راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پس آپ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے تلافیِ مافات ہو اور گزشتہ عمل بخشا جائے اور میں صیغہ عمل کرو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو جیسے میں کہتا ہوں۔ اسے ہر تاریکی میں میرے نور سے وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے، گر کسی میں راستہ دکھانے والے جب ہر طرف سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر کتنا نعمتیں نازل کیں اور

اور کافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی غذا دی اور بلاستحقاق تو نے مجھے نعمتیں دیں تو نے کرم کی ابتداء اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم ہی کی وجہ سے مجھے نگاہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کے سہنے کی قوت ہوئی۔ میری عمر ایسے کاموں میں جو تجھے پسند نہیں تو نے چونکہ نہ روکا اس لئے جرأت بڑھ گئی اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے بھی کی تھی اور تو نے حرام کیا تھا اور وہ بجا لایا اور تیرے حکم نے نہ روکا۔ میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا رہا پس اے مقرر پسند سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور اے خضوع و خشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کس کا تو اہل ہے وہ نہ کس کا میں اہل ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب فضل القرآن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِهَلَابَاب

(كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ) ١

١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْحَرَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ الْخُفَّافِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَأْسَعُدُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا الْخَلْقُ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ أَلْفٌ صَفٍ ، ثَمَانُونَ أَلْفَ صَفٍ أُمَّةٌ تَحْدُ وَأَرْبَعُونَ أَلْفَ صَفٍ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ قِيَّامِي عَلَى صَفٍ الْمُسْلِمِينَ فِي صُورَةِ رَجُلٍ قَبِيلٌ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ الْمُسْلِمِينَ نَعْرِفُهُ بِنَعْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِثْلَ فِي الْقُرْآنِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ يَنْفَعُهُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفٍ الشُّهَدَاءِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ [الشُّهَدَاءُ] ثُمَّ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّبُّ الرَّحِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ الشُّهَدَاءِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ مِنْ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ مَا لَمْ نَعْطِهِ : قَالَ : فَيَتَجَاوَزُ حَتَّى يَأْتِيَ [عَلَى] صَفٍ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ فِي صُورَةِ شَهِيدٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ شُهُدَاءُ الْبَحْرِ فَيَكْثُرُ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ : إِنَّ هَذَا مِنْ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الْجَزِيرَةَ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا كَانَتْ أَعْظَمَ هَوَلاً مِنَ الْجَزِيرَةِ الَّتِي أُصِيبْنَا فِيهَا فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نَعْطِهِ ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ صَفَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فِي صُورَةِ نَبِيِّ مُرْسَلٍ فَيَنْظُرُ النَّبِيُّونَ وَالْمُرْسَلُونَ إِلَيْهِ فَيَشْتَدُّ لِدَلِكِ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا النَّبِيُّ مُرْسَلٌ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ أُعْطِيَ فَضْلاً كَثِيراً قَالَ : فَيَجْتَمِعُونَ قِيَّامُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ وَيَقُولُونَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ هَذَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : أَوْمَاءُ نَعْرِفُونَهُ ؟ فَيَقُولُونَ مَا نَعْرِفُهُ هَذَا مِمَّنْ لَمْ يَغْضَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَذَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ فَيَسْلِمُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفٍ الْمَلَائِكَةِ فِي صُورَةِ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَشْتَدُّ تَعْجِبُهُمْ وَيَكْبُرُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ لِمَارَأَوْا مِنْ فَضْلِهِ وَيَقُولُونَ : تَعَالَى رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ إِنَّ هَذَا الْعَبْدَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيَّتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَاماً فَمِنْ هُنَاكَ أَلَسَ مِنَ النُّورِ الْجَمَالِ مَا لَمْ نُلْبَسْ ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ وَتَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيُخَرِّقُ

تَحْتَ الْعَرْشِ قِيَادِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا حُجَبِي فِي الْأَرْضِ وَكَأَمِي الْمَادِقِ الشَّاطِقِ اذْقِعْ رَأْسَكَ
وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشْفَعَ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : كَيْفَ رَأَيْتَ عِبَادِي ؟ فَيَقُولُ :
يَا رَبِّ مِنْهُمْ مَنْ صَانِي وَحَافِظَ عَلَيَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ شَيْئًا وَمِنْهُمْ مَنْ صَيَّعَنِي وَاسْتَحَفَّ بِحَقِّي وَكَذَّبَ
بِي وَأَنَا حَجَّجْتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَغَيْرَ تَبِي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي
لَا تُبَيِّنَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَحْسَنَ الثَّوَابِ وَلَا عَاقِبَتَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَلِيمَ الْعِقَابِ قَالَ : فَيَرْجِعُ الْقُرْآنُ
رَأْسَهُ فِي صُورَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ فِي أَيِّ صُورَةٍ يَرْجِعُ ؟ قَالَ : فِي صُورَةِ رَجُلٍ
شَاحِبٍ مُتَقَبِّرٍ يُبَصِّرُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ قِيَانِي الرَّجُلَ مِنْ شَيْعَتِنَا الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَ يُجَادِلُ بِهِ أَهْلَ
الْخِلَافِ فَيَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : مَا عَرَفْتُكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ، قَالَ :
فَيَرْجِعُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ وَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ
الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لِبَلَاكَ وَأَنْصَبْتُ عَيْشَكَ سَمِعْتَ الْأَذَى وَرُجِمْتَ بِالْقَوْلِ فِيَّ ، أَلَا وَإِنَّ
كُلَّ تَاجِرٍ قَدْ اسْتَوْفَى تِجَارَتَهُ وَأَنَا وَرَاءَكَ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
فَيَقُولُ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ عَبْدُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ قَدْ كَانَ نَفْسِي فِيَّ ، مُوَاطِئًا عَلَيَّ ، يُعَادِي سَبَبِي وَيُحِبُّ
فِيَّ وَيُبْقِصُ ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ادْخُلُوا عِبْدِي جَنَّتِي وَأَكْسُوهُ حِلَّةً مِنْ حُلِيِّ الْجَنَّةِ وَتَوَجُّوهُ
يُنَاجِ ، فَإِذَا فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ عَرِضَ عَلَى الْقُرْآنِ فَيَقَالُ لَهُ : هَلْ رَضِيتَ بِمَا صَنَعَ يَوْلِيكَ ؟ فَيَقُولُ :
يَا رَبِّ إِنِّي أَسْتَقِيلُ هَذَا لَهُ فَزْدَهُ مِنْ بَدَا الْخَيْرِ كُلِّهِ ، فَيَقُولُ : وَغَيْرَ تَبِي وَجَلَالِي وَعُلُويِّ وَارْتِفَاعِ
مَكَانِي لَا نَحْلَقُ لَهُ الْيَوْمَ خَمْسَةَ أَشْيَاءَ مَعَ الْمَزِيدِ لَهُ وَلَيْمَنْ كَانَ يَمْنُزِلُهُ إِلَّا أَنَّهُمْ شَبَابٌ لَا يَهْرَمُونَ
وَأَصِحَّاءٌ لَا يَسْقُمُونَ وَأَعْيَانٌ لَا يَفْتَقِرُونَ وَفَرِحُونَ لَا يَحْزَنُونَ وَأَحْيَاءٌ لَا يَمُوتُونَ . ثُمَّ تَلَاهِيهِ آيَةُ الْأَلا
يَنْدُقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَ الْأَدْلَى ، قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْقُرْآنُ
فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ الْمُعْفَاءَ مِنْ شَيْعَتِنَا إِنَّهُمْ أَهْلُ تَسْلِيمٍ ثُمَّ قَالَ : نَعَمْ يَا سَعْدُ وَالصَّلَاةُ
تَتَكَلَّمُ وَلَهَا صُورَةٌ وَخَلْقٌ تَأْمُرُ وَتَنْهَى ، قَالَ سَعْدُ : فَتَقْبِرُ لِذَلِكَ لَوْحِي وَقُلْتُ : هَذَا شَيْءٌ لَا
أَسْتَطِيعُ [أَنَا] أَتَكَلَّمُ بِهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَهَلِ النَّاسُ إِلَّا شَيْعَتُنَا فَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الصَّلَاةَ فَقَدْ
أَنْكَرَ حَقَّنَانَهُ قَالَ : يَا سَعْدُ أَسْمِعْكَ كَلَامَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ سَعْدُ : فَقُلْتُ : بَلَى سَلَى اللَّهُ عَلَيْكَ
فَقَالَ : «إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلِذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ» فَالْتَهَى كَلَامُ وَالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
رِجَالٌ وَنَحْنُ ذِكْرُ اللَّهِ وَنَحْنُ أَكْبَرُ .

توضیح :- قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے بطور استعارہ و تمثیل ہے نہ کہ حقیقت یعنی اگر قرآن وجودِ ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سعد سے فرمایا۔ قرآن کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا لوگ اسے دیکھیں گے لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی جن میں آسمانی ہزار صفیں تو اُمتِ محمد کی ہوں گی اور چالیس ہزار تمام امتوں کی قرآنِ مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا اور سلام کے گا لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الحسبکم ضروریہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جدوجہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور و باریا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا پھر وہاں سے بڑھ کر نصف شہداد کی طرف آئے گا شہداد اس کو دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الرب العزیم یہ شخص شہداد میں سے ہے ہم شہید کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہداد نے بجز اسے ہی جس کو یہ حسن و فضیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہداد نے بجز کے پاس آئے گا بصورت شہید شہداد اور بحر اسے دیکھ کر تعجب نہ کہیں گے یہ ہے تو شہداد نے بجز کیونکہ ہم اس کی علامت و خصوصیت جانتے۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہو گا جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہو گا جہاں ہم شہید ہوئے اس وجہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاء و مرسلین کی صف کی طرف آئے گا وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے اور کہیں گے لا الہ الا اللہ الحسبکم ضروریہ ضروریہ نبی مرسل ہے کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فضیلت دیا گیا ہے پھر امام نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسول اللہ کے پاس آکر کہیں گے یا محمد یہ کون ہے حضرت فرمائیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں رسول فرمائیں گے یہ مخلوق خدا کی حجت ہے پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا اور ایک ملک مقرب کی صورت میں صفِ ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے اور کہیں ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفاتوں سے پہچان گئے لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہ رب العزت تک پہنچے گا پس عرش کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اے روئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سراٹھا اور سوال کرتیرا سوال پورا ہو گا سفارش کر قبول ہو گی وہ اپنا سراٹھائے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایادہ کچے گا پروردگار! کچھ تو ان میں ایسے تھے جنہوں نے میری حفاظت کی اور مجھے حفظ یاد رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہٹا سمجھا اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا خدا نے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلند مقام کی منہ کھا کر کہتا ہوں

ہوں میں آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دلوں کا اور تہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکان سفر سے متغیر ہو گیا۔ اہل مشر سے دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شعبوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا اور وہ محافظ قرآن سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ گاتو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا اے بندہ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قرآن اپنی اصل صورت میں آکر کچھ گاتو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کچھ گا ہاں پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راویں جاگا تھا اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا اور میرے بارے میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنیں تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا بیع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے پاس آئے گا اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے اور تو اس کا حال بہتر جلنے والا ہے اعلیٰ میری وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنایا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کر۔ خدا فرمائے گا میرے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے سر پر تاج رکھو۔

جب یہ ہو چکے گا تو قرآن پر پیش کر کے کہا جائے گا جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا اس پر تو راضی ہے وہ کچھ کا پروردگار یہ تو کم ہے اور زیادہ کہ خدا فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لئے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے اضافہ کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے زندہ رہیں گے مریں گے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

میں نے کہا اے ابو جعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے۔ فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں (اور خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد نماز بھی بولتی ہے اس کی صورت و خلقت ہے وہ لڑکتی ہے سعد نے کہا یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا۔ حضرت نے فرمایا سمجھا لو کہ ہمارے شیعہ ہی ہیں جس نے نماز کو نہ پہچانا اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور فرمایا نماز بدکاری اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے پس یہی کلام ہی تو ہے اور فحشاء و منکر کے مصداق عام لوگ ہیں اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں اور ہم اکبر ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ فِي ذَاهِدَةٍ وَأَنْتُمْ عَلَى ظَهْرِ سَعْيٍ وَالشَّيْرُ يَكُمُ سَرِيعٌ

وَقَدْ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يُبَيِّنَانِ كُلَّ جَبَدٍ وَيَقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ قَاعِدُوا الْإِجَارَ لِبَعْدِ الْمَجَارِ، قَالَ: فَهَامُ الْمُقْدَادِينَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ذَا الْهُدْنَةِ؟ قَالَ: ذَا بَلَاحٍ وَأَنْقِطَاعٍ فَإِذَا التَّبَسَّتْ عَلَيْكُمُ الْعَيْنُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمُجَاهِلٌ مُصَدِّقٌ وَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ الَّذِي يُدَلُّ عَلَى خَيْرٍ سَبِيلٍ وَهُوَ كِتَابٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبَيَانٌ وَتَحْصِيلٌ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ وَ لَهُ ظَهَرٌ وَبَطْنٌ فَظَاهِرُهُ حُكْمٌ وَبَاطِنُهُ عِلْمٌ، ظَاهِرُهُ أُنْبِئُ وَبَاطِنُهُ عَمِيقٌ، لَهُ نُجُومٌ وَعَلَى نُجُومِهِ نُجُومٌ لَا تُحْصَى عَجَائِبُهُ وَلَا تُبْلَى غَرَائِبُهُ فِيهِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَمَنَارُ الْحِكْمَةِ وَدَلِيلٌ عَلَى الْمَعْرِفَةِ لِمَنْ عَرَفَ الصِّفَةَ فَلْيَجْلُ جَالِ بَصَرِهِ وَلْيُبْلِغِ الصِّفَةَ نَظَرُهُ، يَسُجُّ مِنْ عَطِيٍّ وَيَتَخَلَّصُ مِنْ نَشِيبٍ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةَ قَلْبِ الْبَصِيرِ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَبِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ، فَعَلَيْكُمْ بِحَسَنِ التَّخْلِصِ وَقِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہر دن کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو کہہ بنا رہے ہیں اور ہر بید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وعدہ کئے ہوئے کو لارہے ہیں پس راستہ در رہے اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

مقداد بن اسود نے پوچھا یا رسول اللہ ہر دن کیا ہے فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب فتنے تمہارے اوپر مشتبہ ہو جائیں اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم تتر آن کی طرف رجوع کرو وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعت بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

جس نے اس کو آگے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے گیا اور جس نے اسے پیچھے ڈالا تو وہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا وہ ایسا رہتا ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں حکم و تنبیہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحب فضل ہے بکو اس نہیں ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر میں حکم قطع و فصل ہے اور باطن میں علم ظاہر اس کا نہایت خوش نما اور باطن بہت گہرا ہے قرآن کے لئے کچھ ستارے ہیں (معانی قرآن پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں اس کے عجائب شمار

میں نہیں آتے اور اس کے غرائب کہنے نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے منارے ہیں اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا وہ اس کے لئے دلیل مغفرت بن گیا۔ پس لازم ہے کہ آنکھیں روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دام فریب سے آزاد اور احکام قرآنی میں غور و فکر کرنا قلب بصیر کی زندگی ہے اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا، پس تم کو چاہیے کہ شبہات سے الگ رہو اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظار کم کرو۔

۳۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابَهُ وَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ ، فِيهِ خَيْرٌ كُمْ وَخَيْرٌ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ خَيْرٌ مِنْ بَعْدِكُمْ وَخَيْرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَا كُمْ مَنْ يُخَيِّرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ لَمْ تَجِبْتُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عز و جبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی اور وہ سچا اور خیر پسند ہے اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر یہ خبریں بیان کرنا تو کیا تم تعجب کرتے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا أَوَّلُ وَآخِرُ عَلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكِتَابُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ أُمَّتِي ، ثُمَّ أَتَأَلَّهُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَبِأَهْلِ بَيْتِي .

۴۔ ابو جارود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت سب سے پہلے خدائے عز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا اور خدا کی کتاب کہے گی اور میرے اہلبیت پھر میری امت ، میں ان سے پوچھوں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ فِيهِ مَنَارُ الْهُدَى وَمَصَابِيغُ الدُّجَى فَلْيَجْعَلْ جَالِي بَصَرَهُ وَ يَفْتَحْ لِلْمُتَبَيِّنِ نَظْرَهُ فَإِنَّ التَّعَكُّرَ حَيَاةَ قَلْبِ الْبَصِيرِ ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس متروک میں ہدایت کے منارے ہیں تاریکی کے لئے چراغ ہیں چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لئے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے جیسے تاریکی میں روشنی کے لئے چلنے والا۔

۶۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَصْحَابُهُ : أَعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدًى السَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریکی راتوں میں اور بے پردا کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

۷۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شَكَأَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَجَعًا فِي صَدْرِهِ فَقَالَ ﷺ : اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ » .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سینه کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدائے بزرگ و برتر رحمت ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَعِيُّ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْخَشَابِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَالْخِلَافَةُ إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ أَبَدًا وَلَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَدًا وَلَا فِي وَلَدِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ أَبَدًا وَذَلِكَ أَنْتَهُمْ نَبَذُوا الْقُرْآنَ وَأَبْطَلُوا السُّنَنَ وَعَطَلُوا الْأَحْكَامَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الصَّلَاةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْعَمَى وَاسْتِغَاةٌ مِنَ الْعَثَرَةِ وَنُورٌ مِنَ الظُّلُمَةِ وَضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْذَانِ وَعِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْغَيْبِ وَبَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَمَاعَدَلٌ أَحَدُ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى الشَّارِ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے واللہ امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ قرآن فطرت سے بچانے والا ہے۔ اندھاپن کے امور شرع میں بیان کرنے والا ہے فطرت کاروں سے نجات دہن ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے حدود خدا سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے۔

۹۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْيَادٍ ؛ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ الْقُرْآنَ زَا جُرَّوْا أَمْرٌ : يَا مَرْيَا الْجَنَّةَ وَبَزَجُرَّوْا عَنِ الشَّارِ .

۹۔ میں نے ابو عبد اللہ ﷺ سنا کہ قرآن نہیں کرتا ہے بُرے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْكَافٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُعْطِيَ الشُّرَّ الطُّوْلَ مَكَانَ التَّوَارِثِ وَأُعْطِيَ الْيُسْبِينَ مَكَانَ الْأَنْجَلِ .

وَأَعْطَيْتُ الْمَنَانِي مَكَانَ الرَّبُّورِ وَفُضِّلْتُ بِالْمَفْصَلِ ثَمَانٌ وَسِتُّونَ سُورَةً وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى سَائِرِ الْكُتُبِ وَالتَّوْرَةِ لِمُوسَى وَالْإِنْجِيلِ لِعِيسَى وَالرَّبُّورِ لِدَاوُدَ

۱۰۔ افرمایا رسول اللہ نے مجھے توریت کی بجائے لیے سور سے دیئے گئے ہیں اور انجیل کی جگہ دس سو آیتوں والے اور دو بار نازل ہونے والے زبور کی جگہ اور مجھے فضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سور سے دے کر اور وہ تمام آسمان کتابوں پر حاوی ہیں یعنی موسیٰ کی توریت، عیسیٰ کی انجیل اور داؤد کی زبور۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ: الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَنَظُورٍ إِلَيْهِ صُورَةٌ قِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ قِيَمُوا زَيْنَ: هَذَا الرَّجُلُ مِثْلًا، قِيَمُوا زَيْنَهُمْ إِلَى التَّيْبِينَ قِيَمُوا زَيْنَهُمْ: هُوَ مِثْلًا، قِيَمُوا زَيْنَهُمْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُعْتَرِينَ قِيَمُوا زَيْنَهُمْ: هُوَ مِثْلًا: حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ قِيَمُوا زَيْنَهُمْ: يَارَبِّ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ أَطَمَّاتُ هَوَاجِرَهُ وَاسْتَهْرَتْ لَيْلَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَفُلَانُ بْنُ فَلَانٍ لَمْ أَطْمِمْ هَوَاجِرَهُ وَلَمْ أُسْهِرْ لَيْلَهُ قِيَمُوا زَيْنَهُمْ: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ قِيَمُوا زَيْنَهُمْ: قِيَمُوا زَيْنَهُمْ: أَقْرَأَ وَادَّعَى قَالَ: قِيَمُوا زَيْنَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنَازِلَتَهُ الَّتِي هِيَ لَهُ قَبْرُهَا

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روز قیامت بہت اچھی صورت میں آئے گا جب مسلمانوں کی طرف سے گزرتا تو وہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ مقربین کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر وہ خدا کے سامنے آئے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے دنیا میں دو پہر کی گرمی میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نے لوگرمی میں میرے احکام بجالانے کے لئے نہ تو پیاسا رہا اور نہ جاگا خدا فرمادے گا میں ان کو موانع ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا وہ کھڑے ہوں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے وہ مومن سے کہے گا کہ تیرا ان کی آیت پڑھ اور ادر چل، امام نے فرمایا وہ پڑھے گا اور بلند ہو گا یہاں تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا اور وہاں قیام پذیر ہو گا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ النَّوَادِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: دِهْوَانٌ فِيهِ النِّعَمُ وَدِهْوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَدِهْوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ فَيَقَابَلُ بَيْنَ دِهْوَانِ النِّعَمِ وَدِهْوَانِ الْحَسَنَاتِ فَتُسْتَقَرُّ النِّعَمُ غَاثَةً الْحَسَنَاتِ وَيَبْقَى دِهْوَانُ السَّيِّئَاتِ

قُبِّلَ عَلَى يَأْنِ آدَمَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْحِسَابِ قَبِّلَ الْقُرْآنَ أَمَامَهُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ يَقُولُ: يَارَبِّ أَنَا الْقُرْآنُ وَهَذَا عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ قَدْ كَانَ يُنْعِبُ نَفْسَهُ بِتِلَاوَتِي وَيُطِيلُ لَيْلَهُ بِتَرْبِيلِي وَتَقْبِضُ عَيْنَاهُ إِذَا تَهَجَّدَ فَأَرْضِيهِ كَمَا أَرْضَانِي قَالَ: يَقُولُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ عَبْدِي اسْطَوْ بِمَنْتِكَ قَبْلًا هَاجِرًا رِضْوَانِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ وَيَمْلَأْهُ مِنَ رَحْمَةِ اللَّهِ، ثُمَّ يُقَالُ: هَذِهِ الْجَنَّةُ مُبَاحَةٌ لَكَ فَاقْرَأْ وَاصْغَدْ فَإِذَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ روز قیامت تین دفتر ہوں گے ایک نعمتوں کا دیوان ہوگا دوسرا احسانات کا اور تیسرا گناہوں کا، نعمتوں اور احسانات کے دفتر میں مقابلہ ہوگا۔ نعمتوں کی تعداد احسانات سے بڑھ جائے گی اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا بس پکارا جائے گا اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کچھ گاہے پر درگاہ میں تلاوت ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلاوت کر کے اور طولانی رات گزارے۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے تو اس سے راضی ہو جیسے میں اس سے راضی ہوا خدا فرمے گا میرے بندے اپنا دامن ہاتھ پھیلا، پس اس کو رنوائے خدا سے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کچھ گابایاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اسے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچے پس جب وہ آیت پڑھے گا تو وہ درجہ بلند حاصل ہوگا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، جَمِيعًا، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُجْدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَا اسْتَوْحِشْتُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِيَ. وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَرَأَ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ، يُكْرِمُ رُحْمَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَمُوتَ.

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مر جائیں تو میں تنہا ہی سے دراستہ نہ ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مالک بن نویر الدین پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے اور مرنے کے قریب نظر آتے تھے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِذَا هُمْ يَشْخِصُ قَدْ أَقْبَلَ لَمْ يَرْقُطْ أَحْسَنُ صُورَةٍ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ الْقُرْآنُ قَالُوا: هَذَا مِنَّا، هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَأَيْنَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْهِمْ جَاؤَهُمْ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى آخِرِهِمْ جَاؤَهُمْ

فَيَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ ، فَيَجُوزُهُمْ كُلَّهُمْ حَتَّىٰ إِذَا انْتَهَىٰ إِلَى الْمُرْسَلِينَ يَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ [ثُمَّ يَنْتَهِيَ] حَتَّىٰ يَقِفَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا تُكْرِمَنَّ الْيَوْمَ مَنْ أَكْرَمَكَ وَلَا هِمِّنَنَّ مَنْ أَهَانَكَ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک نہایت خوبصورت شخص نظر آئے گا ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا جب سون اس شخص کو جو در حقیقت قرآن ہو گا دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب ان سے آگے بڑھے گا تو شہداء اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخر میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے یہ قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا مرسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہو گا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اور ارتفاع مکان کی میں آج اس کی عزت کروں گا جس نے تیری عزت کی اور اس کی توہین کروں گا جس نے تیری توہین کی۔

دوسرا باب

فضیلت حامل قرآن

(بَابُ ۲)

﴿فَضْلُ حَامِلِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ فِي أَعْلَىٰ دَرَجَةٍ مِنَ الْأَدَمِيِّينَ مَا خَلَا النَّسَبَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَا تَسْتَظْفِعُوا أَهْلَ الْقُرْآنِ حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ لِمَكَانًا عَالِيًا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو ان کے لئے خدا نے عزیز و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلُ بِهِ مَعَ الشَّفَرَةِ الْكَرَامِ الْبَرْدَةِ .

أَفَرَأَوْاصَعَدَ دَرَجَةً : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَغْتَائِيَهُ وَأَرْضَيْنَاكَ فَيَقُولُ : نَعَمْ . قَالَ : وَمَنْ قَرَأَهُ كَثِيرًا وَتَعَاهَدَهُ بِمَشَقَّتِهِ مِنْ شِدَّةٍ وَحَفَظَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ هَذَا مَرَّةٍ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن بھارت جو انی قرآن پڑھے گا قرآن اس کے گوشت و خون میں داخل ہو جائے گا اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا اور کہے گا اسے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سو اسے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے درجے پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اسے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں پس خدا اس کو اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور خدا کو بائیں ہاتھ میں پھر وہ داخل جنت ہو گا اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر۔ قرآن سے کہا جائے گا۔ ہم نے حق پورا کر دیا اور تجھے راضی کر دیا وہ کہے گا ہاں، خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا اور اس کو یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا تو خدا اس کو دو ہزار اجر کرامت عطا فرمائے گا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، وَحَمِيدُ بْنُ زَيْبَادٍ ، عَنِ الْخَشَابِ جَمِيعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالتَّخَشُّعِ فِي السَّيْرِ وَالْعَلَانِيَةِ لِحَامِلِ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السَّيْرِ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لِحَامِلِ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَوَاصَّعَ بِهِ يَرْفَعَكَ اللَّهُ وَلَا تَعَزَّ رَبُّهُ فَيَذَلَّكَ اللَّهُ ، يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَزَيَّنْ بِاللهِ يَزِينَنَّكَ اللَّهُ [بِهِ] وَلَا تَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيَشِينَنَّكَ اللَّهُ بِهِ ، مَنْ حَتَمَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا أُدْرِجَتْ السُّبُوءَةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَلَكِنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ وَمَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ قَدُولُهُ لَا يَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ وَلَا يَغْضَبُ فِيمَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَجِدُ فِيمَنْ يَجِدُ وَلَكِنَّهُ يَغْفُو وَيَصْفَحُ وَيَغْفِرُ وَيَحْلُمُ لِنِعْمَتِهِ الْقُرْآنَ وَمَنْ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ فَقُلْنَ أَنْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أُوْتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوْتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللَّهُ وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللَّهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں خشوع کے لئے زیادہ حق دار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ حق ظاہر و باطن میں ممتاز درودہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا اسے حامل قرآن قرآن کے ذریعے سے توفیق کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بلند کرے گا اور قرآن کے ذریعے سے ذمی و عورت نہ چاہو ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اسے حامل قرآن رضائے الہی کے لحاظ سے آتش تبارک و تعالیٰ سے کہ اللہ اس سے تیری زینت کرے گا لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستہ گار نہ بنو ورنہ اللہ تمہیں عیب دار بنا دے گا جس نے قرآن محکم کیا گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں

کے درمیان پایا۔ لیکن وہ صاحب وحی نہ ہو سکا اور جس نے قرآن جمع کیا اس لئے سزاوار ہو گا کہ جو اس سے جا ملانہ بات کرے تو وہ جہالت سے کام نہ لے اور جو اس پر غصہ کرے جو اب میں یہ اس پر غصہ نہ کرے بلکہ غصہ کرے، درگزر کرے اور تعظیم قرآن کو مد نظر رکھ کر علم سے کام لے اور جسے علم قرآن دیا گیا اس نے اللہ کی دی ہوئی حقیر چیز کو بھی بڑا سمجھا اور جس چیز کو (عبادت کو) اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : النَّاسُ أَرْبَعَةٌ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُمْ ؟ فَقَالَ : رَجُلٌ أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَالْقُرْآنَ وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قِسْرِي لِي حَالُهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي أُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَارْبِحَ لَهَا وَأَمَّا الَّذِي أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْآسِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْأَنْثَرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَارْبِحَ لَهَا .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فتادہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا اور ایمان نہ دیا گیا ہے ایک وہ ہے جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا نہ قرآن ملا میں نے کہا ذرا اس کی توفیق فرمائیے فرمایا ہے ایمان ملا اور قرآن نہ ملا اس کی مثال اس بھول کی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور قرآن ملا ایمان نہ ملا اس کی مثال جنبیلی کے بھول کی ہے جس کی خوشبودار مزہ کڑا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں ملے اس کی مثال ترخی کی ہے خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی اور جسے نہ قرآن ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی ہے مزہ کڑا اور خوشبودار نہ۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، جَمِيعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ : عَنْ سَعْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قُلْتُ : وَمَا الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قَالَ : فَتَحَ الْقُرْآنَ وَخَفَعَهُ ، كُلَّمَا جَاءَ بِأَوَّلِهِ ارْتَحَلَ فِي آخِرِهِ وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَرَأَى أَنَّ رَجُلًا أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ صَغَرَ عَظِيمًا وَعَظَّمَ صَغِيرًا .

۷۔ زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کہ میں نے کہا اس سے مراد کیلئے فرمایا۔ متران شروع کرو اور اسے ختم کرو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا اور رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل چیز مل گئی اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم مانا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَلَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَلَا مَائِدَ غَنِيٍّ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ قُرْآنِ الْقُرْآنِ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَحْمَلَكُمْ مِنْ كِتَابِهِ فَإِنِّي مَسْئُولٌ وَإِنْتُمْ مَسْئُولُونَ إِنِّي مَسْئُولٌ عَنْ تَبْلِغِ الرِّسَالَةِ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتَسْأَلُونَ عَمَّا حَمَلْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَنِي .

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اسے پورا کرو۔ تبلیغ رسالت کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا اور جو قرآن تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا وہ اعمال متعلق ہوں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِرَجُلٍ : أَتَجِبُ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ : يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَانَا وَ شَبَعِنَا وَلَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عِلْمٌ فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللَّهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى قَدَرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقُ ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقَى . قَالَ حَفْصُ : فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ حَوْفًا عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا أَرَجَا النَّاسِ مِنْهُ وَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْنًا ، فَلَا أَقْرَأَ فَكَانَتْهُ يُخَاطَبُ إِنْسَانًا .

۱۰۔ حفص راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا یہ شخص سوائے سورہ

قل ہو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے لقا چاہتا ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں؟ تاکہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کروں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا اسے حشف ہمارے محبوب اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے۔ بعد آیات قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا پھر حشف نے کہا۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امید گاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دردناک لہجے میں پڑھتے تھے لیس معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

۱۱۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عَرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْمُجْتَهِدُونَ فَوَادُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالشُّرُكُ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہل جنت کے عارفین ہوں گے اور مجتہد لوگ اہل جنت کے شہیدان اور عزمین اہل جنت کے سردار ہیں۔

تیسرا باب بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا (باب ۳)

﴿مَنْ يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ يَشَقِّقْ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ بَسَّامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الذَّيْ يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَيَحْفَظُهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْهُ وَقَلَّةٍ جَفِظَ لَهُ أَجْرَانِ.

۱۔ سرایا صادق آل محمد نے جو کوئی پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کر کے متورڈا سا حفظ بھی کر لیتا ہے تو پیش خدا اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْقَبَّاحِ بْنِ

سَيَابَةِ قَالَ : تَجَعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شَدَّ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَمَنْ يُسِّرْ عَلَيْهِ كُنَّ مَعَ الْأَوَّلِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس پر ستر آن کا حفظ کرنا دشوار ہو اس کو دہرا اچھلے گا اور جس پر آسان ہو وہ مرسلین اولین کے ساتھ مشور ہوگا۔

۳۔ قَلْبِي بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمِ الْقَرَاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يَدْرُسَ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ يَكُونَ فِي تَعْلِيمِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے مزاد ارچہ کہ کثر سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

چوتھا باب

جو ستر آن کو حفظ کرے اور بھول جائے

(باب ۴)

«مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ»

۱۔ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ تَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَنِّي فَأَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَنِيهِ ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ قَرَأَ لَكَ فَقَالَ : عَلَيْكَ اللَّهُ هُوَ كَمَا بَدَأَنا جَمِيعًا . قَالَ : وَنَحْنُ نَحْوُونَ عَشْرَةَ . ثُمَّ قَالَ : السُّورَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَدْ قَرَأَهَا ، ثُمَّ تَرَكَهَا مُتَأَنِّبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ : أَنَا سُورَةٌ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ : تَمَسَّكَتْ بِي وَأَخَذَتْ بِي لَا تَزِلُّكَ هَذِهِ الدَّرَجَةُ فَيَكُونُ مَعَكَ الْقُرْآنُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُطَلَّبَ بِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فِي ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَسْتَفِيعَ بِهِ فِي صَلَاتِهِ وَكَلْبِهِ وَنَهَارِهِ .

۱۔ یعقوب احمد کہنے لگے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں قرآن پڑھا کرتا تھا پس اس کی مزا دلت کم

ہو گئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے۔ فرمایا تجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو، اس دنت گھر کے اندر ہم سب تقریباً دس آدمی تھے (امام نے تالیف قلب کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی اور سلام کرے گی وہ کہے گا تو کون ہے تو وہ کہے گی میں فلاں سورت ہوں وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا امام نے فرمایا قرآن کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ مشرکان پڑھتے ہیں وہ فاری کہلاتے ہیں ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں بعض اس لئے پڑھتے ہیں کہ ناندہ پائیں نماز میں رات دن۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَمْرِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ نَسِيَ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ مُنِيتَ لَهُ فِي سُورَةٍ حَسَنَةٍ وَدَرَجَةٍ رَفِيعَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَاهَا قَالَ : مَا أَنْتَ مَا أَحْسَنَكَ لَبِيتَكَ لِي ؟ فَيَقُولُ : أَمَا تَعْرِفُنِي ؟ أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا وَلَوْ لَمْ تَنْسَنِي رَفَعْتَنِي إِلَى هَذَا .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کر دی تو وہ ایک حسین سورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا جب وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا تو کون ہے تو کننا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں فلاں سورہ ہوں اگر تو مجھے ترک نہ کرتا تو میں تجھے بلند درجہ پر فائز کرتا

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ عَلَيَّ دِينًا كَثِيرًا وَقَدْ دَخَلَنِي مَا كَانَ الْقُرْآنُ يَنْفَلِتُ مِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْقُرْآنُ الْقُرْآنُ ؛ إِنْ آيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةَ لَتَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تَصْعَدَ أَلْفَ دَرَجَةٍ . يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ . فَتَقُولُ : لَوْ حَفِظْتُكَ لَبَلَّغْتُكَ هُنَا .

۳۔ یعقوب بن احمد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندوہ و غم ہے کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے حضرت نے فرمایا قرآن کو ترک نہ کرو۔ اس کی ہر آیت اور ہر سورہ روز قیامت آئے گا اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا اور کہے گا اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

۴۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمَاعَةَ ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ بَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ

الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ السُّورَةَ ثُمَّ نَسِيَهَا أَوْ نَزَّكَهَا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ أَشْرَفَتْ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقٍ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتَقُولُ : تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : لَا ، فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لَمْ تَعْمَلْ بِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ عَمِلْتَ بِي لَبَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ وَأَشَارَتْ يَدَيَّهَا إِلَى فَوْقِهَا .

۴۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کر کے پھر اسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے تو جب وہ داخل جنت ہوگا تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر یہ کہتا ہوا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا نہیں وہ کچھ کا نہیں، وہ کچھ گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے مجھے جاری نہ رکھا اور پڑھنا ترک کر دیا۔ خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا تو میرے ساتھ آج اس مقام پر پہنچتا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے ادھر کی منزل کو بتائے گا

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْحَشَابِيِّ ، عَنْ أَبِي كَمَيْسٍ الْهَيْثَمِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ فَقَرَدَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا . أَعْلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ ؟ قَالَ : لَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر وہ بھول کر دھڑ سے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعًا عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّهُ أَصَابَنِي هُمُومٌ وَأَشْيَاءٌ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا وَقَدْ تَغَلَّتْ وَنَبِي مِنْهُ طَائِفَةٌ حَتَّى الْقُرْآنَ لَقَدْ تَغَلَّتْ مِنْهُي طَائِفَةٌ مِنْهُ ، قَالَ : فَفَرَعَ عِنْدَ ذَلِكَ حِينَ ذَكَرْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْسَى السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُشْرِفَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ بَعْضِ الدَّرَجَاتِ فَتَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكَ ، فَيَقُولُ : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ ؟ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا سَبَّحْتَنِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا لَوْ تَمَسَّكَتْ بِي لَبَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ ، ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ قَبْطُلُ بِهِ الصَّوْتُ قَبْطُلٌ فَلَانُ حَسَنُ الصَّوْتِ ، وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَقُومُ بِهِ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ لَا يَبْأِي مَنْ عِلْمَ ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَتَعَلَّمْ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں رنج و غم سے دوچار ہوں

قرض وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا جز ترک ہو گیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا یہ سن کر امام پرافضراطب لاحق ہوا۔ پھر فرمایا ایک شخص جس نے قرآن یاد کر کے بھلا دیا ہے روز قیامت اس کے پاس آئے گا سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر بھی سلام ہو تو کون ہے وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا اور ترک نہ کرتا تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا بلند درجہ کی طرف، پھر فرمایا لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں بعض اس لئے کہ تبارکی صاحب کہلائے جائیں بعض اس لئے کہ خوش آواز بنیں اور محفلوں میں پڑھ کر دوسرے حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ رات دن اس کی تلاوت کریں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

پانچواں باب عشر اُتِ قرآن

(باب فی قرآنہ)

۱۔ عَلَیَّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْقُرْآنُ عَهْدُ اللَّهِ إِلَى خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي عَهْدِهِ وَأَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ حَمْسِينَ آيَةً.

اے فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

۲۔ عَلَیَّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ عَلَیَّ بْنِ نُجَيْمٍ، جَمِيعًا، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نُجَيْمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلَیَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَقُولُ: آيَاتُ الْقُرْآنِ خَزَائِنٌ فَكَلَّمَا فُتِحَتْ خَزَائِنُهُ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيهَا.

۲۔ میں نے علی بن ابیہرین علیہ السلام سے سنا کہ آیات قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھولتے ہیں تو یہ بھی دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

الْقُرْآنُ وَيُذَكِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْذُرٌ بَرَكْنَهُ وَتَحْصُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضَيُّهُ لَا أَهْلُ السَّمَاءِ كَمَا تُضَيُّهُ الْكُوَاكِبُ لَا أَهْلُ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذَكِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَقِيلُ بَرَكْنَهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْصُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

۳۔ بروایت حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام، امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر بالاسما کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

سائواں باب

ثواب قرات قرآن

(باب ۷)

❖ (ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ) ❖

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ سَهْلِ بْنِ زَيْلَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْنَانَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِمًا فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي صَلَاتِهِ جَالِسًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسِينَ حَسَنَةً ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

قَالَ ابْنُ مَجْبُوبٍ : وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ عَلَى نَحْوِ مَا رَوَاهُ ابْنُ سَيْنَانَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے گا اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنتا ملیں گے اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنتا ملیں گے اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے دس حسنتا ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاذ سے یہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲۔ ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْمُضَلِّ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا

يَمْنَعُ الشَّاجِرَ مِنْكُمْ اَلْمَشْغُولَ فِي سُوْرِهِ اِذَا رَجَعَ اِلَى مَنْزِلِهِ اَنْ لَا يَنْامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ فَكَتَبَ لَهُ مَكَانَ كُلِّ آيَةٍ يَقْرَؤُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازار میں مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ يَشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةً مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِمًا يَكْتُبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةً حَسَنَةً فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ . وَإِنْ تَمَتَّعَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً ، وَإِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَإِنْ خَتَمَهُ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُّجَابَةٌ وَكَانَ خَيْرًا لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ : هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ ؟ قَالَ : يَا خَابِئِي أَسَدِي إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ مَا جِدَّ كَرِيمٌ ، إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ ذَلِكَ

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنة لکھی جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی دعا قبول ہوگی زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیک ہوگی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جواد ہے، بزرگ بے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ أَلَةَ الْأَنْسَبِيِّ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ ، وَخَتَمَهُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ ، كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوَّلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُونُ فِيهَا وَإِنْ خَتَمَهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ فَكَذَلِكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے جو کوئی مکہ سے جمعہ تک قرآن ختم کر دے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جمو
مک برابر حنات لکھے جلتے رہیں گے اور اگر اور ایام میں تمام کو یہ تیب بھی اس طرح ثواب ملے گا (اگرچہ کم ہو)

۵۔ 'عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً
عَنِ الشَّيْخِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَرَأَ
خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْنِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ
الْخَاشِعِينَ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَنِبِينَ وَمَنْ
قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنْطَارٌ مِنْ نَيْلٍ - الْقَنْطَارُ خَمْسَةُ عَشَرَ أَلْفَ وَمِثْقَالٌ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ أَرْبَعَةُ
وَعِشْرُونَ بَرَاثَةً - أَصْفَرُهَا مِثْلُ حَبْلِ أَحَدٍ وَكَبِيرُهَا مِائَتِينَ أَلْفًا إِلَى الْأَرْبَعِينَ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو ایک رات میں کس آیت پر پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں
لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو پڑھے گا اسے وہ قانتین میں محسوب ہوگا دو
سو پڑھنے والا خاشعین میں تین سو پڑھنے والا فائزین میں ہوگا پانچ سو پڑھنے والا مجتہدین میں ہوگا ایک ہزار پڑھنے والے
کے لئے نیکوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۴۷ قیراط کا ہوگا اور وہ
چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کی برابر ہوگا اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پر ہو مطلب یہ ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی
اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَعَمْرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً
عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: وَ
قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ - قَالَ: مَنْ اسْتَمَعَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ
قِرَاءَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَمَخَاضَةً سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ نَظَرَ أَمِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ
يَكُلُّ حَرْفٍ حَسَنَةً وَمَخَاضَةً سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُ حَرْفًا ظَاهِرًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
وَمَخَاضَةً عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ قَالَ: لَا أَقُولُ بِكُلِّ آيَةٍ وَلَكِنْ بِكُلِّ حَرْفٍ: بَاءٌ أَوْ تَاءٌ
أَوْ شَبَاهُهَا قَالَ: وَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا [ظَاهِرًا] وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَمَخَاضَةً
خَمْسِينَ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ

مِائَةً حَسَنَةٍ وَمِئَاثَةً سَبْعِينَ وَرَفَعَ لَهُ مِائَةً دَرَجَةٍ وَمَنْ حَتَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةٌ أَوْ مُعَجَّلَةٌ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ حَتَمَهُ وَكُلُّهُ ؟ قَالَ : حَتَمَهُ كُلُّهُ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سنے۔ بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنة لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے حرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام پر دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے میں بلکہ ہر حرف بایات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لئے پچاس حسنة لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنة لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔ فرمایا ہاں پورا۔

۷۔ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ع يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَتَمَ الْقُرْآنِ إِلَى حَبِثٍ تَعَلَّمَ .

۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

آکھواں باب

قرآن کا پڑھنا مصحف میں

(بَابُ ۸)

﴿قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُسْخَفِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع

قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُسْخَفِ مُتَعِيزٌ بِبَصَرِهِ وَخُفِيفٌ عَنِ الدِّيَوِ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جو قرآن کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر

تخفیف عذاب ہوگی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۲۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّرِيرِ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ مُصْحَفٌ يَطْرُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدِ الشَّيَاطِينِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہوتا کہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ، وَعَالِمٌ بَيْنَ جُهَالٍ وَمُصْحَفٌ مَعْلَقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْعُبَارُ لَا يَقْرَأُ فِيهِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی اور وہ غیر آباد مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہوا اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُمُهورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أَحَقُّظُ الْقُرْآنَ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي فَأَقْرَأُهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي أَفْضَلُ أَوْ أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: بَلِ اقْرَأْهُ وَأَنْظُرْ فِي الْمُصْحَفِ فَهُوَ أَفْضَلُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ؟

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں پس

آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

نواں باب خوش الحسانی سے قرآن پڑھنا

۹ ((باب))

﴿تَرْبِيلُ الْقُرْآنِ بِالْقَوَاتِ الْحَسَنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ وَتَرْتِلُ الْقُرْآنَ تَرْبِيلاً ﴾ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : بَيْنَهُ بَيِّنَاتٌ وَلَا تَهْتِكُ هَذَا الشَّعْرَ وَلَا تَنْتَرِفُ نَتْرَالِ مَلٍ وَلَكِنْ اقْرَعُوا قُلُوبَكُمْ الْقَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هُمْ أَحَدُكُمْ آخِرَ السُّورَةِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو اور نہ رمل (جوہر) پر آگندہ کی طرح (جو زینت تحت میں کام آئیں) الفاظ کو پر آگندہ نہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزَنِ فَأَقْرَؤُوهُ بِالْحُزَنِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن عظم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو شکر آخرت لاحق ہوتی ہے پس قرآن کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِالْخَانِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِنَّا كُمْ

عَبْدُ اللَّهِ

کی وجہ

عَبْدُ اللَّهِ
بَيْنَ جُہَالِسیح میں
جو گداز دہوراشد ، عَنْ
بْنِ وَلَوْ كَانَا

یق کرتا ہے

لَهُ بِنِ جَلَّةَ
فَدَاكَ إِنِّي

فَقَالَ لِي : بَلِ

میتا ہوں پس

وَالْحَوَنَ أَهْلَ الْفِسْقِ وَأَهْلَ الْكِبَائِرِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرْجِعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْجِ وَالرُّهْبَانِيَّةِ ، لَا يَجُوزُ تَرَاثُيَهُمْ فَلَوْ بَهُمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبٌ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجہ اور ان کی آوازیں پڑھو اور بجا و اپنے کو بدکاروں اور گنہگاروں کے لہجہ سے یعنی گویوں۔ غزل سرداؤں وغیرہ کے لہجوں سے میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پیچ کر پڑھیں گے یا نور خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے غمگین لہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہِ الہی میں مقبول نہیں، ان کے دل الٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوعہ قرأت پسند ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرْتُ الصَّوْتِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام كَانَ يَقْرَأُ قُرْبًا مَرِيئًا الْمَادَّ قَصِيقَ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ وَإِنْ إِمَامًا لَوْ أَظْهَرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَمَّا احْتَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهِ قُلْتُ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَرْقَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ : إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحْمِلُ النَّاسَ مِنْ خَلْفِهِ مَا يَطْبِقُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علی نقیؑ کے سامنے حسن صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپؑ کی خوش الحانی سے بہ ہوش ہو جاتا تھا اور اگر امام اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کا تاب نہ لاتے۔ راوی نے کہا۔ جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا نہ فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقُرَاءِ ، عَنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَعْرَبَ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ .

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربوں کی طرح حروف کو مخارج نکال کر پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : إِذَا وَقَعَتْ

بَيْنَ يَدَيَّ فَقِفْ مَوْهَبَ الذَّلِيلِ الْفَقِيرِ وَإِذَا قَرَأْتَ التَّوْرَةَ فَاسْمِعْهَا بِصَوْتِ حَزَبٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو تو اس طرح میرے ایک ذلیل فقیر کھڑا ہو تلے اور جب توریت پڑھو تو مجھے دردناک آواز سے سناؤ۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَمْ يُعْطِ أُمِّي أَوَّلَ مِنْ ثَلَاثٍ : الْجَمَالَ وَالصَّوْتُ الْحَسَنَ وَالْحِفْظَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں ایک جمال دوسری اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنْ مِنْ أَجْمَلِ الْجَمَالِ الشَّعْرُ الْحَسَنُ وَنِعْمَةُ الصَّوْتِ الْحَسَنُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْبَةٌ وَحِلْبَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کا ایک زیور ہے قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الصَّبَّاحِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمِصْنَمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلَّا أَحْسَنَ الصَّوْتِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ سَهْلُ [بْنِ زِيَادٍ] عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الشَّافِئُونَ يَمْرُؤُونَ

فَيَقْعُونَ بِنَائِهِ بِسَمْعُونَ قِرَاءَتَهُ، وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا.

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا۔ جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرأت سننے کے لئے سنے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنتے تھے (اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے۔

۱۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْوُثَيْقِيِّ، عَنْ أَبِي بَانٍ عُمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» بِتَفْسٍ وَاحِدٍ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مروی ہے یہ کہ آپ سورۃ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھ جائیں۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ قَرَعْتُ بِهِ صَوْتِي جَاءَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: إِنَّمَا تُرَائِي بِهَذَا أَهْلَكَ وَالنَّاسَ قَالَ: يَا أَبَا نَجْمٍ اقْرَأْ قِرَاءَةً مَا بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ تَسْمَعُ أَهْلَكَ وَرَجِعَ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يُرْجِعُ فِيهِ تَرْجِعًا.

۱۵۔ ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ جب میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کر۔ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد رکعت ابو بصیر قرآن پڑھتے وقت میاں نہ روی کا لحاظ رکھو نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ اور اپنی آواز میں پورج پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

دسوال باب

اس کے بارے میں جو قرآن کی قرأت سن کر سہوش ہو جائے

(باب) ۱۰

﴿فَمِمَّنْ يُظْهِرُ الْغَفْبَةَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّنِيِّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ

الرَّعِيَّ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنْ قَوْمًا إِذَا ذَكَرُوا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ حُدِّثُوا بِهِ صَبَقَ أَحَدُهُمْ حَتَّى يَرَى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْ رَجُلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذَلِكَ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا يَهْدَانِيئُوا إِنَّمَا هُوَ الْبَلْبُ وَالرَّقَّةُ وَالِدَمْعَةُ وَالْوَجَلُ .
أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَرْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کا یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو خش آجاتا ہے اگر ایسی حالت میں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں تو ان کو خبر نہ ہو، حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ عمل شیطان ہے ان کا وصف نرمی طبیعت، رقت قلب، اشک باری اور خوف خدا ہے ہونا چاہیے۔
عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

گیارہواں باب

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

(باب ۱۱)

﴿فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَيُخْتَمُ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَقَلِّ مِنْ شَهْرٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھنا ہوں فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، قَالَ : قَبِي لَيْلَتِي ، قَالَ : لَا ، قَالَ : قَبِي ثَلَاثَ ؟ قَالَ : هَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ لِرَمَضَانَ حَقًّا وَحَرَمَةً لَا يُشْبِهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ أَقَلِّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ أَحَدُهُمْ وَلَكِنْ يَرْتَلُّ تَرْتِيلًا قَادًا مَرَّتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ

فَقِفْتُ عِنْدَهَا وَمَلَئَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَإِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ فَبِهَذَا كَرُّ النَّاسِ فَقِفْتُ عِنْدَهَا وَتَعَوَّدَ بِاللهِ مِنَ النَّاسِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میری حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات ایک تہران ختم کرنا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں فرمایا نہیں انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا ہم پر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی ہمینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک ہدینہ یا کچھ کم میں، قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیے بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ عَمْدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْمَانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: أَقْرَأُهُ أَحْمَسًا، أَقْرَأُهُ أَشْبَاعًا، أَمَا إِنْ عِنْدِي مُصْحَفًا مَجْرَى أَرْبَعَةِ عَشَرَ جُزْءًا.

۳۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیانوہ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیت کے قرآن میں، ۱۱ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دوسو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغْبِرَوِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتَمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: بِكُلِّ لَيْلَةٍ. فَقَالَ لَهُ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي: نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ. فَكَانَ أَبِي يَحْتِمُهُ أَرْبَعِينَ خَتْمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَتَمْتُهُ بَعْدَ أَبِي قَرِيبًا زِدْتُ وَرُبَّمَا تَقَمُّتُ عَلَى قَدْرِ قَرَأَنِي وَشُغْلِي وَنَشَاطِي فَذَاكَ كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ جَعَلَكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَتْمَةً وَإِلَيْنِي ﷺ أُخْرَى وَلِغَايَةِ عَلَيَّهَا السَّلَامُ أُخْرَى، ثُمَّ لِلْأَيُّمَةِ ﷺ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَبَرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَيُّ شَيْءٍ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: لَكَ بِذَلِكَ أَنْ

تَكُونُ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ! أَوَّلِي بِذَلِكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپ کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عید الفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسول کو دیکر کرتا تھا دوسرے کا حضرت علی کو تیسرے کا حضرت ناول کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہو گا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہو گے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں زمین بلکہ

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا خَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا حَتَّى بَلَغَ لَيْلَالٍ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : هَا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا نُجَيْبٍ إِنْ مَنَ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عليه السلام كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ وَأَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْسَرُ هَذَرَمَةٌ وَلَكِنْ يُرْتَلُّ تَرْتِيلاً إِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الشَّارِ وَقَفْتَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّدْتَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّارِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ : هَا - وَأَوْفَى بِيَدِهِ - نَعَمْ شَهْرَ رَمَضَانَ لَا يَشِبْهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ لَهُ حَقٌّ وَحُزْمَةٌ ، أَكْثَرُ مِنَ الصَّلَاةِ مَا أَشْطَمَتْ .

۵۔ راوی کہتا ہے میری موجودگی میں ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں۔ فرمایا نہیں زیادہ بہت زیادہ ہے میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نویت پھر راتوں تک پہنچی تو آپ نے اشارہ کر کے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ پھر فرمایا اے ابو محمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمد تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا قرآن کو جلدی نہ پڑھو بلکہ پوری پوری ترتیل سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو تو ٹھہراؤ اور آتش جہنم سے پناہ مانگو، ابو بصیر نے کہا کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں ، فرمایا نہیں انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں، انھوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے وہ ماہ رمضان کی برابر کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حق اور حرمت نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چاہئے سستی نے خوب کہا ہے ۵

گر تو قرآن میں نہ پڑھو تو اس کی بے بسی رونق مسلمان

اول تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو اور تنزیل قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو خارج سے ادا نہ کیا جائے گا تو معنی بدل جائیں گے مثلاً اگر کوئی قائل درود بھیجے ایک صاوت کو اس کے مخرج سے ادا کرے گا اور سب زبان سے نکلے گا تو اس کے معنی ہر جائیں گے تلوار کھینچ۔ لہذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو اور تنزیل سے پڑھو۔

بارہواں باب

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

(باب ۱۲)

۵ (اِنَّ الْقُرْآنَ يُرْفَعُ تَمَّا اُنْزِلَ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الرَّجُلَ الْأَعْجَمِيَّ مِنْ أُمَّتِي لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِعَجَمِيَّةٍ فَتَرْفَعُهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى عَرَبِيَّةٍ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الہی میں پہنچائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ آيَاتَ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نَحْسِبُ أَنَّ نَقْرَ آهَا كَمَا بَلَّغْنَا عَنْكُمْ، فَهَلْ نَأْتُمْ؟ فَقَالَ: لَا، اقْرَؤُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِبُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاوے عنقریب وہ آنے والا ہے (حرف ت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

تیرہواں باب

فضیلت قرآن

(باب ۱۳)

﴿فَضْلِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ بَدْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً ثَنِي بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى جِبْرِائِلَ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَنِي عَشْرَ مَرَّةً بَنَى اللَّهُ لَهُ ثَنِي عَشْرَ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الْحَقْلَةُ : اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ أَجْنَانَا فُلَانٍ فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبٌ حَمْسَةَ وَعِشْرِينَ سَنَةً مَا خَالَهَا دِيْمَاءٌ وَلَا أَمْوَالٌ وَمَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعِمِائَةٍ مَرَّةً كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِمِائَةٍ شَهِيدٍ كُلُّهُمْ قَدْ غُفِرَ جَوَادُهُ وَأُزِيقَ دَمُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةً فِي يَوْمٍ وَلَبِقَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يَرَى لَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورہ قل ہوا اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہوگی اور جو دوسرے پڑھے گا تو اس پر ادا اسکے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہوگا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخش جائیں گے سو اے قتل اور غضب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہید جن کے گھوڑوں کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو اور ان کا خون بہا یا گیا ہو اور جو رات اور دن میں ایک ہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِصْنَقِيِّ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : لَمَّا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ آيَاتٍ أَنْ يَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ تَعْلَنَ بِالْعَرَشِ وَقُلْنَ أَنِّي رَبِّ إِلَهِي أَيْنَ تُهْبِطُنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِنَّ : أَيْنَ اهْبِطْنَ فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَنْتَلُونَ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشِبَعَتِهِمْ فِي دَرْبِ مَا أَفْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فرائد
کے شلا
پر جائیںقال :
لا یکنہ

پا پڑھے

عن
کما
بیعتکمپاس
ہے اسی

فِي كُلِّ يَوْمٍ الْأَنْظَارُ إِلَيْهِ يَعْتَبِي الْمَكُونُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْبَضِي لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَقَبْلَهُ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَشَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ أُولُوا الْعِلْمِ، آيَةُ الْكَرْسِيِّ وَآيَةُ الْمُلْكِ.

۲۔ قرایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اترنے کا حکم دیا تو وہ پایہ عرش سے لیٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کب اس اُتریں اہل خطا و ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عورت و جلال کی قسم آل محمد اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریقہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات کے ساتھ، ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کر دوں گا اور اس کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:-

- (۱) ہُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ
- (۲) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ أُولُوا الْعِلْمِ تِلْكَ آيَاتُ الْقِسْطِ
- (۳) آيَةُ الْكَرْسِيِّ
- (۴) اللَّهُمَّ مَالِكُ الْمُلْكِ تَوَكَّلْ عَلَى الْمُلْكِ مِنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعِ الْمُلْكَ مِنْ تَشَاءُ تَعَزَّ وَن تَشَاءُ وَتَقْذِلْ مِنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَكَّانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَنْدِرَ الْفَاقِمُ وَإِنْ هَاتِ كَانَ فِي جِوَارِ نُجْمِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام مسبحات کو سونے سے پہلے پڑھے تو حضرت حجت کی زیارت کے نذرے گا اور اگر مر جائے گا تو جو اس پیغمبر میں جگہ پائے گا۔

توضیح:- سے مراد وہ آیتیں ہیں جن میں ذکر تسبیح ہے سبحان، سبح، سبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع سبح اللہ ہے جیسے سورہ عہد، سورہ فجر سورہ صف، سورہ جمعہ جس کا سبح ہے اس طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسمہ ربک الا علی اور سبحان اللہ الذی اس سورے بعد کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمَمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ أَقْلَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ عَفَرَ اللَّهُ

لَهُ دُئُوبٌ حَمْسِينَ سَنَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۃ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيَْادٍ ، عَنِ الْحَشَابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكَرْسِيِّ وَآتَيْنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَفِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا يَكْرِهُهُ وَلَا يَقْرُبُهُ شَيْطَانٌ وَلَا يَنْسَى الْقُرْآنَ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۃ بقرہ ابتدائی چار آیتیں اور جو آیتیں اس کے بعد کہ ادرتین آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَيِّفِ بْنِ عُمَيْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يَجْعَلُ بِهَا صَوْتَهُ كَأَنَّكَ لَشَاهِرٌ سَبَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرًّا كَأَنَّمَا شَهِدَ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفٍ ذَنْبٍ مِنْ دُئُوبٍ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ باؤ از بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تلوار کھینچے۔ اور جو دل ہی دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہِ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَبِي صَلَّوْا اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تِلْكَ الْقُرْآنُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُبُّهُ الْقُرْآنُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قل ہو اللہ احد تہلث قرآن ہے اور قل یا ایہا الکافرین جو تھائی تہلث قرآن ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَبٍ ، عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ مَنَاجِيهِ لَمْ يَخَفِ الْفَالِجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي دُبُرِ كُلِّ فَرِيضَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ دُخَانٌ وَقَالَ : مَنْ قَدَّمَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَبَارِ مَتَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، يَقْرَأُهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، فَإِذَا قَعَلَ ذَلِكَ رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَهُ وَمَتَعَهُ مِنْ شَرِّهِ ، وَقَالَ : إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَأَقْرَأْ آيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلَاءَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۸۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیتہ الکرسی پڑھے اُسے انشاء اللہ فلیح نہ ہوگا اور جو ہر نماز نفل کے بعد پڑھے تو کوئی زہر یا جانور اسے ستانہ سکے گا اور جو قل ہو اللہ کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور شر کاموں سے پہلے گا اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چلے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے اور پھر کہے خداوند امیری بلا کو دور کر دے - تین بار یہ کہے -

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْيُسُوفِ فِي لَيْلَةٍ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا قَنُوتَ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ لَمْ يَحَاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَرَأَ أَحْمَسِمَانَةَ آيَةٍ فِي يَوْمٍ وَآيَةَ فِي صَلَاةٍ السَّهَرِ وَاللَّيْلِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي اللُّوْجِ الْمَحْفُوظِ قِطَارًا مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقِطَارُ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ أَوْ قِيَّتَهُ ، وَالْأَوْقِيَّةُ أَكْثَرُ مِنْ جَبَلٍ أَحَدٍ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو بخمسوع و خشوع ادا کی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دوسو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے لئے لوح محفوظ میں ایک قنطار لکھے گا اور قنطار ایک ہزار دوسو ذریعہ کا ہوگا اور ایک ذریعہ کوہ احد سے بڑا ہوگا۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَبَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ حَازِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ مَضَى بِهِ يَوْمٌ وَاجِدٌ قَصَلَى فِيهِ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گزرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کہا جلے گا اسے بندہ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔

۱۱۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْعُ أَنْ يَقْرَأَ فِي دُبُرِ الْقُرْآنِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَغَفَرَ لَهُ وَلَوْلَا الْيَدِيُّ وَمَا وَلَدَا.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کر دے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ سُورَةَ الْأَنْعَامِ نَزَلَتْ جُمْلَةً شَبَعَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام فَعَظَّمُوا هَا وَبَجَلُوا هَا فَإِنْ أَسْمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا فِي سَبْعِينَ مَوْضِعًا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي قُرْآنِهَا مَاتَرَهُ كَوُهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ سورہ انعام جب مکہ کی کل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشایعت کر۔ پس اس کی تعلیم کرو اور اس کی عظمت میں مبالغہ کرو اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک دیتے۔

ترجمہ: ستر جگہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد بکثرت ذکر ہے جیسے اس آیت میں اِنَّ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سِتُّعِينَ مَرَّةً بکثرت استغفار مراد ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ وَافَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ أَلْفًا وَفِيهِمْ جِبْرِيلُ عليه السلام يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا جِبْرِيلُ مَا يَسْنَحُ صَلَاتَكُمْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: يَقْرَأُ فِيهِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا فَإِنَّمَا وَقَاعِدَا وَرَاكِبَا وَمَا شِأَوْ ذَاهِبَا وَجَائِبَا.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے سعد بن معاذ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبریل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے

مستحق ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر سواری میں ، پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ إِلَيْكُمْ التَّكَاثُرُ عِنْدَ النَّوْمِ وَفِي فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ اہلکم التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ التُّوفَلِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : مَا قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى وَجْهِ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا اسْكَنَ .

۱۵۔ عبد اللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورہ حمد کسی درد کی جگہ پڑھی جائے گا تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : تَوَفَّرَاتِ الْحَمْدُ عَلَى مَبِيتِ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ دُرْتُ فِيهِ الرُّوحُ مَا كَانَ ذَلِكَ عَجَبًا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۷۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا مِنْ أَحَدٍ فِي حِدِّ الصَّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قِرَاءَةَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلِّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَخَمْسِينَ إِلَّا صَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلَّ لَعْنٍ أَوْ عَرَضٍ مِنْ أَعْرَاضِ الصَّبَّانِ وَالْعَطَاشِ وَفَسَادِ الْمَعْدَةِ وَبُذُورِ الدَّمِ أَبَدًا مَا تَعُوذُ بِهَذَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الشَّيْبُ فَإِنْ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ أَوْ تَعُوذَ كَانَ مَحْفُوظًا إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهُ .

۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پچاس فروہی نہ ہو) اور سعدہ کا فساد اس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبضِ ریح کے دن سختی سے محفوظ رہے گا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ اسْتَكْفَى بِآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّرِّ إِلَى الْقُرْبِ كُنِيَ إِذَا كَانَ يَبْقِي [

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی دستان کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے شیٹوں سے محفوظ رہے گا۔

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْعُودَةِ قَالَ : تَأْخُذُ قُلَّةً جَدِيدَةً فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تَعْلِقُ وَتَشْرِبُ مِنْهَا وَتَتَوَضَّأُ وَبِر [ادفہا ماءً إن شاء

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مٹکا لو اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ انا انزلنا فی لیلة القدر دم کرے پھر اس سے چاہے چھو کا ذکر کرے، چاہے پئے یا وضو کرے انشاء اللہ پانی کم نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُفَضَّلُ احْتَجِزْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ : أَرَأَيْتَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَاقْرَأْ مَا جِئْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَعْقِدْ يَدَكَ الْبُسْرَى ثُمَّ لَا تَفَارِقْهَا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفصل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم

کرے جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بایں ہاتھ کھد کرے اور جب اس کے پاس سے نہٹے ان کو بند کرے۔

۲۱۔ تَحْمِلُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الشَّيْثَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ
عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ
وَأَكْرَمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ حِرْزٍ مِنْ حَرِّ أَوْ عَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ أَفْلَاقٍ ذَابَةٍ مِنْ صَاحِبِهَا
أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آيَةٍ إِلَّا وَهَوِيَ فِي الْقُرْآنِ ، فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرِّ وَالْعَرَقِ ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ وَاللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ
وَهُوَ تَوَلَّى السَّالِجِينَ ، وَمَا قَدَّرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ - إِلَى قَوْلِهِ - سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، فَمَنْ
قَرَأَهَا فَقَدَّامِنَ الْحَرِّ وَالْعَرَقِ - قَالَ : فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَاضْطَرَمَّتِ النَّارُ فِي بَيْتِهِ جِوَارِهِ وَبَيْتُهُ وَسَطَهَا
فَلَمْ يَصِبْ شَيْءٌ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ دَابَّتْنِي اسْتَمَعَبَتْ عَلَيَّ وَآمَا
مِنْهَا عَلَى وَجَلٍ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي أَذْنِهَا الْيَمْنَى «وَلَهُ أَسْلَمٌ مِّنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَ
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ» - فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ دَابَّتُهُ - وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي
أَرْضٌ مُّسَبَّغَةٌ وَإِنَّ السِّبَاعَ تَغْشَى مَرِيْلِي وَلَا تَجُورُ حَتَّى تَأْخُذَ بِرِسْتِهَا فَقَالَ : اقْرَأْ «لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» - فَقَرَأَهَا الرَّجُلُ فَاجْتَنَبَتْهُ السِّبَاعُ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءً أَصْفَرَ قَهْلٍ مِنْ شِفَاءٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَلَاذِمُهُمْ
وَلَا يَنْبَارُ وَلَكِنْ اكْتُبْ عَلَى بَطْنِكَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَتَغَسِّلْهَا وَتَشْرِبْهَا وَتَجْعَلْهَا ذَخِيرَةً فِي بَطْنِكَ فَتَبْرِئَ
بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي
عَنِ الضَّالَّةِ ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي رِكَعَتَيْنِ وَقُلْ : يَا هَادِي السَّالَةِ رُدَّ عَلَيَّ صَالَتِي - فَفَعَلَ فَزَدَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآيَةِ فَقَالَ : اقْرَأْ «وَأَوْ
كَظَلَمَاتٍ فِي بَحْرِ لُجِّي يَفْشَاهُ مَوْجٌ وَمِنْ قَوْصٍ مَوْجٌ - إِلَى قَوْلِهِ - : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ
مِنْ نُورٍ» - فَقَالَهَا الرَّجُلُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْآيَةُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ
السَّرَقِ فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ قَدْ يَسْرِقُ لِي الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلًا ؟ فَقَالَ لَهُ : اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
«قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا وَالرَّحْمَنَ أَيُّهَا مَنْ تَدْعُوا» - إِلَى قَوْلِهِ : وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ ثُمَّ قَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ
مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ قَفِرٍ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ «إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جلے اس کے واپس آنے کے لئے بتلیے فرمایا۔ سورہ نور کی یہ آیت پڑھو، اَوْ
كَظَلَمَاتٍ فِي بَحْرِ لُجْجٍ يَغْشَاهُ مَوْجٌ وَمِنْ قَوْدهِ مَوْجٌ - اِلٰی قَوْلِهِ - : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَلَا
مِنْ نُوْرٍ - اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے بڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ کے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا نبی اسرائیل
کی یہ آیات پڑھو۔ قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ اِنَّمَا تَدْعُوْا فَاَلاَ اَتَمَّ اِلٰهًا اِنْ كُنْتُمْ اِنۡحٰنۡتُمْ وَلَا تَخْجَعُوْا بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتۡ بِهَا وَاَبۡتَغِ بَیۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ۝۱۰ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ لَمْ یُتَّخَذْ لَکَۢ وَکَلاً وَّلَکُمۡ فِی الْمَلٰٓئِکَ وَکَلَمٌ یَّکُنْ لَّہٗ وَلِیُّنَ
الَّذِیۡ وَکَّلَہٗ تَکْلِیۡمًا ۝۱۱

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابی میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ - اِلٰی قَوْلِهِ - : تَبَارَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیۡنَ ،
سورہ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا
نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت
پڑھ لی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت صبح تک کریں گے صبح کو وہ شخص
امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سہاٹی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خراب ہو گیا۔ وہاں اس کو
شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پر رکھ کر نوچے تھے)
توضیح :- اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آ جانا بہ سبب کرامت امیر المؤمنین علیہ السلام تھا۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَسَّانٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُخَرِّجٍ قَالَ : سَمِعْتُ
أَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُولُ : مَنْ لَمْ یَبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ یَبْرِئْهُ شَیْءٌ .

۲۲ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

۲۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِیَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِیْلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَحْیٰی
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْہِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَدَّى اِلَی فِرَاشِهِ - : قُلْ یَا اٰیٰتِہَا
الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ بَرَاءۃً مِنَ الشِّرْکِ .

۲۳ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خواب پر لیٹے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور
قل ہو اللہ احد پڑھے گا اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

۲۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ دَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تَمْلُكُوا مِنْ قِرَاءَةِ إِذَا زُلْزَلَتِ الْأَرْضُ زَلْزَالَهَا، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَدًا وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا بِطَاعِقَةٍ وَلَا بِآفَةٍ مِنَ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا مَلِكُ الْمَوْتِ اذْفَقَ بِوَلِيِّهِ اللَّهِ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيرًا مَا يَدَّ كُرْبِي وَيَدَّ كُرْبِلَاؤُهُ هَذِهِ السُّورَةُ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ وَمِنْ ذَلِكَ وَتَقُولُ مَلِكُ الْمَوْتِ قَدْ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأَطِيعَ وَلَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَلَا يَزَالُ مَلِكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ يَقْبِضَ رُوحَهُ وَإِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ قَبِرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنَ الْبَيْنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلَاجِ، ثُمَّ يَشْتَعُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَنْتَدِرُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ.

۲۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے سورہ اذا زلزلت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آفت میں مبتلا ہو گا مرنے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک بیع فرشتہ خدا کی طرف سے آئے گا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ نرمی کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

چودہواں باب

النواذر

(بَابُ النَّوَائِذِ) ۱۴

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُرْ آيَةَ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ

ہو، وادو

نما

ابن اسرہیل

یہاؤ

وہی

وای

اور پڑھا

یہ آیت

وہ شخص

اس کو

سمعت

کی

یعنی

نابا

اور

بِضَاعَةٍ وَاسْتَدَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَمَّ حُدُودَهُ وَأَقَامَهُ إِفَامَةً الْقِدْحَ فَلَا كَثْرَةَ لَهُ هَؤُلَاءِ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ عَلَى ذَا قَلْبِهِ فَاسْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَطْمَأَنَّنَ بِهِ نَهَارَهُ وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَتَجَافَى بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ قَبِيًّا وَلَيْتَكَ يَدْفَعُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ وَيَا وَلَيْتَكَ يُدْبِلُ اللَّهُ عَمَّ وَجَلَ مِنْ الْأَعْدَاءِ وَيَا وَلَيْتَكَ يَنْزِلُ اللَّهُ عَمَّ وَجَلَ الْقَبِيَّةِ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللَّهِ لَهَؤُلَاءِ فِي الْقُرْآنِ أَغْرٌ مِنَ الْكِبَرِيَّةِ الْأَحْمَرِ .

اگر فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ ہے قرآن کو دولت کمائے کا ذریعہ بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار ہو اسے دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ کیا ہے اس کے حدود و احترام کو ضائع کیا ہے اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان حاملانِ قرآن کو زیادہ نہ بنائیگا تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگا ہے اور دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے مسجدوں میں نماز ادا کی ہے اور اپنے فرش پر یا خدا میں پہلو بدلتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقے میں اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے اور دشمنانِ دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ فائز ہیں قرآن سرخ گندھک سے زیادہ کیاب ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَثَلَانَا: ثُلُثٌ فِينَا وَفِي عَدُوِّنَا، وَثُلُثٌ سُنَنُ وَأَمْثَالُ، وَثُلُثٌ قَرَائِصُ وَ أَحْكَامُ .

۲۔ اصبح بن نباتہ نے امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ فرائض و احکام میں ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَجَّالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ، عَنْ زَكْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ حَلَالٌ وَرُبْعٌ حَرَامٌ وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَحْكَامٌ وَرُبْعٌ خَبَرٌ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَنَبَأٌ مَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ وَفَضْلٌ مَا بَيْنَكُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصے ہیں ایک جو حلال میں حلال ہے ایک میں حرام ایک جو حلال میں سنن و احکام ہیں اور ایک جو حلال میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں اور خبریں ان کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں اور فیصلے ہیں تمہارے درمیان۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مَعْمُورٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ فِينَا وَرُبْعٌ فِي عَدُوِّنَا وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ وَرُبْعٌ قَرَائِصُ وَأَحْكَامٌ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک چوتھائی ہمارے بارے میں ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک چوتھائی سنن امتثال کے بارے میں اور ایک چوتھائی قرائیں و احکام کے بارے میں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ السَّرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَوَّلُ مَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» أَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَآخِرُهُ «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ»

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورہ اقرار باسم ربک نازل ہوا ہے اور سب سے آخر میں اذ انصر اللہ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَنَجْدِ بْنِ الْفَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ حَمَّصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «شَهْرٌ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ»، وَإِنَّمَا أُنْزِلَ فِي عِشْرِينَ سَنَةً بَيْنَ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ نَزَلَ فِي طُولِ عِشْرِينَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزَلَتِ التَّوْرَةُ لَيْسَتْ مَضِيَّةً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزَلَ الْإِنْجِيلُ لِمِائَةِ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزَلَ الرَّبُّ بُرُؤَ لَمَعَانٍ عَشَرَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَانْزَلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ».

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسول خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور توریت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو زبور ۱۷ ماہ رمضان کو اور قرآن ۱۳ ماہ رمضان کو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَتَفَالَى بِالْقُرْآنِ.

خُذُوهُ
لَقُرْآنِ
أَوَّلِكَ
وَجَلَّ

کمانے
ن کو حفظ
ان کو
ا ہے اور
مدت میں
تاریخ

شہر
نزل

اور ہمارے

بیت
خلو

عام
ان

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے قرآن سے تقاضا نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّوْدِاقِ قَالَ : عَرَضْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ كِتَابًا فِيهِ قُرْآنٌ مُخْتَلَمٌ مُمَشَّرٌ بِالذَّهَبِ وَكُتِبَ فِي آخِرِهِ سُورَةُ بِالذَّهَبِ وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمْ يَبْعَثْ فِيهِ شَيْئًا إِلَّا كِتَابَةَ الْقُرْآنِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ إِلَّا بِالسَّوَادِ كَمَا كُتِبَ أَوَّلَ مَرَّةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا آیت کے آخر کی علامت اور دسویں آیت کے آخر کی علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھلائی حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہاں کتاب قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلی مرتبہ ہوئی تھی۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَاسِينَ الصَّرِيرِ ، عَنْ حَرِيرٍ عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۑ قَالَ : قَالَ : تَأْخُذُ الْمُصْحَفَ فِي الثَّلَاثِ الثَّانِي مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَنْشُرُهُ وَتَقْضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ وَمَافِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَكْبَرُ وَأَسْمَاؤُكَ الْحُسْنَى وَمَا يُخَافُ وَيَرْجَى أَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ عَفَايِكَ مِنَ النَّارِ وَتَدْعُو بِمَا بَدَأَ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ .

۹۔ زرادہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ سے کنیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنی ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۑ قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ رُبْعٌ وَرُبْعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے رُبع ہمارا ہے اور قرآن کی رُبع بہار ماہ رمضان ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ۑ عَنِ الْقُرْآنِ وَالْفَرَاقَانِ أَهْمَا شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٍ وَاحِدٌ ؟ فَقَالَ ۑ : الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ

وَالْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاحِدُ الْعَمَلِيُّ

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان دو آیات حکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

۱۲۔ الْحَسَنِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَسَّاءِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ وَاحِدٌ تَوَلَّى مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلَكِنَّ الْإِخْتِلَافَ يَجِبُ، مِنْ قِبَلِ الرُّوَاةِ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے ذات واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْقُضَيْلِيِّ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّ الْقُرْآنَ تَوَلَّى عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ: كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ تَوَلَّى عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر، فرمایا دشمنان خدا جھوٹ ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَوَلَّى الْقُرْآنَ بِأَمْرِي وَأَسْمَعِي بِلَا جَارَةٍ!

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَعْنَاهُ مَا عَصَاكَ اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ وَالْمُؤَلَّفَةِ فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِنْ قَوْلِهِ: هَوَلَوْلَا أَنْ تَبْتَئَا أَنْ أَقْدَكْتُمْ تَرَكْتُمْ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا، عَنِّي بِذَلِكَ غَيْرٌ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے کہ میری مراد تجھ سے ہے اور سنا ناقص ہے پڑوسی کو۔ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عورت سے پہلو دار کلام کرتی تھی یعنی کہتی تھی کسی اور سے اور سنا ناقص تھا پڑوسن کو یعنی مخاطبہ نبی سے اور مقصود میں دوسرے۔
فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے اس سے مراد دوسرے

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اسے رسول تمہیں ثابت قدم رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عَلَّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا تو فرمایا اسی طرح پڑھ جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِصْحَامًا وَقَالَ : لَأَنْتَظِرُ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : وَلَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَاجِرِينَ ، فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : قَبِضْهُ ، إِلَيَّ : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمِصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا میری اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورہ بنی نہل (لم یکن الذین کفروا) میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے نہ کہ اصل قرآن، آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی کہ بباد لوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا صَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بِعَقَّةٍ بَعْضُ الْإِكْفَرِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمہ کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸۔ عَنْهُ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّصْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : دَفَعَ مِصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ آيَةٌ «وَالْأَلَى اللَّهُ تَصِيرَ الْأُمُورُ»

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی۔ آگاہ ہو کہ اللہ کی طرف امور کی بازگشت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے گویا اسے ضائع کر دیا اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمد ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہو گا جب کہ تمام اختلافات مٹ جائیں گے

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ الْقَدَاحِ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : اقْرَأْ ، قُلْتُ : وَمِنْ أَيْ شَيْءٍ أَقْرَأُ ؟ قَالَ : مِنَ السُّورَةِ النَّاشِئَةِ قَالَ : وَجَعَلْتُ النَّشِئَةَ فَقَالَ : اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ قَالَ : فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةُ وَلَا يَسْرَعُونَ وَجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذَلَّةٌ، قَالَ خَشَمَكَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنِّي لَا عَجَبَ كَيْفَ لَا تُشَبِّهُ إِذَا قُرِئَتْ الْقُرْآنَ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں۔ فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورہ یوسف پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے ان کے لئے آخر میں بھی بھلائی ہے بلکہ کچھ پڑھو کہ (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

توضیح :- قرآن میں سورہ یوسف دسواں سورہ ہے بشمول سورہ الحمد اور نواں سورہ ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورہ انفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَرَّةَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُودٍ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَلْسَانُ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ : يُبِينُ الْأَلْسُنَ وَلَا تُبِينُ الْأَلْسُنَ .

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں قرآن ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام زبانوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ خُبَيْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ غَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَتْلُو آخِرَ الْكِتَابِ إِلَّا يَتَقَطَّ فِيهِ السَّاعَةُ النَّبِيُّ يُرِيدُ .

ہاں مراد

بیب، عن

میں طرح تم

الحسن

بہا اسم

امیں نے

بلکہ کے نام

القاسم

کفر

قرآن یا

جاوید

ہذیب

۲۱۔ نہ مایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورہ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنِ عُمَانَ بْنِ عُبَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلِّمْ مَوْلَاكَ وَكَذَلِكَ أَسَدُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يَسَ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَقَدَّمُ مَامَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيْعَبِدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

۲۳۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سولہ سورہ یس کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ تسبیح کیا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَيَّ مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُنْ عَنْ هَذِهِ الْفِرَاعِ أَقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَتَوَقَّعُوا الْقَائِمَ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَذْوٍ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلَيَّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلَيَّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ قَرَعَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ الله عَلَيَّ عليه السلام وَكَتَبَهُ عليه السلام وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَأَحَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا الله مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أَخْبِرَ كُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لَتَقْرُوهُ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہو گا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعْلَاهُ فِيهِ حَرْجٌ ؟ فَقَالَ : لَا . ۲۵۔ رادی نے مسادق آل محمد سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا پھر پڑھا پھر بھول گیا آیا اس میں اس کے لئے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هاشم ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو هاشم : مَا حَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ .

۲۵۔ ترجمہ حدیث مکامیں دیکھیے۔

۲۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَنَعْدَبِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَيْسَى جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَايَعَةُ تَمْنَعُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَةِ سُورَةُ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يَكُنْ يَبْهَوْنَ الْعَافِينَ وَإِنِّي لَا ذُكْعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنِّي وَالِدِي عليه السلام كَانَ يَقْرَأُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَازِلٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قَبْلِ رَجُلَيْهِ قَالَتْ رَجُلَاهُ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَإِذَا أَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ جَوْفِي قَالَتْ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمُلْكِ وَإِذَا أَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ لِسَانِي قَالَتْ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سُورَةَ الْمُلْكِ .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورۃ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورۃ توریت میں بھی ہے۔ یعنی جس زبان میں اس میں یہ سورۃ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے جس نے یہ سورۃ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورۃ عشاء آخر نماز وتر کے بعد میٹھ کر پڑھا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورۃ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو ان کے دونوں پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے تو وہ کہے گا ادھر سے تمہارا راستہ نہیں

کیوں کہ اس نے سورہ ملک کو دل میں جسگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کچھ گی کہ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شرب و روز میں سورہ الملك کو پڑھا کرتا تھا۔

۲۷۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْقَدٍ وَالْمَعْلَى ابْنِ خَنْبَسٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمَعَنَا رِبْعَةُ الرَّائِي قَدْ كَرَفَضَ الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ، فَقَالَ رِبْعَةُ: ضَالٌّ؟، فَقَالَ: نَعَمْ ضَالٌّ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَمَا تَحْنُ فَتَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتَهُ أُمِّي؟

۲۷۔ عبد اللہ بن فرقہ اور معل بن خنیس نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ بن رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی تفصیلت کا ذکر ہوا حضرت جعفر صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود کی قرأت ہماری سی قرأت نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا ہم اسی طرح قرأت کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرأت کیا کرتے تھے۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرِائِيلُ عليه السلام إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صلى الله عليه وآله سَبْعَةٌ عَشَرَ آيَةً.

۲۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جو جبرائیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں ستر ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح: اس حدیث میں آیات کی تعداد ستر ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد پچھ ہزار چھ سو دھچھیاسٹھ ہے اور طبری علیہ الرحمہ نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد پچھ ہزار دو سو تریسٹھ ہے یہ اختلاف آیات کی حد معین کرنے کی بنا پر پیدا ہوا ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے اس کا امکان ہے کہ ستر ہزار میں احادیث کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العشرہ

کہ ادھر سے

وَالْمَعْلَى
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
نَعَمْ ضَالُّ

میں حاضر تھے
در علیہ السلام نے
یہ جس طرح میرے

نَ الَّذِي

وہ خدا پر ہے کہ

پہلا باب

معاشرت میں واجب ہے

(باب ۱)

﴿مَا يَجِبُ مِنَ الْمُسَاوَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالمِثْلَةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ لِلنَّاسِ ، وَإِقَامَةِ السَّابِقَةِ وَحُضُورِ الْجَنَائِزِ ، إِنَّهُ لَا يَدُلُّكُمْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَحَدًا لَا يَسْتَفْتِي عَنْ النَّاسِ إِلَّا بِمَا نَسَأَسُ الْأَبَدُ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھنا، پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا، کسی کو اسی دینا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم و مستلزم اور ان کو لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان کے مستفتی نہیں ہو سکتا۔ اپنی زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعین رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقُضَلِيِّ بْنِ شاذَانَ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ يَسْتَفِي لَنَا أَنْ نَضَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَفِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : قُلُودٌ مِنَ الْأَمَانَةِ إِلَيْهِمْ وَتَشْمُوعُونَ الْمَهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَتَعْرُدُونَ مَرْضَاهُمْ وَتَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ .

۲۔ معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ فرمایا ان کی امانتیں ادا کرو، ان کی سچی گواہیاں دو، خواہ موافق ہوں یا مخالف، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں حاضر ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، وَنُجَيْمِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبِ الْحَنْمَوِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَالْإِحْسَانِ وَالشَّهَادَةِ الْجَنَائِزِ وَعُدُّوا الْمَرْضَى وَاحْضَرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَأَجِبُوا لِلنَّاسِ مَا تَجِبُونَ لَا تُفْسِدُوا أَمَّا يَسْتَحْيِي الرُّحْلَ مِنْكُمْ أَنْ يُعْرِفَ جَارَهُ حَقَّهُ وَلَا يَعْرِفَ حَقَّ جَارِهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور امر نیک بجالانے کی کوشش کرو اور جنازوں میں حاضر رہو اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے نفوس سے کرتے ہیں کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ پڑوسی تو تمہارا حق پہیلے اور تم پڑوسی کا حق نہ پہیلو۔

۴۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قَوْهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ يَسْتَعْبِي لَنَا أَنْ نَتَمَنَعَ فِي مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ وَمَنْ لَيْسُوا عَلَى أَمْرِ ؟ قَالَ : تَنْظُرُونَ إِلَى أَرْوَاحِكُمْ الَّذِينَ تَقْنَدُونَ بِهِمْ فَتَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَكَاؤُودُونَ وَمَرَضُهُمْ وَيَسْهَدُونَ خُلَائِفَهُمْ وَيَقْبَلُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَيُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں فرمایا اپنے ان آدمی پر نظر کرو جن کی تم اقتدار کرتے ہو جیسا مل وہ کرتے تھے تم بھی کرو واللہ وہ ان کے مریضوں کی عیادت کرتے تھے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے اور سچی گواہیاں دیتے تھے چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ تَحْمِيْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَتَحْمِيْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقَدَّاسِ بْنِ شَاوَانَ جَمِيعًا ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَ عَلَى مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطْعِمُنِي مِنْهُمْ وَيَأْخُذُ يَقُولِي السَّلَامَ وَأَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوَرَعِ فِي دِينِكُمْ وَالْإِحْسَانِ لِلَّهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثُ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَطُولُ السُّجُودِ وَحُسْنُ الْجَوَارِقِ هَذَا جَاءَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَدَّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ ائْتَمَّكُمْ عَلَيْهَا بَرًّا أَوْ فَاجِرًا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ الْخَبِطِ وَالْمُخِيطِ صَلَواتُكُمْ عَلَيْهِمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَعَوَدُوا مَرَضَهُمْ وَأَدُّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرُّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرَعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَحَسَنَ خُلُقَهُ مَعَ النَّاسِ قَبِلَ هَذَا جَعْفَرِي ، فَيَسُرُّ نِي ذَلِكَ وَيدْخُلُ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ وَإِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بِلَاؤُهُ وَغَارُهُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ ؛ قَوْلَ اللَّهِ لِحَدَّثَنِي أَبِي ﷺ أَنَّ الرُّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ ﷺ فَيَكُونُ رِثْيَا : آدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَأَقْضَاهُمْ لِلْحَقُوقِ وَأَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ ، إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَوَدَائِعُهُمْ تَسْأَلُ الْعَشِيرَةَ عَنْهُ فَمَقُولُ : مَنْ مِثْلُ فَلَانٍ ؛ إِنَّهُ لَأَدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ .

قَالَ : قَالَ :
وَأَدَّ الْجَنَائِزَ
وَيَقْبَلُونَ
سِجِّي كَوَاسِي دِيْنَا
نُوعِ اسَان

الْحَبَسَ
يَسْتَعْبِي لَنَا
الْأَمَانَةَ

سَاتِيكِي
لِمَرِيضُونَ

لِنِ الْقَائِمِ
وَاشْهَدُوا
نِسْكُمْ أَمَا

۵۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے صادق آل محمد نے فرمایا۔ جس کو تم میری اطاعت کرنے والا میری بات ماننے والا دیکھو اس سے کہو میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور قربت الی اللہ جدوجہد کرنے، سچ بولنے امانت ادا کرنے، سجدے کو طول دینے اور بڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محمد مصطفیٰؐ یہی لے کر آئے۔ جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسول خدا نے ایک دھلگے اور ایک سوئی نیک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کر و ان کے جنازوں میں شریک ہو ان کے مرینوں کی عیادت کرو ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرے اور سچی بات کہتا ہے اور امانت ادا کر لے اور حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے کہا جائے کہ یہ جعفری ہے میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں اور مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے درآنحالیکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے تو میرے اوپر غم عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علیؑ ایسا ہوگا جو قیامت کے لئے باعث زینت ہوگا یہ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ حقوق ادا کرنے والا ہوگا سب سے زیادہ راست گو ہوگا جب لوگوں کی وصیتوں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا تو کہا جائے گا کون ہے اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

دوسرا باب حسن المعاشرت

(باب ۲)

﴿حُسْنُ الْمُعَاشَرَةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ خَالَطَ فَإِنْ اشْتَطَمَتْ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلَيَّا عَلَيْهِمْ فَاغْلُظْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو تو ایسا ضرور کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ حَنْسٍ، عَنْ أَبِي الرُّبَيْعِ الشَّامِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَالْبَيْتُ غَاشٌّ بِأَهْلِهِ فِيهِ الْخُرَاسَانِيُّ

وَالشَّاهِدِي وَمِنْ أَهْلِ الْأَفَاقِ فَلَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَقْعَدُ فِيهِ فَجَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَقَالَ : يَا شَيْعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ ائْتُوا أَنَا لَمْسَ مِنْكُمْ لَمْ يَمَّاكَ نَفْسُهُ عِنْدَ عَصِيهِ وَمَنْ لَمْ يُحْسِنْ صُجْبَةً مِنْ صُجْبَتِهِ وَمُخَالَفَةً مِنْ خَالَفَتِهِ وَمُزَافَةً مِنْ رَافَقَتِهِ وَمُجَاوَرَةً مِنْ جَاوَرَتِهِ وَمُمَالَحَةً مِنْ مَالَحَتِهِ ، يَا شَيْعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس میں خراسانی ، شامی اور ادھر ادھر کے لوگ تھے میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی۔ حضرت بیماری کی وجہ سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعیان آل محمد یہ جان لو کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے اور حسن معاشرت روا نہ رکھے اس سے جو اس سے اچھا برتاؤ نہ کرے اور برحق و مدارشیں نہ آئے اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے جو اس سے ہم کلام ہو اور مواصلت روا نہ رکھے جو اس کے ساتھ کھانا چلے اے شیعیان آل محمد اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے ڈرو اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (۱) قَالَ : كَانَ يُوسُفُ الْمَجْلِسُ وَيُسْقَى مِنْ لَيْلٍ مَخْضَجٍ وَ يُعْبَنُ الضَّعِيفُ .

۳۔ راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام زنداں میں اس طرح رہے کہ جگہ تنگ ہوئی تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنبدائش پیدا کر دی اور میر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو تر قہ دلایا اور کمزوروں کی مدد کی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : عَظَمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا تَهْجَمُوا بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَنَازَرُوا وَلَا تَخَافُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ [الضالعين] .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو اور ان کے وقار کو قائم رکھو اور ایک دوسرے پر چڑھاہانی نہ کرو اور نقصان نہ پہنچاؤ اور حسد نہ کرو اور اپنے آپ کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے محتسب بندے بنو۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَتَعْلَمَةَ وَ
عَلَقِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْأَنْفَاسُ مِنَ النَّاسِ مَكْسِبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں کے چار ہونا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

تیسرا باب

دوستی و مصاحبت

(باب ۳)

﴿مَنْ تَجِبَ مُصَادَقَتُهُ وَ مُصَاحَبَتُهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ
عَمَّارِ بْنِ مُوسَى ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَأَعْلَيْكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا الْعَقْلِ
وَإِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَلَكِنْ اتَّبِعْ بِعَقْلِهِ وَاحْتَرِسْ مِنْ سَيِّئِهِ أَخْلَاقِهِ وَلَا تَدْعَنْ صُحْبَةَ الْكَرِيمِ وَإِنْ
لَمْ تَتَّبِعْ بِعَقْلِهِ وَلَكِنْ اتَّبِعْ بِكَرَمِهِ بِعَقْلِكَ وَافِرْ كُلَّ الْفِرَارِ مِنَ اللَّئِيمِ الْأَحْمَقِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ کوئی شخص نہیں اس میں کہ تم صاحب عقل کی مصاحبت کرو اگرچہ اس
کا کرم قابل تعریف نہ ہو، تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو اور اس کی بے اخلاقی سے بچو اور کریم کی صحبت ترک نہ کرو اگرچہ
اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو اور کجخوس احق کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲۔ عَنْهُ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي الْعَدَيْسِ قَالَ :
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا صَالِحُ اتَّبِعْ مَنْ يُشْكِيكَ وَهُوَ أَكْ نَاصِحٌ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَهُوَ لَكَ غَاشٌّ
وَسَفَرٌ دُونَ عَلَى اللَّهِ جَمِيعًا فَتَعْلَمُونَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو اس کا جو تمہیں رلائے درآں حالیکہ وہ تمہیں نصیحت
کرنے والا ہو اور پیروی نہ کرو اس کی جو تمہیں ہنسائے۔ درآں حالیکہ وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو اور تم سب کے سب
اللہ کی طرف جانے والے ہو تب اپنے متعلق جانو گے۔

۳۔ عَنْهُ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ الْفُطَّانِ ؛ عَنْ عَبْدِ الْمُؤَدِّي ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ

ثَابِتُ بْنُ أَبِي صَخْرَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَعَادَنَ ، فَإِنَّهُ لَيَسَّ مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ بِمَوْتِ الْأَمِينِ لَهُ أَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ كَانُوا خِيَارَ أَفْخِيَارِهَا وَإِنْ كَانُوا شِرَارَ أَفْخِيَارِهَا ، وَلَيَسَّ أَحَدٌ يَمُوتُ بِمَوْتِ الْأَمِينِ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ عليه السلام .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین نے جن سے تم معاشرت کرتے ہو ان کو اچھی طرح دیکھ بھال دو جو کوئی مرتلے بصورت مثال اس کے اصحاب روز قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے اور اگر بد ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتلہ مگر یہ کہین بسم مثال اس کے پاس آتا ہوں اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پالنے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ الْحَلَبِيِّينَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يَسْمِعْهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالنَّالِ وَإِيَّاكَ وَكُلَّ مُحَدِّثٍ لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا أَمَانَ وَلَا ذِمَّةَ وَلَا مِيثَاقَ وَكُنْ عَلَى حَدِيثٍ مِنْ أَوْثَوِّ النَّاسِ عِنْدَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو معاشرت کو مصاحب قدیم آزمودہ کی اور بچو بد کلام اور غش گیسے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان نہ ذمہ داری، نہ ميثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کر دے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَهْقَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكُونُوا الصَّدَاقَةَ إِلَّا بِحُدُودِهَا فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ هَذِهِ الْحُدُودُ أَوْشَىٰ مِنْهَا فَاتَّبِعْهُ إِلَى الصَّدَاقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَلَا تَتَّبِعْهُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَاقَةِ فَإِنَّهَا أَنْ تَكُونَ سَرِيْرَتُهُ وَعَلَانِيَتُهُ لَكَ وَاحِدَةٌ ، وَالثَّانِي أَنْ يَرَى رَيْتَكَ رَيْتَهُ وَشَبَكَ شَبَتَهُ وَالثَّلَاثَةُ أَنْ لَا تَغِيْرَهُ عَلَيْكَ وَلَا يَأْتِيَ وَلَا مَالٌ ، وَالرَّابِعَةُ أَنْ لَا تَمْتَنِعَ شَيْئًا تَسْأَلُهُ مَقْدَرَتَهُ وَالْخَامِسَةُ وَهِيَ تَجْمَعُ هَذِهِ الْخِصَالِ أَنْ لَا يَسْلَمَكَ عِنْدَ النَّكَاتِ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں حدود ہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت منسوب ہوگا ورنہ نہیں اول یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جلنے میں سے تمہارے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور نہ بحالت دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو وہ تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

چوتھا باب

جس کی جمالست اور ہمراہی ناپسندیدہ

(باب ۴)

﴿مَنْ تَكْرَهُ مُجَاسَّتَهُ وَ مُرَافَقَتَهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِذَا صَعِدَ الْمَنبَرَ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَجَنَّبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ : الْمَاجِنِ الْفَاجِرِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ ، فَأَمَّا الْمَاجِنُ الْفَاجِرُ فَيُرِيكَ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْتَ مِثْلَهُ وَلَا يُبْصِرُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَادِكَ وَمُقَارَبَتِهِ جَفَاءً وَقَسْوَةً وَمَدْحَلُهُ وَمَحَرَجُهُ عَارُ عَلَيْكَ وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُبْصِرُ عَلَيْكَ بَحِيرٍ وَلَا يُرْجِي لَصْرِفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَحْبَدَ نَفْسَهُ ، وَرَبَّمَا أَرَادَ مَنَافَعَتَكَ فَضَرَّكَ قَمُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سَكُونُهُ خَيْرٌ مِنْ نَطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْتَنُكَ مَعَهُ عَيْشٌ ، يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ كُلَّمَا أَفْنَى أَحَدُوثَهُ مَطَرَهَا بِأُخْرَى مِثْلَهَا حَتَّى أَنْتَ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ قَمَا يَصَدَّقُ ، وَيَقَرُّ فِي بَيْنِ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ قَبِيبَتِ السَّخَائِمِ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَانْظُرُوا إِلَى أَنْفُسِكُمْ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، امیر المؤمنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے

تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اول لغو علوم کے بیکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفہ) دوسرے احمق تیسرے دروغ گو، پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے کاتم بھی دیے ہی ہو جاؤ وہ امر دین و معاد میں تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی قربت جفا اور ظلم ہوگی اور اس کا آنا جانا تمہارے پاس تمہارے لئے عار ہوگا اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ

نہ دے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا اگر کچھ کتھی ہی کوشش سے بااوقات فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر اپنی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا اس کا مرنا اس کی زندگی سے بہتر ہوگا اور اس کا چپ رہنا اس کے بولنے سے اچھا ہوگا اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہوگی اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے ملد رہوگا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہوگی وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

۲۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يَزِيئُ لَهُ فِعْلُهُ وَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ دُنْيَا وَلَا أَمْرِ مَعَادِهِ وَمَدَّخِلُهُ إِلَيْهِ وَمَخْرُجُهُ مِنْ عِنْدِهِ شَيْنٌ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے کیوں کہ وہ اپنے عمل کو ناسمجھ کر بھلا کر دیکھائے گا اور چلے گا کہ وہ بھی ایسا ہی ہو جائے۔ وہ نہ امر دنیا میں مددگار ثابت ہوگا نہ امر دین میں اس کی آمد و رفت اس کے لئے باعثِ شرم ہوگی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَخْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ : قَالَ : قَالَ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ : إِنَّ صَاحِبَ الشَّرِّ يُعْذِي ، وَ قَرِيبَ السَّوْءِ يُؤْذِي فَانْظُرْ مَنْ تَقَارُبُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظمؑ یا امام رضا علیہ السلام نے کہ صاحبِ شر بدعت پسند آدمی، چاہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے اور بدہمتیوں کی ہلاکت کا باعث ہو تب بھی پس اس پر غور کرو کہ تم اپنا ہم نشین کے بنا رہے ہو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى .

قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَيْبَ لَكَ الْيَعْمَةُ وَتَكْمَلَ لَكَ الْمَرْوَمَةُ وَتَصْلَحَ لَكَ الْمَعِيشَةُ : فَلَا تُشَارِكِ الْعَبْدَ وَالسَّعْلَةَ فِي أَمْرِكَ ، فَإِنَّكَ إِنْ ائْتَمَرْتَهُمْ خَانُوكَ وَإِنْ خَدَّكَ كَذَبُوكَ وَإِنْ تَكَلَّبتَ خَدَّكَ وَإِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے عمار اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت دیر پا رہے اور مرآت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درست ہو تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کریں اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو یہ خیانت کریں گے اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے اور اگر تو سختی میں مبتلا ہو گا تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے تو اس کے خلاف کریں گے۔

۶۔ قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلْأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْأَبْرَارِ وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ قَضِيْلَةٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ دَيْنٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجَّارِ .
۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے تو اب ہے اور فاجروں کی محبت نیکوں سے، نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجروں کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجروں سے رسوائی بدکاروں کی۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَاوٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِمَا ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : يَا بَنِيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَاقِبْهُمْ فِي طَرِيقٍ ؛ قُلْتُ : يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ ؟ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ : إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةُ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنَرُكَ الشَّرَابَ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيَبْعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَايِعُكَ بِأَكْلِهِ أَوْ أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْفَاطِيحِ لِرَجْوِهِ قَابِتِي وَجَدْتُهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَمَلٌ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ يَقْسُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِهِ وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَقْسُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ

يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْعَاثِرُونَ.

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے نہ تو مصاحبت کرو اور نہ ان سے بات کرو اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے کہا بااجان وہ کون ہیں مجھے بتائیے فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو تجھ سے قریب کہے گا اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو، وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور خیل کی صحبت سے بچو وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کرے گا اور امن کی مصاحبت سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پسپا دے گا نقصان، اور فاطمہ رحم کی مصاحبت سے بچو کہ میں نے تین جگہ کتاب فدا میں اس پر لعنت کو پایا ہے اول قریب سے کم حکومت پلتے ہی روئے زمین سرفساد برپا کر دے اور قطع رحم کر دے یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرہ اور اندھا بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد خدا کی عہد کو توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے اور روئے زمین سرفساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے بڑا گھر ہے اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جس کے وصل کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پرفساد برپا کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُحَازِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُبْهِتُ الْقَلْبَ : الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْدَالِ وَالْحَدِيثُ مَعَ الْيَسَاءِ وَالْجُلُوسُ مَعَ الْأَعْيَاءِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے آباء اطہار میں سے روایت کر کے رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مرہ بنا دیتی ہے ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے ہو دوسرے عمر توں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْيَلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَالَ لِقَمَانٍ يَهُودِيٍّ لَا يُبْهِتُ : يَا بَنِيَّ لَا تَقْتَرِبَ فَتَكُونُ أَبْعَدَكَ وَلَا تَتَعَدَّفْهَا، كُلُّ دَابَّةٍ تُحِبُّ وَمِنْهَا وَإِنْ ابْنُ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَلَا تَنْشَرْ بَرَّكَ إِلَّا عَدَدَ بَاغِيهِ كَمَا الْبَيْسَ بَيْنَ الذَّنْبِ وَالْكَبْشِ حُلَّةٌ كَذَلِكَ الْبَيْسَ بَيْنَ الْبَاغِ وَالْفَاجِرِ حُلَّةٌ، مَنْ يَفْتَرِبُ مِنَ الرِّفْقِ يَتَعَلَّقُ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكُ الْفَاجِرَ يَتَعَلَّقُ مِنْ طَرَفِهِ، مَنْ يُحِبُّ الْمِرَاءَ يَشْتَمُ وَمَنْ يَدْخُلُ مَذَاخِلَ السُّوءِ يُشْتَمُ وَمَنْ يُقَارِنُ قَرِيبَ السُّوءِ لَا يَسْلَمُ وَمَنْ لَا يَمْلِكُ إِسَانَهُ يَنْدَمُ.

۹۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو ورنہ دور ہو جاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ ہو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے ہر جوان اپنے جنس کو محبوب رکھنے ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھنے اور باغی سے نیکی نہ کر بھیڑے اور مینڈھے میں دوستی کیسی، اسی طرح نیک اور بدکار میں دوستی کیسی، جو تار کول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اسے لگ جائے گا اسی طرح فاجر کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا اور جو جھگڑالو ہوگا تو ضرور گایاں کھلے گا اور جو بڑے مقامات پر داخل ہوگا وہ ضرور تہم ہوگا اور جو بڑے شخص کے پاس بیٹھے وہ ضرور نقصان اٹھائے گا اور جس کو زبان پر قابو نہ ہوگا وہ ضرور نادم ہوگا۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَحِبُّوا أَهْلَ الْبِدْعِ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَتَهْبِرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدَ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ حَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اہل بدعت سے معاشرت و مجالست نہ کرو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رُزَّازَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِثَّاكَ وَمُصَادَقَةُ الْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسْرُ مَا تَكُونُ وَمِنْ نَاجِيَتِهِ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو احسن کی محبت سے بچاؤ کیوں کہ تمہاری انتہائی خوشی بھی اس کی وجہ سے غم میں تبدیل ہو جائے گی۔

پانچواں باب

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

(باب ۵)

﴿التَّحَبُّبُ إِلَى النَّاسِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَيْهِمْ﴾

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : إِنْ أَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ : أَوْجِبْنِي ، فَكَانَ وَمَا أَوْصَاهُ : تَحَبَّبْتُ إِلَى النَّاسِ يُحِبُّوكَ .

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مُجَامَلَةُ النَّاسِ ثَلَاثُ الْعَقْلِ

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہاں عقل ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَاتِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ يَضْفَيْنَ وَدَّ الْمَرْءُ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ : يَلْقَاهُ بِالْبُشْرِ إِذَا لَقِيَ وَبُوسَعٌ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں اول جب اس سے ملے کشادہ روی سے ملے، دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

۴۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ﷺ قَالَ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَفَّتْ يَدُهُ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكْفُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَيَكْفُونَ عَنْهُ أَبَدًا كَثِيرَةً .

۱۔
۲۔
۳۔
۴۔
۵۔
۶۔
۷۔
۸۔
۹۔
۱۰۔
۱۱۔
۱۲۔
۱۳۔
۱۴۔
۱۵۔
۱۶۔
۱۷۔
۱۸۔
۱۹۔
۲۰۔
۲۱۔
۲۲۔
۲۳۔
۲۴۔
۲۵۔
۲۶۔
۲۷۔
۲۸۔
۲۹۔
۳۰۔
۳۱۔
۳۲۔
۳۳۔
۳۴۔
۳۵۔
۳۶۔
۳۷۔
۳۸۔
۳۹۔
۴۰۔
۴۱۔
۴۲۔
۴۳۔
۴۴۔
۴۵۔
۴۶۔
۴۷۔
۴۸۔
۴۹۔
۵۰۔
۵۱۔
۵۲۔
۵۳۔
۵۴۔
۵۵۔
۵۶۔
۵۷۔
۵۸۔
۵۹۔
۶۰۔
۶۱۔
۶۲۔
۶۳۔
۶۴۔
۶۵۔
۶۶۔
۶۷۔
۶۸۔
۶۹۔
۷۰۔
۷۱۔
۷۲۔
۷۳۔
۷۴۔
۷۵۔
۷۶۔
۷۷۔
۷۸۔
۷۹۔
۸۰۔
۸۱۔
۸۲۔
۸۳۔
۸۴۔
۸۵۔
۸۶۔
۸۷۔
۸۸۔
۸۹۔
۹۰۔
۹۱۔
۹۲۔
۹۳۔
۹۴۔
۹۵۔
۹۶۔
۹۷۔
۹۸۔
۹۹۔
۱۰۰۔

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعْدَ نَسَبِهِ وَالْبَعِيدُ مَنْ بَعْدَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ قَرَّبَ نَسَبُهُ ، لِأَشْيَاءٍ أَقْرَبَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَى جَسَدٍ وَإِنْ الْيَدُ تَغْلُ فَتَقْطَعُ وَتَقْطَعُ فَتَحْسَمُ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعثِ قربت ہے اگرچہ نسباً بُعید ہو اور بُعید باعثِ دوری ہے اگرچہ نسباً قربت ہو، کوئی چیز یہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں، لیکن اگر ہاتھ میں مادہ فساد پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے

بھٹا باب

اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا

(بَابُ ۶)

﴿إِخْبَارِ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِحُبِّهِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو [بْنِ اُدَيْمَةَ] عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ فَابُوسَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَدًا مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَرَبَ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ لِيُطْمَئِنَّ قَلْبِي ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں کسی سے محبت کرو تو اسے جنادو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا نے کہ کیا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا ضرور دلائل ہوں لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں (یعنی اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ

خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : [إِنَّ] الْبَخِيلَ مَنْ يَبْخُلُ بِالسَّلَامِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَرِّهِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِسَلَامِهِ لَا يَلْقَى : سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدِّ وَاعْلَمْ أَنَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَلَمْ يَسْمِعْهُمْ فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِرَدِّهِ وَلَا يَقُولِ الْمُسْلِمُ : سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدِّ وَاعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ سَلَّمَ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَنْقُضُوا وَلَا تَمُصُّوا أَفْسُوا السَّلَامَ وَأَطْبِقُوا الْكَلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ، ثُمَّ تَلَا عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «السَّلَامُ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيِّمِ» .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سلام کرو تو بآواز بلند کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا اور انھوں نے جواب سلام نہ دیا۔ لیکن ہے کہ انھوں نے سلام کیا ہو اور اس نے نہ سنا ہو اور جب کوئی رد سلام کرے تو با آواز بلند کرے اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب نہ دیا۔ امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے غفرتہ نہ کرو غفرتہ نہ کرو اور سلام کو پھیلادو اور لوگوں سے اچھی طرح کلام کرو اور جب رات کو لوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو جنت میں سلامتی سے داخل ہو گئے پھر یہ آیت پڑھو السلام المؤمن المہیمن۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتداء کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک

سب سے پہلے ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي عَشْرٍ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] فِي عَشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] فِي ثَلَاثِينَ حَسَنَةً.

۹۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثَةٌ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ رَدَّ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا: عِنْدَ الْإِطْلَاقِ يُقَالُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَالَّذِي جُلِيَ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَالَّذِي جُلِيَ يَدْعُو لِلرَّجُلِ فَيَقُولُ: غَافَاكَ اللَّهُ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ.

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اول کسی کو چھینکے آئے تو دوسرے کہے یہ حکم اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو، دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافاکم اللہ اگرچہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ: الْمَاشِي مَعَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي بَيْتِ الْحَمَامِ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرت غم و اندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو تیسرے جو حمام میں ہو اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خُاصِرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ التَّوَاضُّعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر سلام کرو۔

۱۳۔ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي غَبِيْدَةَ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِقَوْمٍ قَسَمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا: عَايَاكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ، فَقَالَ لَهُمُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُجَاوِزُوا بِمَا قَالْتُمَا فَالَيْتُمَا لَكُمْ إِلَّا بِنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا قَالُوا: رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انہوں نے جواب میں کہا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ، حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ ہننا ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تھا رحمتہ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ مِنْ تَمَامِ النَّجِيَّةِ لِلْمُقِيمِ الْمَصَافَحَةَ وَتَمَامِ التَّسْلِيمِ عَلَى الْمُسَافِرِ الْمَعَانِقَةَ.

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ مصافحہ ہے اور مسافر کے لئے معانقہ۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: حَسْبَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَسْكُتَ حَتَّى يَتْبَعَهَا بِالسَّلَامِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا آدمی

نے لئے ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیا کا اللہ (اللہ تجھے زندہ) کہہ کر خاموش ہو جائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے۔

آٹھواں باب

جس کے لئے ابتدا سلام محبوب ہے

(باب ۸)

«مَنْ يَجِبُ أَنْ يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ»

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يُسَلِّمُ الضَّعِيفُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَلَأَمُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

۲- عَائِي بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْقَلِيلُ يَتَذَوَّنُ الْكَثِيرَ بِالسَّلَامِ وَالزَّائِكُ يَتَذَوَّنُ الْمَاشِي وَأَصْحَابُ الْغَالِ يَتَذَوَّنُونَ أَصْحَابَ الْحَمِيرِ وَأَصْحَابُ الْخَبْلِ يَتَذَوَّنُونَ أَصْحَابَ الْغَالِ.

۲- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں، زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر، خچر پر سوار ابتدا کریں گدھے والوں پر اور گھوڑے والے خچر والوں پر۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ ابْنِ بَكِيَرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَإِذَا لَقِيتَ جَمَاعَةً سَلِّمَ الْأَقْلُ عَلَى الْكَثَرِ وَإِذَا لَقِيتَ وَاحِدًا جَمَاعَةً سَلِّمَ الْوَاحِدُ عَلَى الْجَمَاعَةِ.

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام کرے راكب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دوسرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

۴- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَاعِدُ عَلَى الْقَاعِدِ.

۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلَى الدَّخِيلِ أَخْبِرْ إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ.

۵- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی مجلس میں ہو پھر دوسرا گروہ داخل ہو ان کو چلیے کہ پہلے والوں پر سلام کریں۔

نواں باب

کسی جماعت کے لئے ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دے تو کافی ہے

(باب ۹)

﴿إِذَا سَلَّمَ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ لَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ﴾
﴿أَجَزَ أَعْنَهُمْ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا مَرَّتِ الْجَمَاعَةُ بِقَوْمٍ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جَمَاعَةٌ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يَرُدَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کر لینا کافی ہے اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ أَعْنَهُمْ .

۲۔ جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْنَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْنَهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب۔

دسواں باب عورتوں پر سلام

(باب ۱۰)

(التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيُرَدُّنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَتَخَوُّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْآخِرِ.

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جو ان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی چھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کر دوں۔

گیارہواں باب سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر

(باب ۱۱)

(التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَغَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَرَدَ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ قَرَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَضَتْ غَائِشَةُ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالْقَسْبُ وَاللَّعْنَةُ

يَا مُعَشِّرَ الْيَهُودِ يَا إِخْوَةَ الْفِرْدَوْسِ وَالْحَزَازِيرِ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُتَعَلِّقًا لَكَانَ مِثَالِ سَوْءٍ ، إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا رَأَتْهُ وَلَمْ يَرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا سَمِعْتَ إِلَى قَوْلِهِمْ : الشَّامُ عَلَيْكُمْ ؟ فَقَالَ : بَلَى أَمَا سَمِعْتَ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ ؟ قُلْتُ : عَلَيْهِمْ ، فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا : عَلَيْكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ عائشہؓ بھی حضرت کے قریب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سلام ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسرے اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسول اللہ نے اسی طرح جواب دیا۔ عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر بلاکت ہو لعنت ہو۔ اے یہودیو! اے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ، فحش بات اگر مجھ سے ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعث زینت ہوگی۔ جہاں ہوا اور باعث عیب ہوگی جہاں نہ ہو۔ عائشہؓ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول اسام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا، جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْدُؤُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتدا رہہ سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہہ دو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمُشْرِكِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَسْتَجِيبُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ؟ فَقَالَ : يَقُولُ : عَلَيْكُمْ

۳۔ سماعة سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو رد سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہو علیکم۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي قَضَائِلَ ، عَنْ ابْنِ بَكْبَرٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمُشْرِكُ فَقُلْ : عَلَيْكَ

۴۔ عن احمد بن محمد، عن أبي قضايل، عن ابن بكبر، عن بريد بن معاوية عليه السلام قال: إذا سلم عليك اليهودي والنصراني والمشرک فقل: عليك

۴۷۔ حضرت ابو عبید اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نہرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک ۔

٥. أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ تَحْيَيْنَ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ
عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْبَلَ أَبُو جَرَلٍ بْنُ هِشَامٍ وَمَعَهُ قَوْمٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ دَخَلُوا عَلَى أَبِي
طَالِبٍ فَقَالُوا : إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَاوْ آذَى إِلَيْنَا فَادْعُهُ وَمَرُّهُ فَلَبَّكَتَ عَنْ آلِنَا وَتَكُفُّ عَنْ إِلَيْنَا
قَالَ : فَبَعَثَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَرِ فِي الْبَيْتِ
إِلَّا مُشْرِكًا فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ اتَّبَعَ الْهُدَى ثُمَّ جَلَسَ فَخَبَّرَهُ أَبُو طَالِبٍ بِمَا جَاؤُوا بِهِ فَقَالَ : أَوَهْلَ
لَهُمْ فِي كَلِمَةٍ خَبَّرُ لَهُمْ مِنْ هَذَا يُسَوِّدُونَ بِهَا الْعَرَبَ وَيَطْلَوْنَ أَعْنَاقَهُمْ ؟ فَقَالَ أَبُو جَرَلٍ : نَعَمْ وَمَاهُذِهِ
الْكَلِمَةُ ؟ فَقَالَ : تَقُولُونَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، قَالَ : فَوَضَعُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَخَرَجُوا هُرَابًا وَهُمْ
يَقُولُونَ : مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْعَمَلَةِ الْآخِرَةِ إِنَّ هَذَا الْإِخْلَاقُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ : (وَمَنْ دَعَا الْقُرْآنَ
ذِي الذِّكْرِ - إِلَى قَوْلِهِ - الْإِخْلَاقُ)

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابو جہل قوم قریش کے ساتھ ابوطالب کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ آپ کے برادر زادہ نے ہم کو بھی اذیت دی ہے اور ہمارے معبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ ہمارے معبودوں بڑا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو بڑا کہنے سے باز ہیں گے ابوطالب نے آنحضرت کو بلایا جب آئے تو مشرکوں سے گھر کو بھرا پایا۔ آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے پھر آپ بیٹھ گئے اور ابوطالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لئے موجودہ صورت سے بہتر ہو وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے اور ان کی گردنوں پر سوار ہوں گے ابو جہل نے کہا وہ کلمہ کیلئے ہے فرمایا لا الہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انھوں نے کانٹوں میں انگلیاں دے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں یہ اقرائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیلئے ہے۔ ص والقرآن ذی الذکر لای قولہ الا احتلاق۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَقُولُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْبَهْوِيِّ وَالْمُصْرَافِيِّ سَلَامٌ.

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہودی اور نصرانی کے رد اسلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہئے یعنی

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ

لَا يُبِي الْحَسَنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَجْتُ إِلَى مُنْطَبِيبٍ وَهُوَ تَصْرَانِي أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أَدْعُو لَهُ ؟
قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۷۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے ضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں فرمایا کہ ولیکن تمہاری دعا سے فائدہ نہ دے گی۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ
قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَجْتُ إِلَى الطَّبِيبِ وَهُوَ تَصْرَانِي [أَنْ] أُسَلِّمَ عَلَيْهِ
وَأَدْعُو لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۸۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْفَةَ
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ ؟ قَالَ :
تَقُولُ لَهُ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الدُّنْيَا .

۹۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی
کے لئے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہو: اللہ مال دنیا میں تجھے برکت دے۔

۱۰۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ
أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ قَالَ : مِنْ قَرَأَ الذُّوبَ فَإِنَّ صَافِحَكَ يَبْدُوهُ
فَاعْمَلْ بِدَكَ .

۱۰۔ البرصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے
کیا جائے فرمایا ہاتھ پر پکڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَوْفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ
عَنْ خَالِدِ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلْقَى الدِّمِيَّتِي فِيمَا وَجْهِي قَالَ : امْسَحْ بِهَا بِالتُّرَابِ
وَبِالْعَائِطِ قُلْتُ : قَالَ نَاصِبٌ ؟ قَالَ : اغْسِلْهَا

۱۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذی کافر مجھ سے مصافحہ کر لے کر تلبے فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑ دینے پر پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ ظاہر کر دو۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مَعْقُولٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي رَجُلٍ طَافَ رَجُلًا مَجْرُومًا قَالِ يَغِيلُ يَدَهُ وَلَا يَقُوصُ صَاحِبَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجھ سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

بارہواں باب

مکاتبت اہل ذمہ

۵ ((بَابُ)) ۱۲

۵ (مَكَاتِبُ أَهْلِ الذِّمَّةِ) ۵

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَاطِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى الْمَجُوسِيِّ أَوْ إِلَى الْيَهُودِيِّ أَوْ إِلَى النَّصْرَانِيِّ أَوْ أَنْ يَكُونَ غَايِلًا أَوْ دُهْنَانًا مِنْ عِظَمَاءِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَيَكْتُبُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ الْعَظِيمَةِ أَيْدًا بِالْعِلْجِ وَيَسْتَأْمِرُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ وَاسْمًا يَصْنَعُ ذَلِكَ لِكَيْ تَقْضَى حَاجَتُهُ ؟ قَالَ : أَمَّا أَنْ تَبْدَأَ بِهِ فَلَا وَلَكِنْ تَسَلِّمْ عَلَيْهِ فِي كِتَابِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى كِسْرَى وَقَبَصَرٍ .

۱۔ ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مجھے یہودی نصرانی یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کوئی حاکم وقت ہو اور اس زمین کے سرداروں میں سے ہو تو کسی خاص ضرورت میں اس کو خط لکھا جائے تو اس کا فرسے نام سے شروع کر کے اس کو سلام لکھا جائے اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو تو کیا یہ درست ہو گا حضرت نے فرمایا کہ ابتداء تو اس کے نام سے نہ کی جائے ہاں خط میں سلام لکھ دیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیسر کسری کو لکھا کرتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَكْتُمُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عِظَمَاءِ الْمُجُوسِ وَيَتَدَا بِإِسْمِهِ قَبْلَ اسْمِهِ؟
قَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لِاخْتِيَارِ الْمَنْفَعَةِ.

۲۔ عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیا وہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے (فلاں من فلاں) بولے من فلاں کے)۔ کیا مضائقہ ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہو۔

تیرہواں باب چشم پوشی

(بَابُ الْإِعْضَاءِ) ۱۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْسُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُحَدِّثُهُمْ إِذْ كَرَّرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلًا فَوَقَعَ فِيهِ وَشَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وَأَنْتَ لَكَ بِأَخِيكَ كَلَامٌ وَأَنْتَ الرَّجُلُ خَالِ الْمُهَذَّبِ!

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے باہن کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کر کے اس

کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا دنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل دوسرے پر تو اعتراض نہ ہو۔ کون ہے جس کے تمام اخلاق حمیدہ ہی ہوں) لہذا برا درو من کے میسر سے چشم پوشی کی جائے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، وَثَعْلَبَةَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا تُفْزِشِ النَّاسَ فَنَبْطِئُ بِكَ وَلَا صَدِيقِي.

۲۔ فرمایا حضرت ابو بصیر نے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ ورنہ بغیر دوست کے جاؤ گے۔

چودہواں باب

نادر

۱۴ (باب نادر)

۱۔ عَنْ ثَابِتٍ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُسَيْبِ ، وَ حَمَّادِ بْنِ عَمَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا أَتَكَرَّ صَاحِبُكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو فرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ نَحْشٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يُسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الرَّجُلُ يَقُولُ : أَوْدُكَ ، فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُوْدُّنِي ؟ فَقَالَ : امْتَحِنْ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تُوْدُّهُ فَإِنَّهُ يُوْدُّكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اس کو دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا۔

۳۔ أَبُو بَكْرِ الْحَبَّالُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَطَّانِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا مَسْعُودَةُ بْنُ الْبَسَجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعَلَ رُبِّي نَجْمًا مِثْلًا : إِنِّي وَاللَّهِ لَا حُبَّكَ فَأَطْرَقَ لَمْ رَقَعَ رَأْسُهُ فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا أَبَا بَشِيرٍ سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ ، فَقَدْ أَغْلَقَنِي قَلْبِي عَمَّا لِي فِي قَلْبِكَ .

۳۔ سعدہ نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے سر ہکا لیا پھر سر اٹھا کر کہا۔ اے ابوالبشر تم نے سچ کہا۔ اپنے دل سے پوچھو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بتائے گا کہ تمہارا دل میں میری کتنی محبت ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَجَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: لَأَتَّبِعَنِي مِنَ الدُّعَاءِ، قَالَ: (أَوْ تَعْلَمُ أَنِّي أَسْأَلُكَ: فَتَفْكَرْتُ فِي نَفْسِي وَقُلْتُ: هُوَ يَدْعُو لِشِيعَتِهِ وَأَنَا مِمَّنْ شِيعَتِهِ، قُلْتُ: لَا، لَأَتَّبِعَنِي قَالَ: وَكَيْفَ عِلِمْتُ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: إِنِّي مِنْ شِيعَتِكَ وَإِنَّكَ لَتَدْعُو لَهُمْ، فَقَالَ: هَلْ عَامَتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَا لَكَ عِنْدِي فَانْظُرْ [إِلَى] مَا لِي عِنْدَكَ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ دعا میں مجھے فراوانی نہ کریں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں بھول جاتا ہوں میں نے دل میں غور کیا اور کہا وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور میں ان کے شیعوں کے شیعوں میں سے ہوں تو میں نے کہا آپ مجھے بھولے نہیں، فرمایا۔ تم نے یہ کیسے جانا میں نے کہا میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں اور آپ ان کے لئے دعا کرتے ہیں فرمایا اس کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو اس پر غور کرو کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَ مَا جَبَكَ قَاعَلَمَ أَنْ أَحَدًا كَمَا قَدْ أَحَدَتْ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اپنے ساتھ کوئی کبڑا جلتے ہو تو سمجھ لو کہ تم دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی امر ایسا ہوا ہے جو اس کا باعث ہے۔

پندرہواں باب چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا

(بَابُ الْعَطَاسِ وَالتَّسْبِيحِ) ۱۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ مِنَ الْحَجَرِ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا قَبِيَهُ وَيَعُوذَهُ إِذَا مَرَضَ وَيَبْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ» وَيَقُولُ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللَّهُ» فَيَجِيبُهُ فَيَقُولُ لَهُ: «يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحَ بِالْكُمُ» وَيَجِبُ يَقُولُ إِذَا دَعَا: وَيَسْتَبِقُهُ إِذَا مَاتَ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان بھائی کا یہ ختبہ کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے اور جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ، دوسرا کہ یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے یہدیکم اللہ ویصلیٰ بالکم اھدیہ بھی فرض ہے کہ جب بندہ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کی شایعت کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَاطَسَ الرَّجُلُ فَسَمِعْتَهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ ذَوَا جَسَدٍ يَرَوْنَهُ ، وَفِي رَوَائِغِ الْآخَرَى : وَلَوْ مِنْ ذَوَا الْبَحْرِ .

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کئی چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہو اگرچہ جسدِ مرہ کے اس پار ہو اور اگر تم ایک کشتی میں ہو اور دوسرا دوسری کشتی میں ہو اور بیچ میں ٹاپو ہو اور دوسری روایت میں ہے اگر وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمَّادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُنْثَرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، وَمُعَمَّرِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَابْنِ رِثَابٍ قَالُوا : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ عَاطَسَ رَجُلٌ فَمَارَدَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ شَيْئًا حَتَّى انْتَبَاهُو فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَلَا تَمُنُّمُ إِنَّ مِنْ حَقِّي الْمُسْلِمُ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا اسْتَكَاوَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَا وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يَسَمِّيَهُ إِذَا عَاطَسَ .

۳۔ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا، مسلمانوں کا مسلمانوں پر حق ہے کہ جب مرے ہیں تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَاطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَاطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَقُلْتُ لَهُ : جُمِلْتَ فِدَاكَ إِذَا عَاطَسَ مِثْلَكَ تَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ؟ أَوْ كَمَا تَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : اِرْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ بَلَى وَقَدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَحِمَهُ وَإِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِ رَحْمَةٌ لَنَا وَوَرَبَّةٌ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت کو چھینک آن۔ میں نے کہا کا درود ہو آپ پر، دوبارہ پھر چھینک آئی پھر میں نے یہی کہا اور عرض کیا۔ جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یہ چھینک کر کہنا چاہیے۔ جیسا ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یہ چھینک اللہ یا مجھے میں نے کہا۔ فرمایا کیا یہ بات نہیں کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد وآل محمد۔ میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا یہ نہیں کہتم ارحم علی محمد وآل محمد (غالباً سائل ساکت ہوا کیوں کہ علماء میں جواب ذکر نہیں فرمایا کہ صلی اللہ علیہ ورحمہ۔ بے شک اس پر ہمارا درود اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعث قربت۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي تَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ : النَّشَاطُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جتنا شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْعَالِمَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْعَطْسَةِ وَمَا أَلَمَّتْهُ فِي الْحَمْدِ لِلَّهِ عَلَيْهَا ؛ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَنْعَمَا عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةٍ بَدِيدَةٍ وَسَلَامَةٍ جَوَارِحٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ يَنْسَى ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَإِذَا نَسِيَ أَمَرَ اللَّهُ الرَّبَّحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدْنِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذَلِكَ شُكْرَ الْعَالَمَانِي .

۶۔ راوی نے عالم اہل بیت (تقیہ سے نام) امام ذکر نہیں کر سکا اسے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یاد خدا بھول جاتا ہے تو خدا ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَحْصَيْتُ فِي الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَطَّسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَمَا تَكَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْأَشْمِيتُونَ الْأَشْمِيتُونَ ؛ وَمِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ إِذَا مَرِضَ أَنْ يَمُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يَسْمُتَهُ . أَوْ قَالَ : يَسْمُتَهُ . وَإِذَا دَعَا أَنْ يُجِيبَهُ .

۷۔ داؤد بن حصین سے مروی ہے کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود

تھے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمکم اللہ کیسے نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر ہے کہ جب مریش ہو تو عیادت کرے اور جب مرے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک اور جب چھینکے تو یرحمکم اللہ کہے اور جب بلایا جائے تو دعوت قبول کرے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نِعَمَ الشَّيْءِ الْعَطْشَةُ تَنْفَعُ فِي الْجَسَدِ وَتَذَكِّرُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : إِنْ عِنْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ : لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ فِي الْعَطْشَةِ نَصِيبٌ ، فَقَالَ : إِنْ كَانُوا كَاذِبِينَ فَلَا نَالَ لَهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۸۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے (راوی) کہا کچھ لو کہتے ہیں رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی لہذا امرن محمد پر اکتفا کی جائے درود نہ بھیجا جائے فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں تو انہیں شفاعت محمد نصیب نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَمَنْ يَسْمَعُهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ : تَقَصُّنَا حَقَّانَا ، قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ بَيْتِهِ . قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : فَسَمِعْتُهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص میٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا حضرت نے یرحمکم اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلى الله على محمد وآله وعلیٰ محمد و آل محمد و آل بیتہ ، اس شخص نے ایسا ہی کہا تب حضرت یرحمکم اللہ کہا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ : عِنْدَ الْعَطْشَةِ وَعِنْدَ الذَّبْحَةِ وَعِنْدَ الْجَمَاعِ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا لَكُمْ : يَلَهُمْ نَافَعُهُ وَالْعَنَمُ اللَّهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ لوگ تین موقعوں پر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنے پر کراہت محسوس کرتے ہیں اول چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت ، تیسرے جماع کے وقت ، حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت

ہوا اور ان پر خدا کی لعن ہو۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا عَطَسَ فَقَبِلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، قَالَ : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَ يَرْحَمُكُمْ ، وَ إِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب چھینک آتی اور کوئی ہتھکڑی رکھتا تو فرماتے یغفر اللہ لکم و یرحمکم اللہ اور جب کوئی دوسرا چھینکا تو فرماتے یرحمک اللہ عزوجل۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ أَوْ غَيْرِهِ ؛ عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَطَسَ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ .
۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس چھینکا اور کہا الحمد للہ ، آنحضرت نے فرمایا بارک اللہ فیک۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ [رَبِّ الْعَالَمِينَ] لِأَشْرَافِكَ لَهُ ، وَإِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ فَلْيَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَإِذَا رَدَّ [دَت] فَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ وَلَنَا . فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ آيَةِ أَوْشَى فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ فَقَالَ : كُلُّ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ حَسَنٌ .

۱۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی چھینکے تو اسے کہنا چاہیے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ اور جب دوسرا سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلا یہ کہے تو پھر کہے یغفر اللہ لک و لنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے مذکور متعلق پوچھا گیا جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں اللہ کا ذکر ہو وہی ٹھیک ہے۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ بْنِ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : عَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ جَعَلَ أَصْبَعُهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ أَبُو رَغِيمٍ أَتَقِي اللَّهَ رَغْمًا ذَاخِرًا .

۱۴۔ حضرت صادق آل محمد کو چھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ پھر اپنی ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا

خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الْأَذْنَيْنِ وَالْأَصْرَاسِ .

۱۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھینک آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علیٰ کل حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ عَمْرٍو ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي وَجَعِ الْأَصْرَاسِ وَوَجَعِ الْأَذَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَأَبْدُوهُ بِالْحَمْدِ .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ ڈاڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتداء کر دو الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَمِعَ عَطَسَةً فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَإِنْ رَسُلَ اللَّهُ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَشْكُكَ عَقِبَتَهُ وَلَا يُرْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ سَمِعْتَهَا فَقُلْهَا وَإِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الْبَحْرُ

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے

العالمین لا شریک لہ اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنو تو ایسا فرود کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے آیت یا اس چیز کے درمیان دریا حاصل ہو۔

۱۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَطَسَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هَذَاكَ اللَّهُ فَقَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : [فَقُولُوا] : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ ؟ فَقَالَ : لَا يَسُدُّ بِهِ اللَّهُ حَتَّى يَرْحَمَهُ .

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی نے لوگوں سے جو موجود تھے ہر ایک نے

مقرر عليه السلام إذا

در حکم اللہ اور

قال : عَطَسَ

فبك

ورکھا الحمد للہ ،

عن محمد بن

بن لا شریک لہ

فان رسول اللہ

آیت یا اس چیز کے درمیان دریا حاصل ہو۔

۱۸۔ ابو علی

عن محمد بن

عن محمد بن

عن محمد بن

عن محمد بن

کہا۔ (اللہ تجھے ہدایت کرے) حضرت نے فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ، انھوں نے کہا یہ تو نصرائی ہے فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا اس کو ہدایت نہ کرے گا۔

۱۹۔ عَائِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَطَسَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِعَلَّةَ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَنْهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَإِنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغِطَاسُ لِلْمَرْبِیِّ دَلِيلُ الْغَافِقَةِ وَرَاحَةُ الْبَلَدِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہے اسے تو ملا کہ اس کی طرف سے کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین اور اگر وہ خود کچھ تو ملا کہ کہتے ہیں یغفر اللہ لک۔ اور حضرت نے یہ فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحت ملک ہے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰی ، عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِیْرٍ ، عَنْ حُدَیْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ [عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ] قَالَ : قَالَ : الْغِطَاسُ یَنْفَعُ فِی الْبَدَنِ کُلِّهِ مَا لَمْ یَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ دَاءٌ وَسُقُمٌ .

۲۰۔ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو تو کل بدن کے لئے نافع ہے اگر تین سے زائد نہ ہو تو بیماری کی علامت ہے۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ عَدِیْلِ الْکُوفِیِّ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِیٍّ الْخَضَرِیِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنْ أَدَّ الْأَصْوَاتُ لَصُوتِ الْحَمِيرِ» قَالَ : الْعَطَسَةُ الْقَبِيحَةُ .

۲۱۔ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے نہ وہ نہ بڑی چھینک رک وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بُری معلوم ہوتی ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ یَحْیٰی ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ : قَالَ : مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» قَالَ : [الْحَمْدُ لِلَّهِ] حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ مِنْ وَخْرِهِ الْأَمْرُ .

ظَائِرُ أَصْغَرُ مِنَ الْجَرَادِ وَأَكْبَرُ مِنَ الذَّبَابِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو چھینکے اور اپنا ہاتھ ناک کے پاس پر رکھ کر کہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمد اکثر اگنا ہوا ہر صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں نچنے سے ایک پرندہ نکلے گا نڈی سے چرنا اور کمی سے بڑا اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف اور مہمل تحریر فرمایا ہے۔)

۲۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَةِ قَالَ : كُنْتُ أَجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ الْمَظْطَةُ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الْأُتْبِ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ الْحَطَاءَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِذَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ ؟ فَقَالَ : مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ الشُّفْطَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ وَمَخْرَجُهَا مِنَ الْأَحْبِلِ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا رَأَيْتَ الْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نَفَخَ أَعْضَاؤُهُ وَصَاحِبُ الْمَظْطَةِ يَأْمُرُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ .

۲۳۔ راوی کتب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی ایک دن مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا پھر آپ بتائیں۔ فرمایا تمام بدن سے اس طرح جیسے نطفہ تمام بدن سے نکلتے ہیں مگر نازع ہوتا ہے سورخ ذکر سے۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضاء جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْغِطَاسِ .

۲۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے یعنی جتنی بار کہہ دے کہ وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی۔
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ غَاطِسٌ فَبُوشَاهِدُ حَقِّهِ .

اللہ رحمہ کرے

عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا يَكْفُرُ عَنْهُ :
ت ، قَالَ : وَ

الحمد للہ ذکر کہہ کر کے
اور حضرت نے یہ بھی

بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ
يَطَاسُ يَنْفَعُ فِيهِ

الکرتیں سے زائد

نَ عَمِّهِ يَعْقُوبَ
بَسَلْ : إِنْ آخِ

کہہ دے کہ وہ

سَنَ بْنِ رَاشِدٍ ،
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِ
مِنْ مَخْرَجِهِ الْأَيْ

۲۵ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔
(ضعیف ہے)

۲۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعِطَاسِ .
(ترجمہ ۲۴ میں گزرا)

۲۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي بَنِي عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا فَسَيِّئَتْهُ ثُمَّ أَتَرَكَهُ .
۲۸ - فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یہ حکم اللہ کہو زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

سولہواں باب سفید بالوں والے مسلمانوں کی عزت کرنا

(باب ۱۶)

«وَجُوبُ إِجْلَالِ ذِي الْقَبِيلَةِ الْمُتَمِلِّمِ»

۱ - عَمْرٍو بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ .

۱- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالت شان کی اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَرَفَ قُصْلَ كَبِيرٍ لَيْسَتْهُ قُوَّةٌ أَمْنَهُ اللَّهُ مِنْ فَرَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بوڑھ کی عزت کی خدا اس کو روز

قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

۳ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ وَقَرَّ ذَاتِ شَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ آمَنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچائے گا۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَجْهَلُ حَقَّهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْرُوفٌ [إِلَى الْيَقَاقِ] : ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین کے حق سے نہ جاہل ہوگا۔ مگر مشہور منافق، ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل

۵ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ وَمَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِنًا فَبِكَرَامَةِ اللَّهِ بَدَأَ وَمَنْ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَخِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اجلال الہی سے ہے اجلال دعوت کرنا بوڑھے مومن کی جس نے مومن کا اکرام کیا اس نے کرامت الہی کو ظاہر کیا اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کا خدا تباہ مومن کسی سے اسے ذلیل کرائے گا۔

۶ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سُعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۶۔ ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

ستر ہواں باب

مردِ کریم کی عزت

(بَابُ إِكْرَامِ الْكَرِيمِ) ۱۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَتْنِي لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَصَادَةٌ فَقَعَدَ عَلَيْهِمَا أَحَدُهُمَا وَأَتَى الْآخَرَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَمَعَدَ عَلَيْهَا قَاتَةٌ لَأَيَّابِي الْكَرَامَةِ الْإِحْضَارُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دو شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے ان کے لئے فرش بچھایا گیا ایک تو ان میں سے بیٹھ گیا دوسرے نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا، تم بھی اس پر بیٹھو، عورت ہانسنے سے انکار نہیں کرتا مگر احسن۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس مرد کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنِ الشَّكَّوْنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَمَّا قَدِمَ عِدَّتِي بِنُ حَاتِمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَدْخَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ خَصْفَةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ أَدَمَ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعِدَّتِي بِنُ حَاتِمٍ.

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اسے اپنے گھر بلایا اور آپ کے گھر میں سوائے چمڑے کے ایک بیٹے فرش کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا۔

اٹھارہواں باب آنے والے کا حق (بابُ حَقِّ الدَّاخلِ) ۱۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ مِنْ حَقِّ الدَّاخلِ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هَنِيئَةً إِذَا دَخَلَ وَإِذَا خَرَجَ، وَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ. اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے تو گھر والوں کا یہ فرض ہے کہ جب داخل ہو تو اس کو خوش آمدید کہتے آٹھ بڑھیں اور اسی طرح جب وہ چلے تو کچھ دور اس کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر ضیانت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے اس پر ماکم۔ یعنی اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیے۔

ایسواں باب مجالس میں رازداری

(بابُ) ۱۹

«الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ»

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

اور فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی اسی نشستوں میں کسی کا بھید ظاہر نہ کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۲۔ (ترجمہ اوپر ہے)

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ يَكْتُمُهُ صَاحِبُهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، إِنْ يَكُونُ بَقَّةً أَوْ ذَكَرًا لَهُ يَخْتِيرُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کچھ یا اس کا ذکر کرے۔

بیسواں باب سرگوشی

(بَابُ فِي الْمُنَاجَاةِ) ۲۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ مِنْهُمْ اِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ [فِي] ذَلِكَ [مِنْ] مَا يَحْزَنُهُ وَيُؤْذِيهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا اور اذیت دے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلَا يَتَنَاجَوْنَ اِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ مِمَّا يَكْرَهُهُ .

۲ ترجمہ اوپر گزرا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَنْ عَرَّضَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ [الْمُتَكَلِّمِ] فِي حَدِيثِهِ فَكَأَنَّمَا خَدَشَ وَجْهَهُ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کوئی حدیث میں تفسیر کر رہا ہو تو اس وقت کوئی

مرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ توجہ لیا۔

اکیسواں باب

طریق نشست

(بَابُ الْجُلُوسِ) ۲۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الدَّوْقَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَلَوِيِّ رَقَمَهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ ثَلَاثًا: الْفَرْصَةَ وَهُوَ أَنْ يَقِيمَ سَاقَهُ وَيَسْتَقِيلَ بِهَا يَدَيْهِ وَيَشُدُّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ، وَكَانَ يَجْنُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يُشَبِّي رَجُلًا وَاحِدَةً وَيَسْطُ عَلَى الْأُخْرَى وَلَمْ يَرِ الْفَرْصَةَ مُمْرِعًا قَطُّ.

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست کے میں طریقے تھے اول یہ کہ دو ہنڈلیوں کو کھڑا کرتے اور ان کے آگے ہاتھ کر کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے اور ایک پیر کو پھیلا کر رکھ لیتے چہار ذرا نشست میں کہیں آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَمْرِو ذَكْوَةَ، عَنْ أَبِي حَسَنَةَ اللَّهِ بْنِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَاعِدًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَجْدِهِ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ يَتَكْرَهُونَ هَذِهِ الْجَلْسَةَ وَيَقُولُونَ: إِنَّهَا جَلْسَةُ الرَّبِّ، فَقَالَ: يَا ابْنِي إِسْمَاعِيلُ هَذِهِ الْجَلْسَةُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالرَّبِّ لَا يَمْلُ وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ.

۲۔ میں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھ دیکھا کہ ایک کراچی راں پر رکھے ہوئے تھے میں نے کہا لو کہ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں یہ خدا کی نشست ہے یعنی مشکراہ نشست ہے حضرت نے فرمایا میں بحالت رنج اس طرح بیٹھا ہوں اور اللہ کے لئے رنج نہیں اور نہ اس کو اونگھ اور سیند ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُرَايِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ لَبَسَ ثِيَابَ الشُّرُوكِ فِي الْمَجْلِسِ الْمَرْفُوعِ عَنِ الْوَحْلِ وَهُوَ لَا يَكْتُمُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ حَتَّى يَقُومَ.

قَالَ قَالَ

ن وقت کو

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نبی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

۴۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَمَا يَجْلِسُ تَحْتَ الْقَيْلَةِ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

۵۔ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمَّانٍ قَالَ : جَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا رَجَلَهُ الْيَمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْبُسْرَى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذِهِ جِلْسَةٌ مَكْرُوهَةٌ ، فَقَالَ : لَا إِذَا مَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ الْيَهُودُ : لَمَّا أَنْ قَرَعَ اللَّهُ عَرْوَ وَجَسَلُ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ الْجِلْسَةَ لِيَسْتَرْبِخَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَرْوَ وَجَلَّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ، وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَوَرِّجًا كَمَا هُوَ .

۵۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے کہ آپ کا دایا ہاتھ بائیں ران پر تھا رادی نے کہا یہ طریق نشست تو ناپسندیدہ ہے فرمایا ایسا تو یہودی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب آسمان وزمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حی و قیوم ہے نہ اس کو پتہ ہے نہ نیند اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھتے تھے بیٹھے رہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَسَّرَةِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلًا لَفَعْدَ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ الْبُحَيْنَ يَدْخُلُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (مدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عُمَرَوِيٍّ عَمَّنْ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَوْفَ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْبَيْتِ : قَالَ : وَكَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بُيُوتِ السُّوْقِ كِرَاءً .

۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے جہاں گے ہے وہ رات تک آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا کرایہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقتِ فردت ان کی دستی میں کام آئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ : عَنِ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَسْبَغِي لِلْجُلَسَاءِ فِي الصَّبِّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ الذَّرَاعِ لِثَلَاثَةِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ .

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسمِ گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهِ قُبَالَةَ الْكَعْبَةِ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قبلہ رخ ہو کر بیٹھتے تھے۔

بائیسواں باب

تکیہ لگانا اور پشت و پندلیوں کے متعلق

(بَابُ الْإِتِكَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ) ۲۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِتِكَاءُ فِي الْمَسْجِدِ رُهْبَانِيَّةُ الْعَرَبِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَجْلِسُهُ مَسْجِدُهُ وَصَوْمَعَتُهُ بَيْتُهُ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریاضت کشوں کی بدعت ہے مومن کے لئے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِحْتِبَاءُ فِي الْمَسْجِدِ جِطَاطُ الْعَرَبِ .

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلا کر اعرابوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

۳۔ تَحْمِذُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِحْيَاءُ جِئَانُ الْعَرَبِ

۳۔ ترجمہ ادبی گزار

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِزٍ خَالِدٍ : عَنْ عُمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَبِي يَتَوَبَّ دَائِمًا : فَقَالَ : إِنْ كَانَ يُعْطِي عَوْرَتَهُ فَلَا بَأْسَ .

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس سے پشت اور پٹیاں چھتا ہے فرمایا اگر شرمگاہ ڈھک رہے تو کیا مضائقہ ہے۔

۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْتَبِي مَا بَيْنَ الْكَعْبَيْنِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ خلیا سلام نے بیت اللہ کے سامنے جائز نہیں کہ پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

تیسواں باب مزاج و ہنسی

((بَابُ الدُّعَاةِ وَالتَّحِيَّاتِ)) ۲۳

۱۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِزٍ عِيسَى : عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ قُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَيَحْرِي بَيْنَهُمْ كَلَامَ يَمْرُؤُونَ وَيَصْحَكُونَ : فَقَالَ : لَا بَأْسَ مَا تَمَّ يَكُنْ : فَطَلَسْتُ أَنَّهُ عَلَى الْحُشَى ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِيهِ

الأعرابي فبهدي له الهدية ثم يقول مكانه: أعطيتنا من هديتنا فبضحك رسول الله ﷺ وكان إذا اغتم يقول: ما فعل الأعرابي. لبتنا أنا.

ار میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جو مزاح کرتے ہیں اور کہتے ہیں آیا وہاں ہے یا نہ رہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جب تک دیسا نہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دشنام طرازی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا اور تحفے لاتا تھا پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیجئے رسول اللہؐ اس بات پر سب سے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ عَنْ قَبِيصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ الْقَمَلِيِّ أَبِي قُرَّةٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا فِيهِ دُعَاءٌ ، فَإِنْ كَانَ دُعَاؤُهُ خَيْرًا مِنْ دُعَائِ الْغَائِبِ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبید اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعا یہ ضروری ہے میں نے کہا: کیا یہ ہے فرمایا مزن۔

٣ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عُقْبَةَ ، عَنْ يُونُسَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَتْ مُدَاعَبَةٌ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ فَمَنْ دَعَا
فَلَا تَقْبَلُوا فَإِنَّ الْمُدَاعَبَةَ مِنْ خُسْرِ الْحُكْمِ ، وَإِنَّمَا لَنُدْخِلُ فِيهَا السُّفُورَ عَلَى أَجْيَافِكُمْ وَتَسْتَكْبِرُونَ
اللَّهُ وَالْأَنْبِيَاءَ يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيدُ أَنْ يَسْرُدَ

۳۔ راوی سے مذاق آلِ محمد علیہ السلام نے کہا تم لوگوں میں مد اعبہ کی کیا صورت ہے میں نے کہا بہت کم ہے فرمایا کہ نہ کرو مزاج حسن خلق ہے تم مزاج سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے تو اسے مزاج کرتے تھے۔

٤ - مَالِیحُ بْنُ عَقَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ الْجُمُعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يَا أُمَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، يُحِبُّ الْمُدَاعِبُ فِي الْجَمَاعَةِ بِالْأَرْقِ

۱۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاج کو دوست رکھتا ہے جبکہ غمش باتیں نہ ہوں۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ضَحِكَ الْمُؤْمِنُ تَبَسُّمًا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مَسْعُورٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَثُرَ الضَّحْكُ ثَبُتَ الْقَلْبُ وَقَالَ : كَثُرَ الضَّحْكُ ثَبُتَ الدِّينُ كَمَا يَثْبُتُ الْمَاءُ بِالْمِلْحِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحْكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : لَا بُدَّ لِلدِّينِ مِنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْتِيَنَّ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ الشَّيْثَانِ .

۸۔ فرمایا صادق اکمل محمد نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ جبکہ تم نے بد اعمالی کی جو اور گناہوں کے شب خون مارنے سے بے خوف نہ ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَقِّ بْنِ الْبَخَرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَلَا تُنَازِحْهُ وَلَا تُنَازِرْهُ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الْفَقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فقہہ عمل شیطان ہے۔

۱۱ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْمِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَايدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كَثْرَةُ الصُّحُوحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیادہ ہنسا آبرو کو کھودیتا ہے۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يُجَرُّ السَّخِيمَةَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ وَهُوَ السَّبُّ الْأَصْفَرُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا قَهَقْتَ فَقُلْ جِنٌّ تَفْرَعُ وَاللَّهِمَّ لَا تَقْتُلْنِي

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قہقہہ مارو تو بطور کفار خدا سے کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ عُثْبَةَ وَتَلْبَةَ ، رَفَعُوهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : كَثْرَةُ الْمِرَاحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَكَثْرَةُ الصُّحُوحِ تَمُجُّ الْإِيمَانَ مَجًّا

۱۴۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آبرو ریزی کا باعث ہے زیادہ ہنسا ایمان سے خارج کر دیتا ہے

۱۵ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْمِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَايدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمِرَاحُ السَّبَابُ الْأَصْفَرُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

۱۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَهَسَابَةِ الْإِجَالِ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتی ہے اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

۱۷۔ عَمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبِي، عَنْ الزُّوْجِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُمَارِزْ قِدْحَتَ بَابُوكَ وَلَا تُمَارِزْ قَبِيحَتَ أَعْلَانِكَ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جھگڑانہ کر دیا اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گی اور زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہوگی۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَمَارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تُمَارِزْ قَبِيحَتَ أَعْلَانِكَ.

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ تم پر لوگوں کی جرأت ہوگی۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْبٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وَلَدِهِ: أَوْ قَالَ: قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وَلَدِهِ: إِيَّاكَ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيْمَانِكَ وَيَسْتَحِفُّ بِمُرُوءَتِكَ.

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ ورنہ نور ایمان سے تمہیں دور کر دے گا اور تمہاری مروت کو ہلکا بنا دے گا۔

۲۰۔ عَنْهُ، عَمْرَاضُ بْنُ فَضَالٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَبِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَمٍ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْجُدُ وَيَضْحَكُ وَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَضْحَكُ وَيَسْجُدُ وَكَانَ الَّذِي يَضْعُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَضْعُ يَحْيَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ یحییٰ بن زکریا روئے تھے اور ہنستے نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روئے بھی تھے اور ان کا یہ طریقہ یحییٰ کے طریقہ سے افضل تھا۔

چوبیسواں باب

ہمسایہ کا حق

(بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ) ۲۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَنَعْدَبْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَارٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّالٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : لِي جَارٌ يُؤْذِنِي ؛ فَقَالَ : اَرْحَمُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْحَمَهُ اللَّهُ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي ، قَالَ : فَكَيْفَ هُتَ أَنْ أَدْعُهُ ، فَقُلْتُ : يَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا وَيَفْعَلُ بِي وَيُؤْذِنِي ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتُهُ انْتَصَفَتْ مِنْهُ ؛ فَقُلْتُ : بَلَى أَرَبِّي عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ ذَا مِثْنُ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بِلَاغَةً عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَادِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ أَشْرَكَ لَبْلَهُ وَأَغَاطَ نَهَارَهُ ، إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ دَارَ أَبِي بَنِي فُلَانٍ وَإِنْ أَقْرَبَ جِبْرَانِي مِنْبِي جَوَارًا مِنْ لَأَرْجُو خَيْرَهُ وَلَا أَمِنْ شَرِّهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا عليه السلام وَسَلْمَانَ وَ أَبَا ذَرٍّ . وَتَبَيَّنَتْ آخِرَ وَأُظْهِرَ الْقِدَادَ . أَنَّ بُنَادَوَافِي الْمَسْجِدِ يَأْعَلِي أَصْوَاتِهِمْ يَأْتِي لِأَيْمَانٍ لِمَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بِوَائِقَةٍ فَنَادَوْا بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَوْمَأَ يَدِيهِ إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ دَارًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں تو رحم نہ کروں گا یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ آیا اب اس کے ساتھ رہتا ہے اور ستاتا ہے فرمایا اگر تم نے اس سے انتقام لیا تو کیا برابری کو قائم رکھو گے میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا فرمایا تو ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیل ہے۔ جب حاسد لوگ کسی پر نزول رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت نازل کرتے ہیں اور اگر گھر والے نہیں ہوتے تو لوگوں کو مبتلائے بلا کرتے ہیں اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بیچینی سے رات کو جاگتے ہیں اور دن کو غیظ و غضب سے سچ و تاب کھاتے ہیں۔ حضرت رسول خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے فلان قبیلہ میں ایک گھر خریدا ہے میرا حویلی پر پڑوسی ایسا ہے جس سے نہ تو نیکی کی امید ہے اور نہ میں اس

کے شرعے محفوظ ہوں یسٹن کہ حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابوذر اور غالباً مقدار کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں کہ جس سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے چنانچہ ان حضرات نے قین باز ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ پڑوس جالیں گھر بے آگے پیچھے اور دائیں بائیں۔

۲۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرُ مُضَارٍ وَلَا آئِمٍ وَحُرْمَةُ الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ نے ہاجرین و انصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کر دجیسے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : حُسْنُ الْجَوَارِيزِ يَدُ فِي الرِّزْقِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھاتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ يَعْقُوبُ لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنَامِيرٌ نَادَى يَأْذَى يَأْذَى أَمَا تَرَحَّمْنِي ؟ أَذْهَبَتْ عَيْنِي وَأَذْهَبَتْ ابْنَتِي ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ أَمْسَبْنَا لَا حَبِيبَتُنَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا وَلَكِنْ تَذَكَّرُ الشَّاءَ الْبَنِي دَبَحَتْهَا وَشَوَّيْنَهَا وَأَكَلَتْ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تَنْلِهِ مِنْهَا شَيْئاً .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز معمر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بصارت سے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا

وہ عمل تو یاد کر دکھاتے مگر کون کچھ کیا اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

۵۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلَى قَرَسَجٍ : أَلَمْ يَأْرَأَ الْعَدَاءُ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ ، وَإِذَا أَمْسَى نَادَى : أَلَمْ يَأْرَأَ الْعَشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ .

۵۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا مَا فَاعَطَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيْسَةً وَقَالَ : تَعَلَّمِي مَا فِيهَا ، فَلَا ذَاقِيهَا : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيغَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَكَ .

۶۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ علیہا السلام اللہ علیہا رسول اللہ کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ سلم نے لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیلئے اس میں تحریر تھا کہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔ اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے جہان کی عزت اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ یا تو کلمہ خیر کہے در نہ چپ رہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَسُنَ الْوَارِثُ وَارِثًا فِي الْأَعْمَارِ وَعِمَارَةُ الدِّيَارِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنِ النَّهْكَسِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَسُنَ الْجَوَارِثُ وَارِثًا فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ صَالِحٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ : لَيْسَ حُسْنُ الْجَوَارِ كَفِّ الْأَذَى وَلَكِنَّ حُسْنَ الْجَوَارِ صَبْرُكَ عَلَى الْأَذَى .

۹۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے ۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عُمَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : حُسْنُ الْجَوَارِ يَغْمُرُ الدِّيَارَ وَيُسْبِي فِي الْأَعْمَارِ .

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کا تاخیر کا سبب ہے ۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ قَالَ : وَالْبَيْتُ غَاصٌ بِأَهْلِهِ - اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارُهُ بِوَأَيْقُهُ ، قُلْتُ : وَمَا بِوَأَيْقُهُ ؟ قَالَ : ظَلَمَهُ وَعَشَمَهُ

۱۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے برائے سے ہمسایہ محفوظ رہے۔ میں نے پوچھا برائے کیسے؟ نہ سرمایہ ظلم و جور ۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَكَا إِلَيْهِ أَدَى مِنْ جَارِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَمَّا ثَانِيَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : اصْبِرْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَالِثَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِلرَّجُلِ الَّذِي شَكَا : إِذَا كَانَ عِنْدَ زَوَاجِ النَّاسِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَدَاعِكَ إِلَى

الطَّرِيقِ حَتَّى يَرَاهُ مَنْ يَرْوُحُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ : فَعَمَلٌ ، فَأَنَاءُ جَارُهُ الْمُؤَذِّي لَهُ
فَقَالَ لَهُ : رَدَّ مَنَاعَكَ فَلَكَ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ .

۱۳۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، فرمایا: صبر کرو، وہ دوسری بار آیا اور پھر
شکایت کی فرمایا صبر کرو، تیسری بار وہ پھر آیا اور شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کو جا رہے ہوں
تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر اس نے ایسا ہی کیا
اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا: یہ سامان بے کر اپنے گھر جا اب تو میرا بڑا ڈایا نہ ہلے گا۔

۱۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ

الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ
شَبَعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ ، قَالَ : وَمَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ بَيْتٌ [وَأَفْيَمُ] جَائِعٌ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو ختم سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ
سبھو کا ہو اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے جو اس طرح سوئیں کہ ان کے درمیان سبھو کا ہو روز قیامت اللہ
کی نظر رحمت ان پر نہ ہو گی۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ

طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مِنَ الْقَوَائِمِ الْقَوَائِمِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السَّوءِ : إِنْ رَأَى حَسَنَةً
أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بڑا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا ٹوڑنے والا ہے اگر نیکی دیکھتا ہے تو
اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے

۱۶۔ عَنْهُ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّصَيْبِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ جَارِ السَّوءِ فِي دَارِ إِفَامَةٍ : تَرَكَ عَيْنَاهُ وَبَرَغَاكَ قَلْبَهُ : إِنْ
رَأَى كَيْدَ خَيْرِ سَاءَةٍ وَإِنْ رَأَى كَيْدَ بَغِيٍّ سَرَّ .

۱۶۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بد ذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے
اور دل میں تجھے رکھے اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزرده ہو اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

پچیسواں باب

حد الجوار

(بَابُ حَدِّ الْجَوَارِ) ۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرَمَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُّ أَرْبَعِينَ دَارًا أَحْبَرَانُ : مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .
۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس گھر چاروں طرف ہمایہ میں داخل ہیں۔

۲۔ وَعَنْهُ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ ذَرَّاجٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : حَدُّ الْجَوَارِ أَرْبَعُونَ دَارًا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمایہ کی چالیس گھر ہیں ہر طرف سے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

چھبیسواں باب

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

(بَابُ) ۲۶

﴿حُسْنِ الصَّحَابَةِ وَحَقِّ الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادائے امانت کی، صدق گوئی کی۔ اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو اور قوت صرف اللہ ہی سے چاہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ حَرِيزٍ : عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : مَنْ خَالَطَ فَإِنَّ اسْتَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ بِدَكَ الْعُلَيَّا عَلَيْهِ قَافِعَلٌ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط منبسط رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کر دو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ : عَنِ السَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَطْحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْرًا وَأَحَبُّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص صاحب ہوں تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ : عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ إِذَا مَرَّ صَلَاتَانَا

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کا یہ حق یہ ہے کہ اگر بیمار ہو تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَبِيهِ عليه السلام : أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : صَاحِبَ رَجُلًا ذِمِّيًّا فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَيُّنَ تُرِيدُ يَا عَبْدَ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ الْكُوفَةَ : فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقَ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَلَسْتَ رَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ الْكُوفَةَ ؟ فَقَالَ لَهُ : بَلَى ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ ، فَقَالَ لَهُ : قَدْ عَلِمْتُ قَالَ فَلَمْ عَدَلْتُ مَعِيَ وَقَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هَذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الذَّحِيقِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلَ صَاحِبَهُ هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُنَا نَبِيًّا ﷺ : فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : هَكَذَا قَالَ : قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ الذِّمِّيُّ : لِأَجْرَمِ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لَا فَعَالِيهِ الْكَرِيمَةِ قَانَا أَشْهَدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَرَحَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ .

۵۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہمسفر تھا اس نے آپ سے پوچھا آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے آپ نے کہا کوفہ، جب ذمی نے اپنی منزل کے لئے راستہ چھوڑا تو امیر المومنین اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ

ہلتے تھے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا سچ آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتا دیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہوں تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا ایسا ہم کیسے فرمایا ہاں۔ ذمی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہو گا وہ جو ان کے افعال کی تائید کرے۔ آپ گواہ رہئے کہ میں اس بارے میں آپ کے دین پر ہوں پس وہ حضرت کے ساتھ کو ذرا آیا اور سنان ہو گیا۔

ستائیسواں باب باہم خط و کتابت

(بَابُ التَّكَاتُبِ) ۲۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : التَّوَاصُلُ بَيْنَ الْأَخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّرَاوُؤُ فِي السَّفَرِ التَّكَاتُبُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بہائیوں سے ملنا چاہیے اور سفر میں خط و کتابت کرنی چاہیے۔

۲۔ ابْنُ مَجْشُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ السَّلَامِ وَالْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسول کے نزدیک بہتر ہے۔

اٹھائیسواں باب

النوادر

۵ ((بَابُ النَّوََادِرِ)) ۲۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِحَفَظَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى ذَاوِ النَّظَرِ إِلَى ذَاوِ الشَّوْقِ وَقَالَ : وَلَمْ يَسْطُرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَهُ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَإِنْ كَانَ لِيَصَافِحَهُ الرَّجُلُ فَمَا يَتْرُكُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَدُهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الثَّارِكَ فَلَمَّا فَعَلُوا لِذَلِكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَافَحَهُ قَالَ يَدِي قَمَرٌ عَنْهُ مِنْ يَدِي .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے اور صحابہ کے سامنے ہر نہیں پھیلاتے تھے اور جب مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب صحابہ کو یہ علم ہوا تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

۲۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ مُعْمَرِ بْنِ حَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا فَكَيْفَ وَإِذَا كَانَ غَائِبًا فَسَمِيَهُ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو تو اس کو کنیت سے یاد کرو جب غائب ہو جائے تو اس کا نام خط میں لکھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْفَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَسَّأَلْهُ عَنْ أَسْمِهِ وَأَسْمِ أَبِيهِ وَأَسْمِ قَبِيلَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ الْوَاجِبِ وَصِدْقِي الْإِخَاءِ أَنْ يَسَّأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاسْتَأْذِنْهُ مَعْرِفَةَ حُمُقٍ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کر دو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ دوستی عमत ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْدُرُونَ مَا الْعَجَزُ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَقَالَ : الْعَجَزُ ثَلَاثَةٌ أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ بِطَعَامٍ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُخْلِفُهُ وَلَا يَأْتِيهِ ، وَالثَّانِيَةِ أَنْ يَصْحَبَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الرَّجُلَ أَوْ يَجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ فَيُفَارِقُهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ ؛ وَالثَّالِثَةَ أَمْرُ النِّسَاءِ يَدُو أَحَدَكُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَقْبِضُ حَاجَتَهُ وَهِيَ لَمْ تَقْبِضْ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاسِ : فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : يَتَخَوَّشُ وَيَمَكُثُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا .

قال : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ أَعْجَزِ الْعَجَزِ رَجُلًا لَقِيَ رَجُلًا فَأَعْجَبَهُ

نَحْوَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ أَسْمِدٍ وَنَسِيدٍ وَ مَوْضِعِهِ

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جلتے ہو بیوقوفی کیلئے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اول یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلایا ہے اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ یہاں حلف و عہد کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون سی جگہں کارہنہ والا ہے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی بابت اس میں حقہ نہ لے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا پھر کیا کرنا چاہیے فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر کام کرنے لگیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیا ہے اور مقام کہاں ہے۔

۵۔ وَعَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تُدْبِرِ الْجِشْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ أَبْقِ مِنْهَا فَإِنْ ذَهَابَهَا ذَهَابَ الْحَيَاءُ .

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خود واری قائم رکھو اس کا ترک حیا کا ترک ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَلِيقُ بِأَخِيكَ كُلُّ الْتَفَعَةٍ فَإِنَّ صِرْعَةَ الْإِسْتِزْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو ورنہ جو غلطی تم سے ہوگی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُصَافِي بْنِ عَمْرٍ، وَ يُونُسَ بْنِ طَبِيَّانٍ قَالَا : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اخْتَارُوا إِخْوَانَكُمْ بِحَضْرَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ فِيهِمْ وَالْإِفَاعَةُ ثُمَّ اعْزَبَ ثُمَّ اعْزَبَ ثُمَّ اعْزَبَ : مُحَافَظَةٌ عَلَى الصَّلَاةِ فِي مَوَاقِفِهَا وَالْبِرُّ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ .

۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماؤ اگر وہ ان میں ہوں تو خیر۔ ورنہ ان سے الگ رہو اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوش حالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

انیسواں باب
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی تاکید
(باب) ۲۹

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا تَدْعُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کسی حال میں ترک نہ کرو اگرچہ اس کے بعد شعر ہی کیوں نہ لکھنا ہو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْفَرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اَكْتُبْ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابِكَ وَلَا تَمُدَّ أَلْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ السَّيْفَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو اور بت کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ سس پڑھی جائے۔

عنه، عن علي بن الحكم، عن الحسن بن السري، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال: لا تكتب
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِفُلَانٍ وَلَا بَأْسَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى طَهْرِ الْكِتَابِ لِفُلَانٍ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مشائقہ نہیں۔ اگر خط کی پشت پر لکھ لے یہ خط فلاں کے لئے یعنی بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكْتُبْ دَاخِلَ الْكِتَابِ : «لَا بِي فُلَانٍ» وَاصْنَعْ : «إِلَى أَبِي فُلَانٍ» ، وَاصْنَعْ عَلَى الْعُنْوَانِ «لَا بِي فُلَانٍ» .

۴۔ سماع نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے تو کوئی بات نہیں، فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی سے اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لئے لکھا جائے۔

۵۔ عَنْهُ؛ عَنْ عُمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي الْكِتَابِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ، يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مضافتہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ دیا جائے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ الْأَحْمَرِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبْدَأَ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ فِي الصَّحِيفَةِ قَبْلَ اسْمِهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لئے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكِتَابٍ فِي حَاجَةٍ فَكَتَبَ ثُمَّ عَرَسَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اسْتِثْنَاءُ فَقَالَ: كَيْفَ رَجَوْتُمْ أَنْ يَتِمَّ هَذَا وَلَيْسَ فِيهِ اسْتِثْنَاءُ؟ انْظُرُوا كُلَّ مَوْضِعٍ لَا يَكُونُ فِيهِ اسْتِثْنَاءُ فَاسْتَنْوَاهُ.

۷۔ ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاء اللہ تھا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاء اللہ کے تمہیں حاجت براری کی کیسے امید ہے ہر موقع پر انشاء اللہ لکھنا چاہیے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَائِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يُتَرَّبُ الْكِتَابِ وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

۸۔ علی بن علی نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹی چھڑکی ہوئی دیکھی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّهُ رَأَى كُتُبًا لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَتَرَبَةً.

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک

ڈالتے تھے اور فرماتے تھے اس میں مضائقہ نہیں۔

تیسواں باب مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

(باب) ۳۰

(التَّهْنِي عَنْ اخْرَاقِ الْقَرَّاطِيسِ الْمَكْتُوبَةِ) *

۱۔ تَعَمُّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَأْتُهُ عَنِ الْقَرَّاطِيسِ تُجْتَمَعُ هَلْ تُحَرَّقُ بِالنَّارِ وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ ؟ قَالَ : لَا ، تَغْسَلُ بِالْمَاءِ أَوْ لَا قَبْلُ .

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کے لئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔ جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الہیہ ہوں انہیں دھو ڈالو۔

۲۔ عَمُّهُ : عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تُحَرِّقُوا الْقَرَّاطِيسَ وَلَكِنْ امْحَوْهَا وَاحْرِقُوا قَوَّهَا .

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر خدا ہوا اسے مٹا دو اور پھر انہیں سہاڑ ڈالو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْأَسْمَاءِ مِنَ الْأَسْمَاءِ اللَّهُ يَمْحُوهُ الرَّجُلُ بِالثَّقَلِ قَالَ : امْحُوهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ .

۳۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جن کاغذ پر اسمائے الہیہ ہوں انہیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک سے پاک نظر آئے اس سے مٹاؤ بیسے پانی، عرق، گلاب وغیرہ۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : امْحُوا كِتَابَ اللَّهِ [تَعَالَى] وَذِكْرَهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ . وَنَهَى أَنْ يُحَرَّقَ كِتَابُ اللَّهِ وَنَهَى أَنْ يُمَحَى بِالْأَقْلَامِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے جلانے کی نہی فرمائی اور قسم سے کاٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

۵۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ نَجْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى كَلْبَةَ فِي الظُّهُورِ النَّبِيِّ فِيهَا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اَعْمِلْهَا .

۵۔ کسی نے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اسے دھو ڈالو۔

تَمَّ كِتَابُ الْعَشْرَةِ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَجْدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ .

تمام شد

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء